

فہرست جلد دوم معنی علم اجمالی کتابستطاب ظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	کتاب جنائز و نکاح	۱۵۳	باب دیکھنی چاند رمضان کا	۲۸۷	باب استغفار و توبہ کا
۳	باب پوچھنی جاکا اور ثواب باریکا	۱۵۷	باب سال تفرقہ روز و کالائیں سال کا	۳۰۰	باب چھ بیان اونے نیکی کے مستحق پہلی باب کا
۳۳	باب آرزو کرنی موت کا اور	۱۶۱	باب پاک کرنی روز و کالائیں عید کا	۳۰۵	باب اون دعا و کالائیں وقت مسج شاہوکی
۳۴	فضیلت یاد کرنی اوسکی کا	۱۶۱	فصل فاسد ہونی روز کی و نقصا	۳۱۷	باب عاون نغز و پیر ہوتون مختلف کی
۳۵	باب اوچھکا کہ جاتی ہی نزدیک	۱۶۲	الفارہ لازمانی کے	۳۲۸	باب یہ مانگنی کا
۳۶	اوسکی کہ حاضر ہونی اوسکو موت	۱۶۳	فصل چھ بیان کھانا و سادہ و کھانا	۳۳۲	باب اون دعا و کالاجامع بین
۳۷	باب چھ بیان سال کے کفر و ایمان کی	۱۶۵	فصل چھ بیان خیر و شر و نیو الیون	۳۳۲	کتاب چھ کا
۴۵	باب چھ بیان کاساتہینا ہی کی اونے	۱۶۶	روز کی اور حفظ قصا	۳۵۱	باب حرم ہانڈہنی اور بیک کہنی کا
۴۶	پڑھنے کا اور پیر	۱۶۶	فصل کرد و مات اور غیر کرد و مات	۳۵۵	باب قصد خیر و اوع کا
۵۸	باب دفن کرنی مرد و نکاح	۱۶۷	فصل اوچھکا کہ روزہ کو نہ درست ہی	۳۶۵	باب حل ہویکا کہ ملن طواف کرنی کا
۶۲	باب رونی کا میت پر	۱۷۰	اون کی سبب سی	۳۷۳	باب چھ مہر کی کی کرد و بین
۸۱	باب زیارت کرنی قبر و نکاح	۱۷۴	باب روزہ مسافر کا	۳۷۶	باب پہلی کفر و مات و مرد و اوعی
۸۳	کتاب زکوٰۃ کا	۱۷۶	باب چھ بیان قضا روزی کی	۳۸۰	باب چھ بیان کنگر ہون کا مزار و نکاح
۹۷	باب اوچھکا کہ واجب ہونی سہر کی	۱۷۸	باب روزہ نفل کا	۳۸۲	باب ہدی کا
۱۰۶	باب صدقہ و فطر کا	۱۸۷	باب چھ بیان اور لواحق ہون پہلی کی	۳۸۷	باب سہر و امانی کا
۱۰۸	باب و ششخص کا کہ نہیں حلال ہی	۱۹۰	باب بیکہ قدر کا	۳۸۸	باب حدیث و تعلقات پہلی باب کا
۱۱۳	اوسکو زکوٰۃ کہانی اور لیسنی	۱۹۲	باب اعتکاف کا	۳۹۰	باب خطبہ و دن بخالی و سبب نکاح و نکاح شہر کی
۱۱۹	باب و ششخص کا کہ نہیں دست سوال	۱۹۹	کتاب فضیلت قرآن کا	۳۹۷	باب اون چھ روزہ کی ہی دن ہی محرم
۱۲۹	کرنا اوسکو اور و ششخص کا کہ نہیں دست سوال	۲۰۵	باب چھ بیان تعلقات پہلی باب کی	۴۰۲	باب اسکا کہ چھ محرم کمرسی
۱۳۹	باب فضیلت خراج کرنی کا اور بڑی خراج	۲۳۶	باب اختلاف قرآن کا	۴۰۶	باب رونی محرم اور فوت ہون چھ کا
۱۴۹	باب فضیلت صدقہ کا	۲۴۴	کتاب دعا و نکاح	۴۰۹	باب چھ بیان جز و ششخص کی
۱۵۷	باب بہترین صدقہ کا	۲۵۲	باب نکاح کا اور بڑی حاصل کی کلو ف خاک	۴۱۴	باب چھ بیان مسائل تہذیب و تعلیم کی و سبب تعلیم کی
۱۶۴	باب چھ بیان کفر و ایمان کی	۲۵۶	کتاب چھ بیان ہون بعد تعال کی	۴۱۸	فصل حدیث و تعلیم کی
۱۶۶	باب ششخص کا کہ نہیں دست سوال	۲۷۹	باب نکاح کی ہی سبب اور احمدیہ	۴۲۲	باب ہرم و حدیث کا
۱۷۷	کتاب روزہ کا	۲۸۷	اور لالہ الہ الہ اور لالہ الہ	۴۲۶	فصل اولیہ منورہ کا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والرشاد والبرهان
والنور والهدى والبرهان

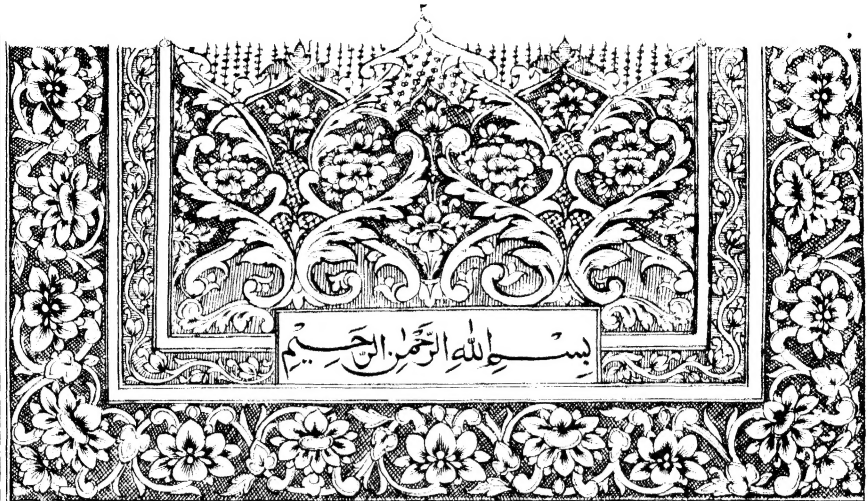
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والرشاد والبرهان
والنور والهدى والبرهان



الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والرشاد والبرهان
والنور والهدى والبرهان

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والرشاد والبرهان
والنور والهدى والبرهان

یعنی ماؤدینگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ان کے پیڑھے ہوگا اب دایت کی پہنچائی فی **ف** اس حدیث کی کمال تو اس حدیث کی معلوم ہوتی کہ
گنہگار کی جھڑک اور شریف لنگی تیلید ہی است کی ای کی ادنیٰ اور ادنیٰ کی خبر پہی کیا کہین اور ان کے پیڑھے ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابوبکر
بیان کیا اور وہ صبر و شکر کی تباہی اور باوجود اسی تو فی انہما راس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہو ویجا بطرح کو گناہ ہی سلی کی انہیں ہی خبر اگر ان نعمت
کی جو محروم ہو ناواس نعمت سی اور استعمال کی کہ وہ جیسا کہ فرمویں علمانی کہا ہی گناہ ہمیشہ کہ مسلمان تہا لیکن ہو قوف اوچتہ گنہگار تہا بسبب شدت
درو کی بنیاب ہو کہ سطر کہہ بہرہ پناہ **وعن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتكى ميتا
الإنسان مسحة يمينه ثم قال اذهب لباسك رب الناس واشفقت لك الشقاء واشفقت لك الشقاء واشفقت لك الشقاء
سقتك متفق عليه اور روایت ہی عائشہ کی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت کہ بار جو ناموس من کوئی آدمی میری اوپر
دا ہنا ما تہہ اپنا پھر فرمائی دور کہ جیسا کہ گواہی پر درو کا راؤ موسیٰ اور شفا دی تو ہی شفا دی وہ انہیں شفا کو شفا تیری وہ شفا کو چھوڑی کسی جاری کو تو
کی بہن بخاری اور سلمیٰ **وعنها** قالت کان اذا اشتكى الإنسان التمسح منة او كانت به قرحة
او جرح قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم یا صبيعه لیسع الله ترکه ارضنا برقيقة بعضنا لبعض
یا ذر ربنا شفقنا اور روایت ہی ازین عائشہ کی کہ کہا ہی وقت کہ نکاحیت کرنا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی خنک کی بدن اپنی سی یعنی جب کو سہ
خفقو کہ کہنا کیسا کا باہو ما پھر را یا زخم کھنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وہ کہ کہ سادہ او کل نبی کی برکت حاصل کرنا ہن سادہ نام اللہ کی ہر شے زمین ہا سیکے
ملے ہوئی تھی سادہ لعاب صلی اللہ علیہ وسلم یا کہی ہیں ہم یہ نہ تاکر شفا دا جاوی ہمارا سادہ صکر پر درو کا جاری روایت کی بہن بخاری اور سلمیٰ **ف**
آج ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک او کل نبی پر لگا فی اور کہتی او کو خاک پاک پر پھر کہتی او کل خاک آلودہ او پر چکدہ رو کی اور یہی فی جانی او کو
اوس جگہ اور پڑتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ کہ شہسرا را ابی سی پنج علاج ہو نا و ن اور متون کی اس نہ کہ کہتے ہی جانی ہوگی ہمارے عقلمین
خاص ہون اسکی معلوم کرنی ہی لیکن قاضی زینا دی فی ازراہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طبع معلوم ہوتا ہی کہ لعاب ہن کو تاثیر ہی بیج تبدیل مزاج
کے اور وطن کی شے کو ہی تاثیر ہی بیج حفظ مزاج کی حتی کہ کہا ہی حکما فی کہ سادہ کو چاہی کہ چہ خاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ کہی اور توڑی ہی یا سیکے
باس من لادی اور وہ بانی پیار ہی نا اس من میں ہی تغیر مزاج سی ہی سلی حضرت جبریل کر فی ہن اور اور ہی شاعرین فی وچین کی پیار
کی ہن یہ سب احتمال ہن نعمت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی اور کہا اشرف فی کہ ہم حدیث دالات کر فی ہی او پر جاز ہوئی یعنی نہت کے جنگ
کا وین کوئی حرام چیز ہو نا نہ سحر و کھفر کی اور نہ کسی رانجا جو نہ ہی ہو لڑکی باوئی جب ملک تنی او سکی معلوم ہون اپنا دست نہیں کرنا پر
الفاظ کفر کی ہن لکایک نہتہ ہو کہ حدیث من زبابی سیر اللہ شجرہ ذریعہ آؤ نک پڑ ہنا او سکا دست ہی اگر چہ منی او سکی معلوم نہیں ہن **وعنها**
قالت کان النبي صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتكى يلقى على يمينه بالمعوى اذا وضعه عن يمينه فقلت انما اشتكى
وجعل يمينه في المعوى فقلت انما يلقى على يمينه بالمعوى اذا وضعه عن يمينه فقلت انما يلقى على يمينه بالمعوى
وسمعت من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرض احدكم من اهل بيته فليكن عليه
بالمعوى اذا كان في البيت اور روایت ہی ازین عائشہ کی کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئی دم کر فی اپنی پڑموا تو اور یہی فی اپنی پڑموا پنا
یعنی جہانک بیج سنا ما تہہ بدن مبارک پڑس جب بیمار ہوئی اوس جا رہیں کہ فائ کی گئی او میں ہی میں دم کر فی حضرت پڑموا تو و دموا تو کہ ہی
حضرت دم کر فی اور یہی من ما تہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اس طرح کہ من پڑتی موعودات اور حضرت کی دنون پڑم کر فی او و نو ما تہہ او کی بدن



کتاب الجنائز بیان جنازه کی **ف** جنازہ جمع جنازہ کی اور جنازہ سادہ نیز حرم کی اور نیز حرم کی معنی میت کی کہ تخت پر
 ہوا و سادہ نیز حرم کی نصیحت ہے اور بعضوں نے کہا کہ جنازہ سادہ نیز حرم کی معنی میت کی اور نیز حرم کی معنی میت کو کہ کھانچا قی میں اور بعضوں
 نے بالکس کہا ہے معنی جنازہ نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی نیز حرم کی
المسرح باب ہی پنج بیان اور ثواب باریکی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی موسی قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **أَعْطِ الْمَلَائِكَةَ وَعَوْنَهُ وَالزَّيْفَ فَنُكِّلَ الْعَالِي رَوَاهُ الْفَخَّارُ** روایت ہے ابی موسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی کھلا و ہو کی کو معنی مضطر و مسکین اور فقیر کو اور پوچھو جا کو اور چہرہ و قد کو معنی دشمن کی ہاتھ سی روایت کی ہے بخاری فی **ف** یہ سب دھار کھلا
 ہو جو علی کفار کی میں پس اگر ایک بجلاوسی ساقط ہو جائی گناہ اور دینی و دنیوی لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کو فی ہی بجلاوسی سب گناہ
 ہو گی کذا و علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ فی کہا ہے کہ جو کھلا کھلا ناست ہی اگر وہ مضطر یعنی ملاکت کو یا پہنچی اور فرض ہی اگر مضطر کو پہنچی اور فرض کفار
 ہی اگر متعین ہو کو فی معنی مثلاً ایک شہر میں کئی آدمی مذکور ہوں اور فرض میں ہی اگر متعین ہو معنی مثلاً ایک شہر میں ایک ہی شخص مقدور رکھنا ہو اور
 نفس ہوں اور ہا پر ہی ہی سنت ہی اگر کو فی خبر گریہ ان جاکر ہوا و واجب اگر کو فی خبر گریہ ان و **وعن ابی ہریرہ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **أَعْطِ الْمَلَائِكَةَ وَعَوْنَهُ وَالزَّيْفَ فَنُكِّلَ الْعَالِي رَوَاهُ الْفَخَّارُ** روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ جواب دینا سلام کا اور پوچھنا
 جاکر اور سادہ جنازہ کی اور قبول کرنا و عموماً اور جواب دینا چہنیک و ایسا روایت کی ہے بخاری اور مسلم فی **ف** یہ پانچوں باتیں فرض کفار ہیں
 اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ ہی متوق السلام ہی بنی بنی ہو گئی لیکن یہ سنت فضل فرض ہی ہی اس لیے کہ ایمن تو معنی ہی اور سبب ہو اور
 واجب کا اور پوچھنا جاکر اور سادہ جنازہ کی اور قبول کرنا و عموماً اور جواب دینا چہنیک و ایسا روایت کی ہے بخاری اور مسلم فی **ف** یہ پانچوں باتیں فرض کفار ہیں
 اگر کو فی کھلا و ہو کی کو معنی مضطر و مسکین اور فقیر کو اور پوچھو جا کو اور چہرہ و قد کو معنی دشمن کی ہاتھ سی روایت کی ہے بخاری فی **ف** یہ سب دھار کھلا
 ہو جو علی کفار کی میں پس اگر ایک بجلاوسی ساقط ہو جائی گناہ اور دینی و دنیوی لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کو فی ہی بجلاوسی سب گناہ
 ہو گی کذا و علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ فی کہا ہے کہ جو کھلا کھلا ناست ہی اگر وہ مضطر یعنی ملاکت کو یا پہنچی اور فرض ہی اگر مضطر کو پہنچی اور فرض کفار
 ہی اگر متعین ہو کو فی معنی مثلاً ایک شہر میں کئی آدمی مذکور ہوں اور فرض میں ہی اگر متعین ہو معنی مثلاً ایک شہر میں ایک ہی شخص مقدور رکھنا ہو اور
 نفس ہوں اور ہا پر ہی ہی سنت ہی اگر کو فی خبر گریہ ان جاکر ہوا و واجب اگر کو فی خبر گریہ ان و **وعن ابی ہریرہ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **أَعْطِ الْمَلَائِكَةَ وَعَوْنَهُ وَالزَّيْفَ فَنُكِّلَ الْعَالِي رَوَاهُ الْفَخَّارُ** روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ جواب دینا سلام کا اور پوچھنا
 جاکر اور سادہ جنازہ کی اور قبول کرنا و عموماً اور جواب دینا چہنیک و ایسا روایت کی ہے بخاری اور مسلم فی **ف** یہ پانچوں باتیں فرض کفار ہیں
 اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ ہی متوق السلام ہی بنی بنی ہو گئی لیکن یہ سنت فضل فرض ہی ہی اس لیے کہ ایمن تو معنی ہی اور سبب ہو اور
 واجب کا اور پوچھنا جاکر اور سادہ جنازہ کی اور قبول کرنا و عموماً اور جواب دینا چہنیک و ایسا روایت کی ہے بخاری اور مسلم فی **ف** یہ پانچوں باتیں فرض کفار ہیں

مباک پر بھیڑی نعل کی بہ بخاری اور مسلم کی اور ایک ہی جگہ کی میں سچ کہا کہ حضرت عائشہؓ نے نبی حضرت جب جامہ تاکوئی لہر والوں میں سے دم کرنی اور پتہ وقت
ف منو ذات سی مرد و نعل عوذ بریل علی عوذ بریل ان س میں لفظ جمع کا باعتبار تینوں کی کہا یا اقل جس کی دو میں بادوسو میں بہ او مسیری نعل
 ہوا بعد ان منوں کو معنوںات کہا علیا اور مسیری ہی بات ہی اور بعضوں کی کہا نعل یا بی امین نعل ہی اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہے کہ ہر پہنچا
 نہیں پہنچا نعل ہی کہ پہنچ کر ہی ہونگی حضرت لیکن ذکر اس ہی کیا کہ دم کرنی سے پہنچا تینوں کا آپ ہی بھیجا جاوگا اور احتمال یہ ہے ہی حضرت ترک
 کرتی ہوں او سکول کہی اور کفار کرتی ہوں دم کرنی پر اذناہ تر اول ہی اور اولی ہی ہی کہ دونوں ہمیں کری اور اس حدیث میں دلالت ہی اس پر کہ
 کہ دم کرنے کی نہیں پڑو کہ نہ سنت ہی **وع** **ع** عثمان بن ابی العاص انہ شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَجَعَلَ حِلًّا وَجَعَلَ حِلًّا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الْإِذَى بِأَلَا مَرَجَ حَسَدًا
وَفِي سِرِّهِ لَللَّهِ تَلْكَ وَقَدْ سَمِعَ مَرَاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَكَدِّهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُكَ
فَعَلَّكَ مَا كَذَّبَ اللَّهُ مَا كَانَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ يَدَكَ عَلَى الْإِذَى فِي نِكَاحَاتِ كِطَافِ رَسُولِ نَهْ هَلِي اَللَّهُ عَلَيْهِ سَلَم
 کی ایک روایت کہ نبی اور سکول ہی نہیں پس فرما دی اعلیٰ اعلیٰ رسول نعلی اعلیٰ سلمیٰ اعلیٰ سلمیٰ کہ تہا ہا اوس نگاہ پر کہ کسی ہی بدن تیر ہی اور کہہ
 بسر اعلیٰ میں بار اور کہہ سات بار پناہ لگتا ہوں میں ساتہ غوث امد کی اور قدرہ او سکلی برائی اوس جہ سے کی یعنی درو کسی کہ پناہ ہونیں اب اوڈو کی
 ہوں میں یعنی زبانی او کسی سے آئندہ کہ کو عثمان کی پس کہانی میں پس دو کی امد کی دو جا کر ہی کہ نبی نعل کی بہ مسلم کی **وع** **ع** ابی سعید الخدری
أَنْ تَجِبَ نَعْلَ الْإِنْسَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اسْتَكْبَرْتَ فَقَالَ لَكُمْ قَالَ لَيْسَ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْكُمْ وَنَعْلُ
شَيْءٍ يُؤْتِيهِ مَنْ شَرَّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِلٌ لِلَّهِ لَيْسَ شَيْءٌ كَبَرُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ وَنَعْلُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ وَنَعْلُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ وَنَعْلُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ
 یہ کہ کہ بریل کی نبی صلی اعلیٰ سلمیٰ کہ اس پس کہا ہی محمد کیا بیامی نہیں فرما حضرت نے کہ ان کہا کہ بریل کی ساتہ نام خدا کی افسون پڑھتا ہوں
 کہ پہنچ پر چیز کی زیادہ عجز برائی شخص کی سی یا کہہ جس کو ایک سی اللہ شفا دی جگہ ساتہ نام امد کی منفر پڑھتا ہوں تیر نعل کی بہ مسلم کی **وع**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَنِ الْفِتَنِ وَالْحَسَنَ عَنِ الْفِتَنِ وَالْحُسَيْنَ عَنِ الْفِتَنِ
الْمَلَكَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمَرَجٍ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَلَكَةَ وَنَعْلُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ وَنَعْلُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ وَنَعْلُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْكُمْ
السَّمْعِيلُ وَالشَّعْبِيُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ لُحُومِ الصَّابِغَةِ بِمَا عَالَفَ النَّبِيُّ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سَيِّدُ الْبُخَارِيِّ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 علیہ وسلم پناہ میں دینی حضرت سر اور حضرت حسین کہ ساتہ نام اعلیٰ علی پناہ میں دینا ہوں میں نگاہ ساتہ کلمات اللہ تعالیٰ کی کہ پوری میں برائی شیطانی
 سے اور ہر فور زہری ماروئی والی کسی اور ہر گاہ لفظ کہوا کی کسی اور فانی حضرت کو شقیق پناہ ہمار ہی نبی حضرت ابہر ہم پناہ میں دینی ہی پناہ
 ان کلمات کی سمیل دینی اور وایت کی بہ بخاری کی اور پچ اکثر نفون مصلح کی لفظ ہما کا ساتہ ضمیر نشی کی ہی **ف** مرا کلمات اللہ تعالیٰ کی سے
 یا سکولات او کی میں نام پاک او کی میں نام اعلیٰ اور ہر شیطانی ہی یعنی ہر سرکش اور حدیث پڑھ جانو ایک برائی ہی خواہ وہ خباثت میں ہی ہو یا افسوس
 سے یا جانور و نعل میں اور نہ اوس جانور زہری کو کہی میں کہ حکم کا ہی آوی مر جا کا نہ ساتہ وغیرہ کی اور جس زہری کی کا ٹیس مری ہی نہی کو
 ساتہ کہی میں مانندہ پناہ اور زہری کی اور کسی خیرات الارض کو ہی ہوا کہی میں اور ساتہ ضمیر نشی کی کہہ ہی طرف دو کو کی کہ جس میں داخل
 ہوا ہی لیکن بہ نگاہ ہی ہی کی طبعی کی کہ بہ بلب ہو کہی والی کی ہی صحیح ساتہ ضمیر مفرد کی ہی **وع** **ع** ابی ہریرہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُرِئَ اللَّهُ بِهِ خَيْرٌ أَيْضًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

مری سہل ہی جتنی تک باؤ و چٹائی تک اور سہل والی سہی دق والا اور ساخو و ساخو گرگر چری سواری بری اللہ کی راہ میں یعنی جہا دین اور سہل یعنی گنجائی
 کو نیکو اسلام پراور گرگر چٹی والا گویا میں اور جسکو کہا جاوے درندی یعنی غیرہ اور جو کوئی فعل کیا جادی و سہلی مال ہی کی بائیں یا دین باجوش
 اپنی کی یا مٹلکہ کی یعنی حق کی اور شہادت اللہ کی راہ میں یعنی جہا دین ہی موت ہی مر جادی اور رغبت کرنا اور الشہادت میں کہ مر جادی چچو چون پراور حضرت
 علی رضی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ زہر اظلم کی پھر مر جادی قید خانہ میں پس وہ شہید ہی اور جو مار جادی و سہلی مر جادی اوس مارنی میں پس وہ
 شہید ہی اور جو کوئی مری گویا دیتا ہوا تو حید کی پس وہ شہید ہی اور انس ہی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور جہاد ہی اور جہاد ہی اور جہاد ہی اور جہاد ہی
 ہی کہ کہا اور ہونے کی کہ کہا یعنی رسول اللہ کو شہید ہونے میں بزرگ تربی اللہ کی نزدیک فرماؤ جو شخص کہلڑا اور طوطا ام غلام کی پس کری اوسکو مارا اور مارا
 اور سب کو اوسکو مٹکی پس ماروا ہی وہ ہر اوسکو ماروا ہی سہی سہی کہ جسکو کھل کھلا گویا اور شہادت ہی مر جادی مٹکی ہی زہر سہلے جانور کی پس وہ شہید ہے
 اور ان جہا سہی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور برہنہ لگا رہا اور چہا باجوش کو پھر مر جادی پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ علیہ وسلم کی کہ جسکو دونا
 سرگوشی میں اور قیادی اوسکو چر شہید کا ہی اور سہل سودی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالیٰ فی نام کی غیرت عورتوں پراور جہاد میں درون پر جس ہی
 صبر کیا اور عورتوں میں ہی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ ہی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جس کی دین چچو پس بار
 یہ دعا را اللہم بک فی فی الموت و فتناء الموت پھر مر جادی اپنی بر دینا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر ہی بطریق مرفوع کی کہ جس کی دین چچو
 شہید کی اور روزی بکری میں دن کی پہلی میں اور نہ چوڑی و ترس میں اور نہ ضرر میں کہہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور شہید ہونے میں چچو مارنی والا
 ساقہ سنت کی نزدیک فساد است کی اور جو کہ شری طلب علم میں اور مراد طلب علم ہی یہ ہی کہ شہنشاہ کی حاصل کرتی اور تعلیم کرتی اور تعلیم کرتی میں
 اور حاضر مجلس علم میں اور جو کوئی جینا بری اس حالت میں کہ مراد است کرنا اور لاہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لاہو و غلظت مسلمانوں کی اور جو کوئی
 کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لاہو و لاہو غلام ہی کی ہی پس وہ شہید ہی اور شہادت یعنی کو کہد رجبی کوئی فادہ اور ہادی شہید ہی اور کسی ہی جس ہی اگر
 ماروا اور اوسکو کا فرطانی میں اور شہادت یعنی جس کے گھن میں بانی نہیں گیا اور دگر گشت کو مر گیا اور حدیث میں آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض میں مری
 دعا و بوسن کی لاہو الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مری اپنی اوس مرض میں دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر چہا ہوا ہی چہا ہوا
 اس حال میں کہ منفرست کجا ہی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ اگر چہا امانت دار شہدہ اکی ساقہ جو کہ دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ میں شہید ہی اور شہاد
 کہ موزن اللہ اذان دینی والا مانند شہید کی ہی کہ موزن ہو اپنے خون میں و جب مر جادی تو نہیں کیڑی جڑی اوکی قبر میں اور آیا ہی کہ فرما حضرت علی رضی اللہ عنہ
 پہنچا پہنچا لیکھا رحمت بیچتا ہی اللہ اپسر دس بار اور جو کوئی در و در بیچتا ہی مجھ پر دس بار رحمت بیچتا ہی اللہ اپسر دس بار اور جو کوئی در و در بیچتا ہی مجھ پر
 سوار کہتا ہی اللہ در میان دو نو کہوں اوسکی کی براہ یعنی خلاصی لاف ہی اور خلاصی لاف ہی اوسکی کی اور کہیگ اوسکو اللہ دن قیامت کی ساقہ شہید
 کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو تین بار عودہ لیل علیہ السلام یعنی شیطان الجہم اور چری میں آئینہ اخیر سورہ شہد کی متعین کہتا ہی اللہ تعالیٰ ساقہ اوسکی
 ستر خرافش کی کہ عجبش کی کرتی ہوں اور سپر شام تک پھر اگر جاتا ہی اوس دن میں شہید مر جادی اور جو کوئی چہا ہی شام کو ہی ثواب پاتا ہی
 اور آیا ہی کہ حدیث کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ جب کبھی خواب لگا دے اپنی چری اخیر سورہ شہد کہ فرما یا اگر مری گے تو شہید مری گے اور جو کوئی مر جادی
 سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مر جادی حج یا عمرہ میں شہید ہی اور جو کوئی مر جادی با وضو ہے اور آئینی ہی رمضان کی چھین میں ہر چہ بیت المقدس
 یا کئی یا شہید میں شہید ہی مری دلا شہد کی بیماری ہی اور جسکو چچی آفت اور مری وہ صبر کرنا اور الاضر اور چری ملا پر شہید ہی اور دعا متعالیہ السلمات
 والا رض و نیک کہ فضیلت اوسکی حد میں بہت آئی ہی جو کوئی چری صبح شام شہید ہی ہر چہ نومی برس کا ہو کہ یا شہید زدہ یا مٹکی اور باب

او کسی اوست که می بیند او بپوشی نیکبخت که مرادی اورا خداوند اوستی راضی بود و راضی بی امام عادل اورا حکم شرعی یعنی قاضی که مکرری عن اورا چون
مد و کری سبته ایک کلمه کی حاجتی کی واطعی مسلمان بنیت کی نهی بی بیع و بطولع الاور حاشیه درختا و عن عاصیة کانت سالت
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الظاعون فاختار ان يبعده الله تعالى من يشاء و كان الله جعله موضع لا يؤمن به
لنفس من احل بيعه الظاعون فيمكث في بلد و صابوا فحلتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل
شبهه رواه البخاري و اورا وایت بی عاصی کی که با و چا می رسول خدا صلی الله علیه وسلم حقیقت طاعون کسی پس خردی چه کوبید
که عذاب بی چیتا بی اوسکو اعدا بی بندون بهر چه چای او شقیق العدی گردانای اوسکو رحمت واطعی مومنو یعنی جو که صبر کرتی برین اوس برین کوئی
که بودی طاعون یعنی اوسکی شهر من بهر چه ای بیج شهرانی کی صبر کنه و الا طلب کنه و الا ثواب کا یعنی ثواب کی بی شهرانه اور عرض کی بی جاننا
به بهر کنه یعنی اوسکی و کور و بهر کور بی العدی واطعی اوسکی مکر که بودای واطعی اوسکی مانند ثواب شهید کی روایت کی بهر بخاری و عن
اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الظاعون دحرجا ارسلك على ما فئدة من بني النضير و ادخل من
كان قبلكم فادعهم اليه ارض فلا تقدموا عليه و ادعهم بارض و انتم بها فلا تخرجوا و الله فانه
مستحق عليه و اورا وایت بی اسامه بن زید کی که با و فرما رسول خدا صلی الله علیه وسلم طاعون عذاب بی ایجا گیا تھا ایک جماعت پر نیل
سے یا فرمایا ان لوگوں پر کہ پہلی کسی نبی کی راوی کو شک ہو ای کہ پہلی بات کہی یا دوسری بات کہی سوقت کہ سونو طاعون ایک زمین میں پس بخا و اوسین
او جو وقت کہ جو ایک زمین میں او ہونو م اوسین پس نہ کھلو ہاگ کراوس بی نعل کی بهر بخاری اور سلم فی ف ایک جماعت نبی اسرا کیل سی مراد وہ میں
کہ نیکو کہا گیا تھا ادخلوا اباب جد ایس مخالفت کی او ہون فی فرمایا العدا فی فی فائز ان عظیم ہر امن اما کہا ابن مالک فی پس ایجا العدی او ن پر طاعون
پس مگر ایک ساعت میں دن میں جو میں خبر از شری پوری اون کی تفسیر میں بیان اسکا متصل لکھا ہی اور جاننا و ان ایلی مشی کی کنس کہ طاقت
میں طمان لا نزع تاجی اور بیلگے نہیں اس کی کہ تھریسی ہیاگن ہی پس ضابطہ و امین ہی کی کہ چان چودی و ان جادی نہیں اور اگر کہیں پہلی سی تہا اور
دعان و اگنی ہاگ نہیں جو کوئی ہیاگن کا مرکب گناہ کہ وہ کا ہوگا اور مرد و دی و اور سوائی و بار کی اور مضی گھوٹ میں ہیاگن آیا ہی سی می کوئی ایک گھر
میں ہوا و زلزلا و آبی باگ لگ جادی یا دوا ز شری کی بیجی شہا ہو اور عالین طاقت کا ہو تو جائزی ہیاگن و ان سی بیع و ح و عن ائیس
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قال الله سبحانه و تعالی اذ ابتلک عبدک فیکبک فاصبر و صبرک و صبرک و صبرک
للعبد و علیک رواه البخاري و اورا وایت بی انس سے کہ با سنا نبی صلی الله علیه وسلم کو فرمایا ہی العدا فی کی کہ با کی وہ اور ملنے ہی بی
کہ مستبلا کرنا ہون میں نہی بی بی کو ساتھ و بیاریون اوسکی کی بہر صبر کرنا ہی دیتا ہون میں و سکوحوض اون دونوں کی بہشت ارادہ کرتی بی حضرت
دو بیاریون سی آکھیں اوسکی نعل کی بهر بخاری فی ف یعنی جسکو اندہ کرنا ہون اوسکو اوسکی عوض میں بہشت دیتا ہون یعنی داخل کردن کا بہشت
میں ساتھ نجات پائی ہو و گی یا ماننا زل مضطرب و گنا و امین پس و مشلا ہو و می امین اوسکو چا ہی کہ صبر کری و نظاہر و باطن میں بر بخانی اوسکو اور
جانی کہ نہ جو نا از را غضب الہی کی نہیں بلکہ مظلوم و گنا ہون کی اور ملنے ہوئی درجات کی اور چا نیکی و نظری ہی ایک بزرگ جب از عزمین ہو
ہو گئی تو فرمایا ہی کہ جو خلوت کہ تمام عزمین چا تھا اب حاصل ہوئی بی بیع و ح الفصل الثانی فصل عن علی و ک
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غداة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يفسد
وان عادة عسنيية الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يفسد و كان له خريف في الجنة رواه

برودگار پاکیزہ یعنی محبت اور کسا ساز و کفایت نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ یعنی رحمت میں ہی یعنی جو کہ میل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا یعنی شفا میں ہی اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوی نقل کی یہاں بوداودنی **ف** جیسکے رحمت تیری آسمان میں ہی یعنی سب جگہاں رب وہاں کی رحمتی والوں پر ہے بخلاف زمین اور زمین والوں کی رحمت خاص معنیوں پر ہوئی ہی اور معنیوں پر نہیں یعنی مومنوں پر ہوئی ہی نہ کہ فون ہر جگہ رحمت عام سب پر ہی جب قول اللہ تعالیٰ کی رحمتی رحمت کل شی اور ہر ادا پاکیزہ دن ہی مومن میں پاک شرک کی یا متنی جو کہ یعنی میں ہی افعال و اقوال ہی ہ **و** عن عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راذا جاء الرجل یعوذ بحرصا فليقل اللهم الله عبدك وبيعتك لك علفا واولمتك لك الى جنتك اذ ذكروا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبوت کہ آدمی عیادہ کرے مریض کی پس چاہی کہ کسی یا باطنی شفا دے مندی اپنی کو یا بیرونی دے وہی تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو جو کہ مری اور قتل کرے یا باطنی وہی خوش تیری کی طرف خباہت کی اپنی ہمارے نقل کی یہاں بوداودنی **و** عن علی بن زید عن امیۃ انہا سالت عائشۃ عن قول اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی انفسکم او تحفوا بحاسبکم وید اللہ وعن قولہ ومن یعمل موعا یحضرہ فقال لمت ما سالتی عنہ احکام منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذا ہ معاتبہ اللہ العبد بما یصیبہ من الخسۃ والتکذۃ حتی الصاۃ یضربہا فی بید فیمصہ یمسحہا فی فمہا حتی اری العبد لیخرج من ذنوبہ کما یرجی التارک الکثیر من الذنوب ذوالک الترمذی اور روایت ہی علی بن زید یا باطنی ہی کہ نقل کی یہی یہ کہ ادنی پوچھی عائشہ معنی قول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر ظاہر کر دے وہ چیز کہ تیرا دلون میں ہی باطنی حساب کر لگاتے ہی ساتھ وکی اللہ اور پوچھی معنی قول اللہ تعالیٰ کی اور جو شخص کہ عمل کرے یا باطنی صغیرہ وکبیرہ وکبیرہ وکبیرہ ساتھ وکی یعنی دنیا میں یا باطنی میں پس کہا حضرت عائشہ نے نہیں پوچھا ہی اس سلسلہ کو کسی فی عیسک پوچھا تھا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں پس لا یہ محاسبہ وخرید کو کہ میں ان دونوں میں ان دونوں میں عتاب کہنا خدا کی بندہ پس تہا اوس چیز کی کہ چھٹی ہی اوس کو تپ ہی اور سچ ہی بیان نہ کہ کو فی غیر مال میں ہی لکنا ہی اوس کو سچ سن کر فی اپنی کی پس نہیں با ما اوس کو بہر ممکن جو ما ہی بسبب نہ بائی اوس کی کی دور کی جاتی ہیں اوس سی گناہ اوس کی سبب یہی حال جو تہا ہی بیان نہ کہ نندہ البتہ لکنا ہی اپنی گناہوں میں صبا کہ لکنا ہی ہی ہستی ہی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑھیں لگ میں نقل کہ یہ تہا تہا فی **ف** باعث پوچھی معنی دونوں میں کا یہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندہ حساب کی جاتی ہیں دون کی خطوں اور سچ اندیشوں پر اور دوسرا آیت سی بیہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دی جاتی ہیں ہر عمل پر تو ہا ہوا بہت پس مشکل ہوا ہوا صاحبہ پر اور متحیر ہونی کہ کیا کریں وعلی کہ ممکن نہیں پر نیز کہ اوس ہی پہل میں ہی حضرت عائشہ ہی مطلب ان یا لکھا پوچھا وہوں کی جواب دیا حاصل دسکا بہی کہ یعنی آیتوں کی یہہ تبیین ہی کہ حساب لگایا مومنوں ہی تمام دلکی باقون پر اور عذاب لگایا بسبب تمام گنہوں اوس کی کی دن قیامت کی بکلا سی صاحبہ اور جسہ ہی ہر ادا وہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ ازراہ عتاب سبکی دنیا میں کہ ہی کہ خیر اور سچ میں گرفتار نہ بائی یا پاک ہو گنہوں ہی اوصی عتاب کی یہہ میں کہ ایک فضل یعنی دوست پر خمد کی غلام ہیں سبب کی ہی ادنی کی کہ ہو جاوی اوس ہی اور دل میں اوس کی محبت ہو دے **ح** **و** عن ابن عمر انہ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدان کتۃ فاما تو فھما او ذو فھما الا ید نہ واما یعقوب اللہ عنہ اگر وفرا واما اصابتک ممر مصلیۃ فیما کسبت الیہ وکیر و یعقوب عن کن ذوالک الترمذی اور روایت ہی ابی موسیٰ ہی کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں چھٹی بندہ کی کہ تواری اندا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سی یا کم اس سے

اگر ہونا ہی اپنی دین سخت ہو تو ہی بلا، اوکی اور اگر تیری ہی اوکی دین میں نرمی ملے اور کم گجائی ہی او سپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت و دروغ والا
اسی طرح سی یعنی گرفتار بلا اور مضرت ہو تو ہی اوکی بسبب ہو گیا تنگ کہ چلتا ہی زمین پر نہیں ہوتا واسطی اوکی کوئی گناہ فعل کی بہہ ترمذی اور ابن ماجہ
داری فی او کہا ترمذی فی یہ حدیث صحیحہ **ف** ایضا بہت مبتلا رہتا ہو تو میں اس کی کہ وہ لذت پاتی ہیں ساتھ ملا دے کی جیسک اور لوگ لذت
پاتی ہیں ساتھ نعمتوں کی اور پھر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیاء اور صلحا بلا میں گرفتار ہو تو میں لیکن ان دن ہی کم تاکہ فو اب بہت پادون پھر حکم ہو تو
میں اون ہی دجین بلا میں ہی کم گرفتار ہو تو میں اور سخت دین ایک بلا ہی سخت ہو تو ہی اس کی کہ فیض ملا ہوا ہی پس جبر کرنا ہی اور پھر اجانتا
کر میں لائق ایک ہون بسبب گنہوں کی پس کامل ہونا ہی ابان او سکا اور قوی ہو تو ہی جی بہت اوکی اور وہ ہو تو میں گناہ اوکی اور بلند ہو تو میں
درجات اوکی اور نرم دین والی پر بلا کہ ہو تو ہی تا وہی صبر کی کمری اور دین ہی شکل حادی بسبب نہ قوی ہو تو ہی ایمان کی بارغ **و عن عائشہ**
قَالَتْ مَا أَعْجَبُ أَحْكَامَهُمْ مَوْتٌ بَعْدَ الذَّنْبِ لَا تَمُوتُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ تَمُوتُ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہی عائشہ کی کہ ہا نہیں آرزو کرتی میں سیکو ساتھ سانی موت کی بعد کی کہ دیکھی مینی غنی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے روایت کی بہہ ترمذی اور سانی فی **ف** یعنی اول آرزو کرتی تھی میں آسانی موت کی جیسی کہ حضرت کی موت کی غنی دیکھی وہ آرزو تھی
اور اعتقاد کیا مینی کہ بھلائی غنی موت میں ہی نہ سانی میں شرع **و عنہا** **قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلُوحُ**
وَعِنْدَهُ قُلُوبٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقُلُوبِ ثُمَّ يَخْرُجُ وَجْهَهُ نَضِيدًا وَهُوَ أَلْوَمُ أَعْيُنَ مَلَائِكَةٍ
الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَيَمْلِكُ لِيَوْمِ يَمُوتُ اور روایت ہی اونہیں ہی کہ ہا دیکھا مینی غنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ ہی حالت
وفات میں اور نزدیک اوکی یا لہا ہا کہ وہیں تہا ہی او روہ دانی تھی اپنا تہہ بل زمین پر پیر تھی اپنی مونہہ پر پیر فرانی بالہی مدکر تو میری
او پر دفع کرنی غنی موت کی بافرما داشت موت کی نفل کی بہہ ترمذی اور ابن ماجہ فی **ف** بانی یا تہہ بیگو کہ پیر تھی اپنی واسطی دفع کرنی گرمی موت
کے اور حضرت کو جو ایسی سکات ہوئی تھی کہی بہت سی دجین شامیں فی لگی ہیں ایک اون میں بہہ ہی کہ پیر تھی واسطی تسلی امت کی تھی کہ جب
دیکھیں گی نفل ہو تو روح پاک حضرت کی میں یہ صورت ہو تو صبر کریں گی اور سانی جوگی جان کی میں شرع **و عن عائشہ** **قَالَتْ**
رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَيَّةَ عَمَلُكَ الْعَفْوَ بَعْدَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى
النَّشْرَ أَصْلَكَ عَنْهُ يَدُ حَتَّى يُعَاوَفِيَهُ بِهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ ہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوفت کہ ارادہ کرنا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ بندی اپنی کی بھلا جلدی دنیا ہی واسطی اوکی نہ نگران ہون کی دنیا میں اور
جسوفت ارادہ کرنا ہی اللہ ساتھ بندی اپنی کی نہ نایک نہ کہتا ہی اس یعنی نہ نرا کہ سبب گناہ اوکی کی یہاں تک کہ پوری نہادی گناہ اوکو بسبب گناہ
کی دن قیامت کی نفل کی بہہ ترمذی فی **ف** پہلے کہ دنیا میں نہ نرا دنیا ہی پہلی کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم پھر نوع کہ رجات ہی اول
دوسری کی نہ نرا دین پر موقوف کہتا ہی پہلی کہ عذاب دنیا نجانا شد ہی شرع **و عنہ** **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِنَّ عَظِيمَ الْخَيْرِ مَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا أَتَانَهُمْ فَرَجٌ مِنْ رَحْمَتِهِ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ
السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہیں ہی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بڑی خزا ساتھ بڑی ہمار کی اور تحقیق اللہ
مغزول جوفت کہ دوست کہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرنا ہی اوکو پس جو شخص کہ بڑی ہوا مینی ساتھ ہمار کی پس واسطی اوکی رضا ہی مینی اللہ کی اور جو
شخص کہ راض ہوا ہمار ہی پس واسطی اوکی خصم ہی اس کی طرف ہی نفل کی بہہ ترمذی اور ابن ماجہ فی **ف** جب دوست کہتا ہی مبتلا کرنا

سائبر صبر کی فضیلت سے عافیت سی لیکن بے شدت بعض افراد کی مہنی و سکی لپی کر نہ مصلح کر می مرض لغت رسانی سلسلہ نون گیسے اور دلالت کرتا ہی بہر کچھ
دینا دوا کا افضل ہی اگر جو دوا کرنی سنت ہی ساتھ حدیث ابنی داؤد کی کہ کہا صحابی نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کر اس لپی کہ اللہ تعالیٰ فی ہمین پیدا
کی ہی کوئی بیماری ہو مگر کہی ہی ایسی دوا دوا نہ پائی کی اور دوا کرنی مشائی توکل کی نہیں اس لپی کہ ہمیں کرنا اسبابا ہی اور حضرت ثنی ہی دوا کی
حال ان حضرت سردار ہیں متوکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنا دوا کا اندازہ توکل کی جیسکے کہا حضرت ابو بکرؓ نے فی فضیلت ہی شروع **و عن**
یحییٰ بن سبلہ قال ان رسول الله جاء في الموت في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هديك الى ما مات
ولم يتنل به من فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحت ما يدركك لو ان الله ابتلاك بغير من كفر عنه من
سبائته رواه مالك في موطأه اور روایت ہی ہی بن سعید ہی کہ کہا یہ کہ ایک شخص انی او کو موت
لینے چاہی ایک بیچ زانی عول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں کہا ایک شخص فی مساک جو وسطی اسل مرگ کر اور انہیں گرفتار جو اساتیکسی مرض کی ہیں
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وای غلو کسی چیز فی معلوم کر دیا تجھ کو معنی نہ تو لغت کر نہ جا جو نیکی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مانا او سکوستہ جاری کی ہیں
دو کر نہ برائیاں او سکی نقل کی یہ **ما لک بطریق ارسال کی وعن** **سنن ادبنا اوس والصدرا محم انهم اذا حكا على الرجل**
مرض يعون دانه فقال له كيف اصبت قال اصبت ببعثة قال سئل اذا كنت في مكان السكيات
وحظ الخطايا فاق سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يقول اذا انكأ رجل
عند امرئ عيادي مؤمنا فذكر في علم النبوة قاله هو من صبيته في ذلك اليوم وكذلك امرئ من الخطايا ويقول الرب تبارك
وتعالى انك قد انت عبد لي وابنتي فاجروا له ما كنتم تفرحون له وهو صبيته رواه احمد
اور روایت ہی شداد و اس اور صنایا ہی ہی کہ دو داخل ہوئی دو ایک شخص بیمار پر عبادت کرتی ہی او سکی ہیں کہا دونی او کو کس طرح صحت کی تونی
کہا صحت کی مہنی ساتھ شدت کی یعنی نہت رضا و توبہ نصبا کی اور حال خوش رکھنا چون کہا شداد فی خوشوقت جو ساتھ بچہ کی گناہوں کی اور درجی خطاؤں
کے اسلی کہ تحقیق مہنی شایہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کفراتی ہی تحقیق اللہ عز وجل فرمایا ہی جو وقت کہ میں مثلاً کہ چون بندہ مومن کہ اپنی بندوں
میں ہی اس توفیق کرتا ہی میری اور بہت ملکہ کی میری او کو پس تحقیق وہ کہڑا ہو مای اوں خواہجہ ای ہی کہ جہاں جا پڑا تھا پاک ہو کر گناہ جو منی
ماند او سن کی کہ جب تبا او سکون او سکی فی پاک گناہوں ہی اور فرمایا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مہنی قید کیا بند ہی اپنی کو اور آریا او سکوس
جاری رکھو اور لکھو واسطی او سکی دہل کر ہی مگر جاری کرتی او لکھتی واسطی او سکی اس حالت میں کہ وہ شدت نہ تافل کی یہ **سنن وعن**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كثرت ذنوبك فاعبد الله ما يكره لك ما يكرهها من العمل ابتكره
الله يا محسن فيك فاعبد الله ما يكره لك ما يكرهها من العمل ابتكره اور روایت ہی حضرت عائشہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت بہت ہوئی میں گناہ بیکہ
اور انہیں جونی واسطی او سکی کوئی چیز اعمال نیک کی کہ جیسا ہی او کو مثلاً کہ مای امداد او سکوستہ مگر مایا کہ جیسا ہی گناہوں کو او مندی ہی سبب غم کی
نقل کی یہ **احمد فی ف** ایک روایت میں آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوت رکشا ہی بر طلب نگین کر دوت کی یہ بطرفانی اور کا کرنی شروع **و عن**
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عداكم فعدوا له بغير حق ولا بأس ولا ملأ ولا ملأ ولا ملأ
اور روایت ہی جاری کر کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ عداوت کرتا ہی یا کسی کہ عینہ شہارہا ہی دریای رحمت میں بہا نک کہ
بیشیت اس مایا کی ہیں جو وقت بیٹھا ہی دُوب جاتا ہی دریای رحمت میں نقل کی یہ **ابو داؤد و عن** **نوبان ان رسول الله صلى**

[illegible]

اور سچا اور وقت میں حکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا وکلن المؤمنین بیکم وریحوت پہلی ملاقات اس کے ہی میں نبین ممکن وکلینا اللہ تعالیٰ کا پہلے موت کی بلکہ بعد اس کے بعد وہ بھی کر کو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس ہی کر پوچھتا ہی سبب اور سچا ملاقات خدا کی اور نبین مقصود ہی وجہ ملاقات کا پہلی موت کی اور اس میں دلالت ہی اس پر کہ ملاقات غیری موت کی نہ ہے **وَعَنِ ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ لِحْجَاذَةَ فَقَالَ مُسْلِمٌ رَجُلٌ وَأَمْسَرَ رَأْسَهُ مِنْهُ فَقَالَ بَارِسُ اللَّهِ مَا الْمُسْلِمُ رَجُلٌ وَالْمُسْلِمُ رَأْسُهُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرْجِمُ مَنْ نَصَبَ لَكَ نَبِيًّا وَأَذَاهَا لِي وَخَيْرٌ وَالْعَبْدُ الْفَاحِشُ يَسْتَرْجِمُ مَنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْيَاذُ وَالنَّجْمُ وَالْوَاقِبُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہ کہ وہ حدیث کرتی ہی کہ کثیر بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی خانہ پس فرمایا یہ راست بانی والا ہی پاس سے اور وہ کوراست ہوئی پس عرض کیا صحابی بانی رسول اللہ کون ہی راحت بانی والا اور کون ہی بس سی اور کوراست ہوئی ہی پس سرور اللہ بندہ ہوں من راست پانہ ہی سبب میری کی سچ دنیا کی سی اور انیاد اس کی سی اور جانا ہی طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر بھی گنہگار راحت بانی ہیں شرور اس کی سی بند ہی اور شہر اور دشت اور جانا نور نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** سچ دنیا کی سی یعنی نعمت جو اسبب حال و احوال کی اور جانا ہی مرنی سی اوس سی راحت پانہ ہی اور یاد دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا یاد اہل دنیا کی سے ایسی ہی کہا مسرونی کی کہ نہیں گنہگار جانا ہی کسی چیز پر سبب کسی چیز کی، نذر شک لیجانی کی مومن پر کہ کہا جانا ہی قبر میں امن میں ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پانہ جو دنیا سی اور کہا بودا و دنی دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطی استیاق جانی کی طرف رست بیک کی اور دوست رکھتا ہوں مض کو واسطی کفار اور گناہوں کی اور دوست رکھتا ہوں فخر کو تو مض کی ہی واسطی رست بیک کی اور راحت بانی میں بند ہی ہوں کہ جب وہ خلاف شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتی انیاد دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہنچاتی ہی دین و دنیا کو اب جو مر اس سی ٹھیکہ پایا یا اور رحمت پانہ شہر میں وغیرہ کا یون ہی کہ سبب ہوئی گناہ و ظلم کی صل ہوتا ہی فساد عالم میں اور ظل پڑتا ہی ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہی اور کوندا امتانی پل غلام اور مہیا فی ہی سبب اس کی زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی اور سبب غمی گناہ اس کی جینہ میں رست بیک مراد میں ہر سا اور ہری ہوئی ہر چیز میں پراور راحت بانی بہن فی **ع** **وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا مَسَّكَتِ فَالْتَمِظْ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَالْتَمِظْ لَيْلًا وَخَلِّمْ صَبْرًا لِمَصْرُفِكَ وَخَمِنْ حَيَاتِكَ كَمَا تَوَلَّى دَوَاهُ الْخَالِئِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کہ کہا کہ پڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر المؤمنین واسطی استقام اور اگاہ کرنی کی یہ فرمایا جو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذر فی والا راہ کا اور جی ابن عمر کہتی جو بت کہ شام کی تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جو وقت کہ صبح کر ہی تو پس نہ انتظار کر شام کا و غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی جباری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہ بخاری فی **ف** انطا بنیکی ساتھ سکون حرفت ہی کی ہی مفرد اور ایک شخص میں ساتھ تندرست ہی کی ہی تنہی اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی غبت کو طرف دنیا کی اس ہی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سے طرف نجات کے پس نہ ہزار اور سکون وطن پنا اور الفت پکڑا ساتھ تہوون اس کی اور کیو جو لوگوں سی اور غلط ہونی سی ساتھ دینی اس ہی کہ تو تہا ہو دی گا اور سی اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اور اس میں اور نہ غفل پکڑا ساتھ و پیچہ کی کہ نبین غفل پکڑا ساتھ اس کے مسافر وطن اپنی میں اور نہ غفل ہو اور اس میں ساتھ و پیچہ کی کہ نبین مشغول ہوتا ساتھ اس کے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جائیگا طرف اہل و وطن ہی کی اور بلکہ گذر فی والا راہ کا اور

[illegible]

روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حبس ہو ہی آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت میں نفل کی بہرہ اور دوزخ
ف مراد یہ ہے کہ کبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہی وقت اخیر میں داخل ہوگا بہشت میں یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب
 دینی جائیگی بعد گشتہ جون کی اور اول ظاہر تہی ماکر امتیاز ہوا و سکو بسبب سلی اور مومنین کے بجا کر خیامی کلام یہ کہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ کلام شامل
 ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ زبان کی کہی یا دسی ہی ثواب پاویگا اور ہمیں شک نہیں کہ زبان و دلی دونوں کی اپنا فضل ہی ہر
و عن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یؤتی المؤمن اذا کان کما کانہ کذا کذا و اول ما یؤتی اذا کان کما کانہ کذا کذا
 اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر سورہ پس اپنی ہر دون پر نفل کی بہرہ امداد اور او را بن ماجہ فی
 مراد ہر دون سی قریب المرگ بین شاید حکمت اس کی پڑنی میں یہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت و مہلای سادہ اوس چہر کی کہ او میں ہی زندگی ذکر امداد اور
 احوال قیامت اور ولایت اور سوامی اکی عجیب عجیب نعمتوں میں امن اور احتمال ہی کہ قرون سی مراد یعنی ہر مری چون ہر اون کی گہر میں پڑی پہلی
 و فن کی یا سرفانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردودہ وغیرہ فی ایک حدیث روایت کی ہی کہ وہا حضرت علی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کہ فی سمیت یعنی قریب
 المرگ یا سمیت جنت کی کہ پڑی جاوی زویک سلا و سلیکی پس لگ کر آسانی کرتا ہی امداد و سپرد نفل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ فی کہ کوئی زیارت
 کر سی قبر الدین اپنی کی یا ایک کی یعنی باکی یا باپ کی ہر جمع میں یہ پڑی زویک اون کی سورہ پس مغفرت کیجا ہی ہی دہلی و سلی بعد گشتہ تمام ہر فون
 او سیکے ہر عادی و جمعی میں بعد کہ ہی با سارا نہشت مولانا **و عن عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول کذا کذا**
مظعون و هو یقول حتی ساکن دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان بن رواہ الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ
و ابن ماجہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بوسہ یا عثمان بن مظعون پر اوس حالت میں کہ وہ
 سمیت ہی اور حضرت روتی ہی یہاں تک کہ ہی انو بی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ہر عثمان کی نفل کی بہرہ ترند سے اور او را بن ماجہ فی
 ہمارچ میں ہی اول انتقال عید منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول یقین میں ہی دفن کی گئی مہلای کی وہ مقبرہ ہر اور حضرت
 دست مبارک سی پھر اوہا کر اکی قبر پر کہان نشان کی ہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مہلای یعنی پہلی دفن سے اور ہوا
 اوپر انو دلی جا زہی **و عن عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول کذا کذا و اول ما یؤتی اذا کان کما کانہ کذا کذا**
 اور روایت ہی او میں عائشہ گئی کہ تہی تہی بوسہ دینا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس وقت کہ اون کی وفات ہو چکی ہی نفل کی
 یہ ترندی اور ابن ماجہ فی **و عن حصین بن حذافہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی**
فقال انی لا اری طمعة الا فان حدثت بالیوت کا ذی لونی بہ و کذا و انہ لا یشی بہ لیجفہ مسلما ان شکک
بکن ظمہ ان اھلہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حصین بن حذافہ سی کہ طمہ بن براہ جابڑی پس انی اون کی پاس ہی صلی اللہ
 علیہ سلم عیادہ کرتی ہی اون کی پس فرمایا حصین میں نہیں گمان کہ تا طمہ کو لگ کر پیدا ہوئی اور سکو موت چہر سب کہ بنا تم مجھ کو سادہ تہی انیکے لینے
 ما او لگا اور نماز پڑھو لگا اور جلدی کرو میں بیچ تمہیر و غفین و دفن کی پس یقین میں نہیں لائق و اسلی مری مسلمان کی یہ کہ روک کہا جاوی و لگا
 لو گون او سیکے نفل کی میدا بود و فی **ف** اگر دیکر دفن کرین تو خوف ہی مٹ جاوے گا اور مٹ جاوے گا تو لوگ نفرت کہا و لگی اس میں حقارت اور
 بے غنی و سلی ہی اور میں کہ امداد نفل فی مغفرت و کرم کیا ہی پس پہلی فرمایا کہ دفن کرین **و عن الفصل الثالث فصل فی**
عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن لم یؤتی المؤمن کذا لآلہ الا اللہ لیم لکم سجاد

الکے متار کو اہل اللہ اور روایت ہی اہل ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتی ہیں خوشی رحمت کی سمندر نشی کہ پڑا پھر کئی بین روحوں کل تو دھامین کر رضی ہی تو آدمی اللہ ہی کیا گیا کجی طوف رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پرور و گار کی کہ نہیں غضب پس نکلی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہاں تک کہ خوشی بیٹے ہیں اوس روحوں بعضی خوشی بھونشی یعنی ہاتھ ہاتھ بجاتی ہیں ازراہ تعظیم و گہر کی یہاں تک کہ لاتی ہیں اوسکو در و ازون آسمان پر پس کھٹے ہیں خوشی آپہن کیا خوب یہ خوشبو کو کہ لاتی ہیں زمین کھٹت سی پہ لاتی ہیں اوسکو طوف ارواح مومنوں کی یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہیں علیین میں جہنم میں بار و ازہ جنت پر پانچویں عرش کی کسب مرتبہ پانی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہیں بسبب آبی اوس روکی ایک تہا یہ سوا تہا غیب انہی کی کہ آنا ہی اوسکی پس یعنی جیسا کوئی خوشی آنا ہی اور اوسکی گہر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہیں سمیٹت سی اس مومن کی روح جانی سی اور وہیں خوش ہوتی ہی پھر پوچھتی ہیں ارواحین مومنوں کی اس روح سی کہ کیا کیا خلائی فی کیا کیا خلائی فی یعنی کیا حال ہی خلائی فی شخصہ کا یعنی نام لیکر پوچھتی ہیں احوال اون کشیا و کشا کو دنیا میں اوسکو چور کمری آتی ہی کبھی ہیں ارواحین آپس میں چور و اوسکو اس لیے کہ یہ بھی خود دنیا میں یعنی جب راحت پاوگی تب پوچھنا پس کہتی ہی یہ روح یعنی بعد راحت یا نیکی کو کھنچ کر گیا یعنی فلانا کو تم احوال پوچھتی ہو کیا نہیں آبا تہا یہ اس پس کہتی ہیں وہ روحن کو تحقیق لی گئی اوسکو طوف ان اوسکی کر اگ دوزخ ہی اور جہنم کا نہر جہنم کو آتی ہی اوسکو موت لاتی ہیں اوسکی پس خوشی عذاب کی ٹاٹ پھر کبھی ہیں خوشی روح کا فو کو کل و طوف عذاب اللہ و حل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تھپ پھر کبھی ہی روح در و دار مانند نہایت بد و مردار کی یہاں تک کہ لاتی ہیں اوسکو طوف در وازی زمین کی پس کہتی ہیں خوشی کیا بری ہی یہ وہاں تک کہ لاتی ہیں اوسکو طوف ارواح کفار کی نعل کی یہ احمد و نسا فی فی **ف** ریشی پڑی جولانی میں شاید روحوں اوسین لیٹ کر جانی ہیں اور کیا حال ہی خلائی فی شخصہ کا یعنی طاعت کرتی ہیں ناخوش ہو دین نکلا و دعا کرین اونکی لیے ساتھ ست فاست کی باگنا کرتی ہیں تاکہ علیین ہو دین اوسپر اور جہنم اگلین اوسکی لیے اور طوف در وازی زمین کی کہ لایہ بی کر وادی بی طوف در وازی سامن زمین اونکی کہ پہلا آسمان ہی جیسے کہ ولایت کرتی ہی اس پر اوپر کی حدیث تم تخرج الی السمار اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتھ در وازی زمین پس روکجانی ہی طرف اسفل السافلین کے ہوتا ہوں یعنی ملامت کہتی ہیں کہ یہی صواب بہتر ہی اور طوف ارواح کفار کی کہ لایہ بی جہنم ہ اور جہنم نام ایک جگہ کا ہی ہے جگہ کو مہم نہ کی بع **و عن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة رجل من الانصار فالتھمنا الی القبر و لما لکنما نحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر و فی یدہ غودہ یکتب بہ** **فلا تخرقہم راسہ فقال استعینا باللہ من عند القبر فیرتابین او قلنا نعم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی القبر انطلق من الدنیا و اقبل الی الآخرۃ نزلا لایؤمل ملائکہ من السماء بیض الوجوہ و کان و نحوہم التمسعہم کفن من اکلان الجودہ و نحوہ من جنوہ الجودہ یجلسون امہ مملک البصر ثم یجئہ مملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیسئل انہما التمسعہم طیبۃ اخرجنی الی معشرۃ من اللہ و رضوان قال فخرج نسبیل کما تسبیل الفطرۃ من السقاء فیاخذھا و اذا اخلھا کم یدعوھا فی ید طرہۃ عین حتی یأخذھا فیتعکلوھا فی ذلک الکفن و فی ذلک الحوہ و یخرج منہا کا طیب فخرج مساعیہ من علیہ لایخرجہ و روایت ہی بار بار عازب کہہا نکلت ہم ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ جزای ایک شخص کی انصار میں سی بن ہجی ہر طرف فرکی اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھی ہم گرد حضرت کی گویا ہماری سرور پر جانور ہی پر ناز ہو**

کبریٰ یعنی بدوئی کوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساندہ وچیر کی کرنا خوش کری جگہ یہ وہ دن ہی جو وحدہ دیا جاناجس نوپس کہتا ہی مرد کو کہ ہے
 نوپس جبرہ تیر نہایت بڑی لٹا ہی بڑی پس کہتا ہی من ہون مسل تیرا پیر کہتا ہی مردہ ای پروردگار مسکند قایم کر تو قیامت کو کہ **وَقَدْ**
رَوَانَا بِنِعْمَةٍ وَرَأَوْا دُونَكَ اِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَاحِبًا عَلَيْهِ كُلُّ مَلَاکٍ بَلَدِ السَّمَاءِ وَاکْلَاضُ كُلِّ مَلَاکٍ وَالسَّمَاءُ وَ
فُتِحَتْ لَهَا ابْوَابُ السَّمَاءِ لَکِنَّ مِنْ اَهْلِ اَبْلَکَ وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ یُّعْرِجَ رُوحَهُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُنْفِثَهُ
یَعْلَمَ اَنْ رُوحَ الْعَرُوقِ فِیْلَعْنَهُ کُلُّ مَلَاکٍ بَلَدِ السَّمَاءِ وَاکْلَاضُ وَکُلُّ مَلَاکٍ فِی السَّمَاءِ وَتُعَلَّقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَکِنَّ مِنْ اَهْلِ اَبْلَکَ وَهُمْ
یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَیُعْرِجَ رُوحَهُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُنْفِثَهُ اویس ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی اوسین جبروت کی تکلیف سے
 روح مومن کی رحمت پہنچتا ہی اویس پر فرشتہ کردیمان آسمان وزمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان میں ہی اور کوئی جاتی ہیں اوسکی لمبی دوسرا
 آسمان کی اور زمین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ عالم گیتی میں امدت والی ہی یہ کہ چڑھائی جاوی روح اوسکی اوسکی
 طرف سے یعنی تاکشرف ہون بسبب سابقہ عینی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کہ ذکر کی ساندہ روگہی پس اوست کرتی ہیں اوسکو سبب
 درمیان آسمان وزمین کی اور ہر فرشتہ آسمان میں یعنی آسمان دنیا میں اور نہ کہی جاتی ہیں دروازی آسمان کی نہیں کوئی دروازی والی یعنی ہا
 دنیا کی دروازوں میں ہی مگر کہ وہ دعا کرتی ہیں امدت والی ہی یہ کہ چڑھائی جاوی روح اوسکی ہماری طریقی نقل کے ساندہ فی ف ساندہ روگہی
 یہ اخا رہی ہر کہ ناخوشی ہی نکلتی ہی جان اوسکی اور بہت کچھ نکلتی ہی میں اوسکو امدت والی یعنی ہا جان اوسکی ساندہ ہر ع
عَلِیُّ بْنُ اَبِی رَیْحَانَ قَالَ لَمَّا خَضَعَ رُوحُ عَلِیٍّ اَلْوَقَاہُ اَمْسَتْ اَمُّ لَشْرِیْلَہُ الْبَرَاءُ مِنْ مَعْرِ وَفَقَالَ الشَّیْطَانُ اَبَا عَلِیُّہُ جَاءَ لَکَ
اِذَا قُلْتُ لَدُنْکَ اَنْتَ وَحَدِیْہِ السَّلَامَ فَقَالَ عَفَرَ اللّٰہُ لَکَ اَمَّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ
اَمَّا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی طَرَفِیْنِ اَوْ شِیْءٍ لَکَ اَبَا عَلِیُّہُ جَاءَ لَکَ اَمَّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ
دَوَاہِیْنِ مَلِکَہُ وَابِیہُ حَیْ اَمَّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ مِنْ اَمِّ لَشْرِیْلَہُ اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب کے نقل کی ابی ہا ہی یعنی کعب کے کہا جبکہ آئی
 کعب کو موت آئی اوسکی پاس ام بشریٰ راہن مودر کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کعب ہی کعب کی اگر مل تو یعنی بعد میں کی فلا ہی ہی کعب کہ اوسکو
 میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشی امدت ہوگی ام بشریٰ راہن مودر کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کعب ہی کعب کی اگر مل تو یعنی بعد میں کی فلا ہی ہی کعب کہ اوسکو
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہی بخیرین روح مومن کی پہنچ غالب جانورن سیر کی کہا وین گی موی درخون بہشت کیسی کہا ہا کہا
 ام بشریٰ پس یہ وہ ہی یعنی وہ یہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکھی جاتی ہی تیری ہی نقل کی یہاں باجری اور یہی ہی کن با عوف و لشویر
ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھی اور انکی باب کعب بن مالک علیل قد صحابی تھی اور برابر بن مودری صحابی ہیں انصاری سے ام بشریٰ راہن
 بیٹے تہیں اونہوں ہی کعب وقت انتقال کی کہا کہ فلا نکو میری طرف سے سلام کہنا اگر مل تو اوس سے ظاہر ہے کہ نام بابا ہا ووسی راہا کہ بابا کعب راہن
 کعب نے کہا بخشی جگہ عبادت وہاں بولتی ہیں کہ جہاں کسی ہی ایسی بات سننی ہیں کہ کہنی نہ جا ہی ہی یعنی یہ کہ کیا کہنی ہی تو ہم جو ہی زیادہ
 مشغول ہوگی اس سے کہ وہاں کسی کو پہنچا ہیں اور سلام و پیام کیا پہنچا ہیں میں اپنی ہی حاملین گرفتار ہون گا کہ اپنی ہی خبر ہوگی کہ جی خبر
 اور وکی اور یہ صیغہ پہنچے ہی حالت میں گرفتار ہوگی حاصل یہ کہ وہاں کون آہیں ہوگا کہ کہی سلام پہنچا دی اور وہ پیر جواب دیو ہی اکی
 اس عند کا جواب دیا ام بشریٰ کہ تو اوسین ہی نہیں ہی کہ گرفتار ہوگی بلکہ تو مومنن میں ہی ہی کہ جن کی حق میں حضرت فی اب اور ہا
 منہ راہی یعنی نہایت خوش حالی میں ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ ارواح مومنن کی پہنچ قابون جانورن سیر کی ہون گی چرنگی

[illegible]

اور ہر کسی اور کفنناؤ اسکودکیزدن اوسکینین اور نہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈالگو اوسکا سرسختین وہ اوہما یا جادو کا دن نیاست کی لبیک کہنا چوا
 نعل کی بیہ بخاری اور مسلم فی ف احمد سی سہ مسلم ہوتا ہی کہ مرحوم اگر وہ کاؤ نکفن ہی اوسکی لباس میں بطور لباس مرحوم کو دی او نو شوئی
 نہ لگا وی جانیخ نہ پیش منی اور احمد ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی نزدیک محرم او غیر محرم برابرین اور حضرت کی اس مرحوم کو دو کپڑوں
 کفننا یا بسبب ضرورت کی نہا کو سوسا اول کپڑو کی اور کپڑا کرنا نہا اور خوشبو لگانی اور سڑو لگنی کو جو منہ فرمایا حاصل اوسکی اپنی تہانہ سکی ہی
 وادعا علم رخ و سکن کر حکم علیہ صحابہ و فضیلہ مصعب بن عمیر و ابی حمزہ و ابی بکر و ابی سعید و ابی ذر و ابی جابر و ابی سلمہ و ابی ہریرہ و ابی مرثدہ و ابی
 کوسرا اوسکا بیہ ہی نعل مصعب بن عمیر بیج باب جامع من ذبک اگر چاہی اعدا نعلی الفصل الثانی فضل دوسری عن

ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک
 علی سلم فی بیوتہم سفید کپڑی اوسا سلی کردہ بہترین کپڑون تہا رہین کفنناؤ سفید کپڑو وغیرین ہی مرد و کو اور بہتری سر ہون تہا ہی میں انہ سلی
 کہ خضیق وہ جانا ہی بکون کی باون کو اور دشمن کو تا ہی بیا نیو نعل کے نیہ ابو داؤد اور ترمذی فی اور روایت کی ابن ہادی فی لفظ موتا کہ کف
 کفنناؤ سفید کپڑون میں بیہ امر سختی کے ہی ہی کہا ابن ہام فی کاوانی سفید ہی اور ضا قید نہیں بر دینی یا دین کا اور کفن کا واسطی کفن دو
 کے اور جائزی عورت کو بھی لیشی اور عھڑانی اور سرخ کیو کہ جسکو جو چیز زندگی میں جینی جائزی کفن ہی اوسکا بعد مرئی جائزی اور انہ
 کہتے ہیں ہر مرد کو جسکو بیان لوگ لگانی ہیں اور فضل بیہ ہی کا سکسو فی وقت لگا وی واسطی اتباع حضرت کی اور اس وقت غیب تاثیر لگا
 باع و عن علی رضی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک

اور روایت ہی حضرت علی غمی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ بیت منہا کپڑا لگاؤ کفن میں بر تحقیق وہ جہنما جانا ہی جہنما جلد
 نعل کے بیہ ابو داؤد فی ف یعنی جلد ہی پرانا اور خراب ہو جانا ہی پس کیا حاجت ہی انیس اور بہاری غبت کی غصہ کمن ہی اسراف کرنا
 میں اور تحیل و خوب ہی اوسلی درجہ کا باع و عن ابی سعید الخدری انہ لکھ کرہ الموت و دعا لیلئ احد فک لیسہ یا قال
 سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول للیت بیعت فی قیامہ النبی یجوز فیہ آدواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری
 سے بیہ کہ جب آئی او کو موت شگوا فی نمی کپڑی پہرینا او کو پہرنا سانی بنیہ بنیہ خدری صلی اللہ علیہ وسلم کی کوفتا فی جی میت اوہما جانا ہی اول کپڑا
 کہ نما ہی نعل کی بیہ ابو داؤد فی ف غابرا احمد سی ہی بیہ مسلم ہو کا ابوسید ہی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کر نیکی احمد سی پہنی اور مرد و
 سے غابرا ہی اوسکی پہن کردہ کپڑون میں او نیگا لیکن بیہ ہی شکل اس لی کہ حدیث صحیحہ میں وارد ہوا ہی کہ او نہیں کی لوگ نگی بدن اونگی
 باقون پہن منی اسکی علانی بیہ گہی میں کردہ کپڑو کہ حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ نما ہی اوہ آدمی عرب اعمال کو کہی کپڑی ہی کتی ہیں
 اسلیے کہ جسکی کپڑی بدنی لگی رہتی ہیں سبھی عمل ہی متعلق برکت ہونی ہیں چنانچہ ناول آیت نیاک فطر کے ہی سفون فی بیہ کی ہی کہ حال
 اپنی پس درست کردہ ابوسید ہی جوشی کپڑی پہنی واسطی تہذانی اور عہارت کی پہنی ہی اوسوقت میں اتفاقا بیہ حدیث ہی حضرت کی او کو یاد

لکے بیان کردی نہ کہ کئی کپڑی پہنی کی سند کی ہی بیان کی اور بیہ کہ قبر و دفن او نہیں کی کپڑی پہنی ہونی او بیشتر نگی ہون کی باع و
 ع و عن عبادہ بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک و لا یسجد لک من بعد موتک
 اللہ عزوجل و ابی مہاجر عن ابی سلمہ اور روایت ہی عبادہ بن صامت کی نعل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا بہترین

یعنی ہر کس کی جادہ پہلا دی پیرا سپرانا یعنی اندکی جادہ پہر کھنٹی پہننا کر ارب پشادی اور تہہ و نون ظرف پہلا دی سینہ پر تکیہ پہر لٹھی انرا ہر
 طرف او سکیسی پہر دامن برائے پہر ناف کو بون ہن لٹھی اور عورت کو پینا دی کھنٹی اور او سکی ہانگو دھسی کر کراو سکی سینہ پر او پر کھنٹی کی دالی پہر
 اوڑھنی اور تادی پہر انرا لٹھی ہر لٹھا تہہ سینہ منہ سبکی اور لٹھی اور سر کی اور ہاتھوں کی طرف سی کھن بائدہ دیا جادہ کی طرف ہو کھن جانی کھن
 الامرا و نحو شرح مفتی **باب الشیخ عیسیٰ بالصلاة علیہا** باب ہی پنج بیان چنی کی ساتھ جنازہ کی اور نماز
 پرینی او سکی **ف** سنا زکی ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا و وون جانی ہن لیکن پیادہ یا چلنا افضل ہی اور سوار کہ جابی کہ جنازہ کی چچی چلی اور
 پادہ کو کئی ہی چلنا رو ہی اور چچی ہی لیکن چچی چلنا افضل ہے اور نماز جانی فرض کفارہ ہی یعنی اگر غرض تہہ لین کی بجلی دوسری فرضیت ساقط
 ہو جانی گئے و الا ب گنگا رہو مکی اور شرط صحت نماز کی اسلامیت کا ہی اور جہارت او سکی اور کہنا جنازہ کا کی حاصل کی پس اس قیدی جانی رہو
 ہی غایب پر و نہ او سپر کہ جادہ کی چٹیہ چٹا ہون کن کہ ہون پر اور نہ او سپر کہ صلی کی چچی رکھا ہو اور اگر غیر پہلا دی فرض کر دیا جانی اور ممکن
 نہو ہا ہر مکان او سکو بغیر کہ کوئی کی خاصا فظ ہو جانی ہی شرط جہارت کی اور نماز دیکھی دی قبر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو ممکن نہو کھن کر غسل و ہر
 اور نماز پر ہن اور اگر نماز نہ بغیر غسل کی نماز چچی اور بغیر کہ کوئی کھن کر غسل دیا ہر کھن ہن نماز و ہر **الفصل الاول** غسل
پیشہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استرجعوا الجنازۃ فان کانت صالحۃ فحسبکم عنہا رواہ ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جلدی کہ ساتھ جنازہ کی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت یکس پہلانی ہی یعنی پہلانی ہی او سکی لپی جانی وادہ او سکھو طرف پہلانی کی اور اگر ہی غیر
 اسکی پس جچی رکھا اور سکو اپنی گردون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** جلدی کہ ساتھ جنازہ کی یعنی جنازہ دھن کی لپی او تو جلدی ہو
 اور جلدی دھن ناہن مہادی چچی کی چال جلی کہ جلد جلد قدم اوٹھا دی اور پاس پاس قدم رکھی حال یہہ کہ چال متولی سی زیادہ ہو اور دھن
 سے اگر کی جلدی چلی کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نکستہ اخذ یعنی گڑھی حال اس میت کا جاپس جلدی لپی او سکو تاکہ چچی ذاب آخرت کو
 جلدی اور اگر حال او سکا برای تو جی جلدی لپی او سکو تاکہ چچی گڑھی گڑھی نونی ع **و عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا وضعت الجنازۃ فاحتملوا الریح علی اعناقکم فان کانت صالحۃ فکانت موتی وان کانت غیر صالحۃ فکانت کھن
یا ویکھا ایہ تلامذتہم صلو علی کل شیء من ذلک الانسان وکوسمہ الانسان لصعق رواہ البیہقی
 اور رواہ ابی ہریرۃ عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی لپی او سکو تاکہ چچی ذاب آخرت کو
 پر پس اگر ہو تا ہی نہ کھن کھن جلدی لپی او سکو تاکہ چچی ذاب آخرت کو
 ہو او سکو یعنی چکو سنتی ہی آواز او سکی ہر چیز سوکے آدمی کی اور اگر کسی آدمی البتہ مر جادی یا بھوش ہو جادی **ف** مومن جلدی چلی کو کھن
 جہ اسلی کہ نمین جنت کی دیکھنا ہی اور بخت بسبب کہنی عذاب کے وادہ کراہی اور میت کھن حقیقہ کراہی اگرچہ روح نکل جانی ہی الصدقہ
 قادی ہی سپر وہی ایسی ہی عیسیٰ قرین زندہ کہا جانی سوال کی لپی ع **و عنہ** **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا کان میت الموتی فکفتمون بیعہا فکفتمون بیعہا فکفتمون بیعہا فکفتمون بیعہا رواہ ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمہ اللہ علیہ وسلم جی جب دیکھو نماز کو پس بکری ہو جاو پس جو شخص کہ ساتھ ہو او سکی مبد نماز کی پس نہ بیٹھی بیٹھا کہ کجا جادی
 جنازہ یعنی لوگو کی کند ہوشی زمین پر رکھا جادی یا قبر میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** یعنی جب جنازہ گہرین سی نقلی تو کہہ کہ کہ

اور مردان بخاری کی اور حاضر بخاری کی اور غایب بخاری کی اور چوتھون بخاری کی اور بیرون بخاری کی اور مردن بخاری کی اور عورتون بخاری کی یا اہلی ہیکو
 کزندہ کہی تو بایعین سی پس زندہ کہندہ او سکوا سلام پر او رسیکو مار تو ہم میں سی پس مار سکوا بایان بر اہلی نہ محرم رکبہ بکو ثواب او سیکسی یعنی ثواب
 کوبیت مسیبت او سکی کی بکو حاصل ہو سی او سحر محمود نکاور نہ فنی میں ڈال بکو چچی اسکی روایت کی یہاں اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن
 ماجہ کی اور روایت کی یہ نہ سائی فی ابیرسیم اشہلی سی کارون فی نقل کی اپنی باب سی اور تمام ہوئی روایت او سکی لفظ اثنا تاک اور بیچ روایت
 ابن داؤد کی پس زندہ کہندہ او سکوا بایان پر او مار او سکوا سلام پر او رانیہ میں او سکی یہی سی اور نہ گراؤ کر کہی او سکی **وَعَنْ** **وَالْإِمَامِ بْنِ لَقْنَمٍ**
قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُلٍّ مِنْ لَبَدٍ لِيْنِ فَمَعْتَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ فُلَانٌ بَنَ فُلَانًا فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلٍ جَوْرِكَ
خَفِيهِ مَرَّةً فَتَحْتِ الْقَبْرِ وَعَدَا بِلِ التَّارِدَاتِ أَهْلَ الْقَوَاوِ وَالْحَقَّ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ رواہ ابو داؤد
وَابْنُ مَسَاكَةَ اور روایت ہی دانت بن اسنہ سی کہ کنا ناز بی سائبہ بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص جسنا
 میں سی پس شامینی حضرت کو کوفیاتی ہی یا علی بنی خلدنا بلی فلا یکنایہچ امان تیر کی ہی یعنی اسکی کاربان کہتہ تھا تیرا چو شکل بار بوالا ہے
 سائبہ قرآن کی کردہ اسن دینی والا ہی پس بچا سکوفتہ بکسی یعنی عذاب او سیکسی اور عذاب الگ کیسی اور تو صاحب خاک ہی کہ جو عذاب اور عذاب
 بندہ کو سائبہ کیا ہی پورا کرنا ہی اور تو صاحب حق کی ہی کہ جو کچھ کہنا ہی پورا کرنا ہی ہی یا علی بنی خلدنا بلی فلا یکنایہچ امان تیر کی ہی یعنی اسکی اور محمد کہہ بقیع کو بختو
 والہ ہر بان ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ کی **ف** لفظ جل کی کنی معنی ملا علی قاری فی نقل کنی ہیں اور احسبہ کہ کہا ہی کہ ظاہر تیر
 سے کہ معنی اسکی یہ ہون کہ وہ خلق کو بوالا اور بچل نامیہ الا سائبہ قرآن کی تہا پس لفظ جل سی مراد قرآن ہی جسکی س آیت میں **وَعَصَى جِبِلَّ**
الْعَدْنِ بچل مارو سائبہ کتا ب اللہ کی اور مراد لفظ جو اسی امان ہی اور منافق اس میں بیانہ ہی یعنی قرآن الباقی قرآن بچل مارنا سائبہ او سکی
 باعث ہوتا ہی امان اور سلام اور امان اور عوفت وغیرہ ذلک کا بیچ **وَعَنْ** **ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ أَذْخَرُوا النَّحْلَيْنِ مَوَاتِكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت سی ابن عمر سی کہ کہا فرما رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی یاد کو نیکان ہی مردو کی اور نہ رہو ذکر کرنی برائون او کی سی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی کی **ف** یاد کو
 نیکان ہی یعنی مونی کی اسکی کوفت ذکر کرنی صامین کی اوزق ہی رحمت اور یہ امر استجاب کی ہی ہی اور نہ رہو ذکر کرنی برائون او کیسی یہ
 اور جو بکے لی ہی یعنی واجبہ کہہ کر ہی او کی نہ ذکر کر کہہ ہی عیوہ الاسلام کی کو غیبت بہت کی اشہ ہی غیبت زندہ ہی اسکی کزندہ ہی نہ بولنا
 ممکن ہے دنیا میں بخلان بہت کی کاروا سے نہیں بختوا سکنا اور کتا ب ازنا میں لکھا ہی کہ کہا علما کی کہ جب دیکھی نہلا فی والامت میں کوئی
 اچھی چیز ماندہ روشن نہ فی چہرہ او سکی اور خوشبو انکی دسین سی تو سب سے بیان کرنا او سکوا اور اگر دیکھی او دسین بری چیز مثلا بولائی ہو اچھ
 سے باکو اور جوا سی منہ بادن بدل جاوی صورت او سکی تو تمام ہی بیان کرنا او سکوا بیچ **وَعَنْ** **كَافِرٍ إِلَى عَالِيكَ صَلَاحٌ**
مَعَ الْكَلْبِ مَالِكٌ عَلَى سَنَاءٍ دَخَلَ مَقَامَ حَبِيبٍ رَأَى لَهُ ثَمْرًا وَنَحْلًا وَنَحْلًا ذَرَفَا حَرًّا مِنْ فَوْشٍ فَقَالَ يَا حَمْرَةَ صَلِّ عَلَيْكَ فَقَامَ يَدُوكَ
وَسَطَ النُّحْرِ فَقَالَ الْعَلَمَاءُ ثَمْرٌ زَيْدٌ هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْحَنَاءِ وَرَأَى مَقَامَكَ مِنْهَا
وَمِنْ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَسَاكَةَ وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى وَدَخَعَهُ مَعَ رِبَادَةٍ وَفِي
فَقَامَ عِنْدَ عِيَّةِ الْكُوَاثَةِ اور روایت ہی نافع سی کہ نسبت او سکی ابی غالب کہہ کر ناز ہی یعنی سائبہ اس بن مالک کے او پر
 خبار سی ایک شخص کو عیہ عبد اللہ بن عمر کی پس کڑی جو فی مقابلہ سوا کیلکے پیر لائی لوگ خبارہ ایک عورت فلیش میں سی پس کہا

کہا نہیں کہ بڑی ہوسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ ہو دیکھی کہا ابن عباس نے ان کی بڑی ہوتی پر مٹی نعل کی بہت سی فی **ف**
 لیسے پہلی سبط حنہ کہ حضرت جنازہ کو دیکھا وہ کہ بڑی رہتی بعد ان مٹی رہتی اور نہ اوتی پس کہنا ہونا منسوخ ہو اور حضرت حنہ کو بہت منسوخ
 نہ ہوتا تھا اس کی بنا کہ یہ **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْخَلِيفَةَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَخْلُقُ لِنَفْسِهِ جَنَازَةً فَقَامَ**
لَهَا نَسْرٌ حَتَّى جَاؤَ زَيْتُ الْجَنَازَةِ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرَفِ نَهْجٍ
وَكُرْهُ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسُهُ جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ فَقَامَ رَوَاهُ **الْمَلِكُ** اور روایت ہی جعفر بن محمد سے یعنی حضرت صادق سے کہ نعل کی اپنی باپ سے
 یعنی صحابہ یا قریبی یہ کہ حنہ بن علی ہی مٹی ہوئی پس گدازا گیا اور نہ جنازہ پس کہ بڑی ہوئی لوگ مٹی وہ کہ جو کہ نہیں پہنچا تھا بیان تک کہ گدازا گیا
 جنازہ پس کہا حسن نے نہ امی اس کی نہیں کہ گدازا گیا جنازہ ہو دی کا اور تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اہ کی مٹی ہوئی اور کہ وہ جانا یہ کہ بلند
 ہو سارا کیسی جنازہ ہو دیکھا پس کہ بڑی ہوئی نعل کی بہت سی فی **ف** یعنی حضرت کہ سبب کہ مٹی جنازہ ہو دیکھی کہ بڑی ہوئی تھی سبب یہ تھا کہ
 نہ جا کہ سر مبارک سے جنازہ ہو دیکھا پس یہ تھا کہ کیا حضرت حنہ نے لوگوں کی کہ بڑی ہوئی پر جنازہ کی مٹی پر جس کا کہ ابن عباس پر کیا
 تھا سبب کہ بڑی ہوئی پس شاید کہ بیچ ہی ہوا اس قضیہ کی بعد تلاش و تحقیق کی یہ ثابت ہوا کہ ہوا کہ ہونا حضرت کا اس سبب تھا کہ ہونا منسوخ
 ہوا اور سبب کہ بڑی ہوئی کہ سبب یہ کہ بڑی ہوئی اور کہی واسطی بزرگی ملا کہ کہ اور کہی واسطی ناخوش کہنی اس کی کہ جنازہ
 بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہی رہی کہ امام محمد باقر نہیں تھی حضرت حنہ کی زمانہ میں **وَعَنْ** **ابْنِ مَوْلَانَا**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ بَكَ جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَوْسَلِ فَكَلَسُوا هَاتِفَهُمْ مَوَاتَ
الْحَمَامَةِ قَتَمُونُ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَرَوَاهُ **الْمَلِكُ** روایت ہی ابی ہوسے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فوت
 کرے کسی جنازہ ہو دیکھا یا انصاری کا یا مسلمان کا پس کہ بڑی ہو جاؤ اس کی ہی پس نہیں تم اس کی ہی کہ بڑی ہوئی سو اس کی نہیں کہ کہ بڑی ہو
 ہو واسطی دیکھی کہ ساتھ جنازہ کی ہیں یعنی فرشتی نعل کی یہ احمدی **ف** سبب کہ بڑی ہوئی کہ مختلف تھی چنانچہ بیان اسکا اور کہ حدیث میں
 جو چکا ہی اور یہ حکم پہلی تھا پر منسوخ ہوا اسکا بیان ہی اور گدازا گیا **وَعَنْ** **مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا وَجِبَ فَكَانَ مَلَائِكَةُ إِذَا اسْتَقْبَلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ
جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ هَذَا الْعَلَاءُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّعَيْنِ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّيَ عَلَى جَنَازَةٍ
فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةٌ أَجَزَاءُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ وَاجِبَ وَرَوَاهُ **ابْنُ مَجَّاهٍ** اور روایت ہی مالک بن ہیرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نہیں کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہن نماز اوپر تین صفیں صلا دے گی گو کہ وہ جب کہ مای الصدقانی بہشت اور
 منقشت اس کی ہی پس تین مالک جو فت کہ کہ جانتی آدمی ہو کہ تیس مری آدمی کو تین صفیں ہو جب حدیث کی نعل کی یہ الودادونی اور بیچ روایت
 تر فرمائی کہ ہون ہی کہ کہ راوی ہی تھی مالک بن ہیرہ جو فت کہ نماز پڑھتی جنازی پر یعنی ارادہ کی نماز پڑھتی کہ پس کہ جانتی لوگوں کو اوپر کہتی
 لوگوں کی تین صفیں یعنی تین صفیں پر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہن تین صفیں واجب کہ مای الصدقانی بہشت کو اور
 روایت کی ابن ماجرہ نے مانتا یہی **ف** واجب کہ مای الصدقانی بہشت کو سبب یہ کہ ایک پر یہ کہ اعتقاد کری کہ نہیں
 واجب اللہ پر کہ اور بیان مسند ماکو کہ جب کہ مای الصدقانی بہشت کو پس ان دونوں باتوں میں متافہ ہوئی جواب یہ کہ یہ واجب تھا

[illegible]

الکافر عذاباً بیکاً اهلہ علیہ و قالت عائشہ رحمہ اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و انزلہ فی النار
قال انہ عذابا یسیر عنک ذلک واللہ اخصک و انک اقل بنی اقل ملکک فما قال ابن عمر سنتی مشک علیہ
اور ولایت ہی عبد السبن ابی علی کی کہہ دفات کی گئی مٹی عثمان بن حنان کی کہ میں پس تہم تاکہ حاضر ہوں نماز حجازہ اور دفن او کی میں
اور حاضر ہوئی او کی بی ابن عمر اور ابن عباس ہی پر تحقیق میں بیٹھا ہوا تھا درمیان اون دونوں کی پس کہا عبد السبن عمر بن
عثمان کی کہ وہ سامعی ہی ہوئی کیا نہیں منہ کرتی تم میری اہل کو روٹی یعنی ساتھ آؤ اور نو حکم الی کی تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو
کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رسول اہل او کی پس کہا ابن عباس کہ تحقیق ہی حضرت عمر کئی ہی کچھ کہتے ہیں یعنی اس میں عام نہ
منہ معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص روئی منہ کرتی ہی کہ جو ساتھ آؤ اذکی یا نو حکم کی پوز دیک قریب الگ کی پھر حدیث کی ابن عباس پس کہا
پیشین ہند حضرت عمر کی کسی یہاں تک کہ جوشت پہنچ رہم میدا میں کہ نام ایک موضع کہ ابی درمیان کہ اور مدینہ کی پس ان گہاں عمر کی ساتھ ایک غلہ
کی بھی دشت لیکر میں پہنچ چکو گا تو پس دیکھ کوں میں اس قافلہ میں پس دیکھا میں پس ہی وہ صبیحے میرہ وہی اور اور ان کی ہمراہ ہی کہا ابن
عباس پس خبر پہنچی ہی مٹی اذ کوں پس کہا عمر بنی ملا و سکوپہر گیا میں طرف صبیحے کہ اور کہا جلا اور ملو امیر المؤمنین عمر سی جس نے بھی گئی عمر و
ہوئی صہر بٹو ہوئی کہی ای ہائی میری ای صاحب سیر پس کہا حضرت عمر بنی صہر بٹو کیا روٹا ہی تو پھر یعنی ساتھ آؤ اور بیان کر نیکی
اور حال یہ کہ فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب الگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب روئی اہل او کی اور پھر
یعنی جو رنہ کہ ساتھ آؤ اذکی اور نو حکم کی ہو پس کہا ابن عباس فی پس جبکہ دفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا میں یہی ہی قول عمر کا ہو و حضرت عائشہ
کہ پس کہا عائشہ فی رحمہ کر ای اللہ کو رحم ہی خدا کی نہیں طلحہ نہیں حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی صہر
روئی اہل او کی لیکر او پر یعنی نہ مطلق روٹی او پر یعنی روٹی سی ولیکن اللہ زیادہ کرنا ہی کہ فرما عذاب بسبب روئی اہل او کی اور پھر کہا حضرت
عائشہ فی کفایت ہی نکو قرآن کہ فرمایا ہی اور نہیں دہا نا کوئی اوٹھا ہوا ابوجہد و سر کیا کہا ابن عباس نے نزدیک ایک مضمون آیا کہ اور اللہ ساتھ
ہے اور دلا ہی کہا ابن ابی ملیکہ کی پس کہا ابن عمر بنی کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی ف زحمتی گئی گئی عمر یعنی جب نہ میں آئی اور
رضی ہوئی محراب سعد میں اور اذ کوں گھر میں دہا نا لائی اور لوگ خبر کو گئی تو اذ میں صہر ہی ہی وہ روئی لگی یہ کہ کر اسی ہائی میری صاحب سیر
اس کوئی یہ نہ بھی کہ یہ نو ہو اسی کہ نو وہ ہوتا ہی کہ بندہ آؤ سی ہو اور یہ اسیانہ تھا اور او سکوپہر حضرت عمر بنی منہ فرمایا احتیلا کہ کہیں
حدیث نہ جاوی اور حضرت عائشہ فی جوئی کی حدیث کی قسم کہا کہ تو یہ یعنی او کی کی ہی کہ جو پھر بھی سبکی کہ حدیث صحیحہ ہی فی سبب اختلاف قیہر
مرا و میں نہ عمر ابن عمر کئی ہیں کہ عذاب بسبب نیکی ہی مومن کو اور کا ذکر اور عائشہ نہیں کہ یہ کہ فرخی حق میں ہی اور وہ عذاب میں ہی
ہو و میں نہ رو وین ولیکن اللہ تعالیٰ زیادہ کرنا ہی کہ ذکر عذاب بسبب روئی اہل او کی لیکر او پر اور سبب اسکا یہی کہ کا فر یعنی ہونا ہی ساتھ دیگر
بلکہ بعضی نصیحت کر جا ہی ہی ساتھ روئی اور نو حکم کی بعد ازان دلیل پڑی حضرت عائشہ فی اس پر کہ روٹا اہل کہ سبب عذاب میت کا نہیں
ہوتا ساتھ اس بات کی دلائل آؤ تک میں گن کہ کیکہ کسی پر نہیں کہا جاتا پس روٹا اور نو حکم کا نالہ قابل میت کا ہی میت پر کون نہیں لگی اور کون
عذاب کر نی لگی او کو بسبب او کی الگ ابن عباس فی ہی تائید کی کلام عائشہ کی اور یعنی کی نہ سبب میں عمر کی کہ روٹا اور سببنا آدمی کا اور عمر اور
شادی او کی خدا کی رضی ہی کہ پیدا کرنا ہی پس او کو عذاب میں کیا دخل لیکن اس قول پر اذ کی اعتراض درہ ہوتا ہی کہ کون تو سبب افضل
بندہ کی اللہ ہی فی پیدا کئی ہیں اور کہتا بندہ ہی او پر او پر فواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس سہنی ہی میں دونوں بائیں ہوتی ہیں

مختصون فی بنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ روایت جو فی ق اسے مسلم ہو کہ اوس نماز میں رسم ہی کہ چادر کرتی برادر بن کر
 تے اور رسم جاہلیت کی یہ ہی کہ جب جنازہ کی ساتھ جلتی تو چادر نہ اوڑھتی یہ اشارہ متا پریشانی حال پر کہ طہیسی کی کعبہ ادنی تغیر پرینی چادر
 اؤ تار کہ جہنی پر یہ وعید شدید دارد و ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر زمین پر بتی پر ح ع وعن ابن عمر قال کلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کہ شیخ جنادہ معہا کذا کذا رواہ احمد و ابن مسعود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہانہ کیا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی اس کے ساتھ جا با جادی اوس جنازہ کی کہ اوسکی ساتھ نو حرکت والی ہو کہ نعل کہ یہ احمد و ابن ماجہ فی ف جنازی ساتھ چلنا سنت
 ہی لیکن بسبب تہہ ہونی اس فعل کی ترک کری اوسکو اور اس طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو یہی ترک کری اور یہ حدیث اصل مضبوط
 ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو دان بجا دی اگرچہ قول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونی فعل کی ترک کری اوسکو بح ۶
وعن ابی ہریرۃ ان رجلاً قال لک مات ابنی فوجبت علیہ هل سمعت من رجل قال صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم
شیخ یطیب یا افسیہ تاعن موتانا قال نعم سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صدق اھو دعا مفضل الجنۃ یلقی احد
اباہ فیما خلل یاحیۃ تویم فلا یفارقہ حتی یدخلہ الجنۃ رواہ مسلم و احمد و اللفظ للہ اور روایت ہی
 ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص کہا ابو ہریرہ کہ مر گیا بیٹا میری بیوہ یا بیٹا بیس عمر کیا یعنی اوس پر کیا سنتی دوست ابی سی یعنی آنحضرت سی تہہ
 ہون المدکی اون برادر سلام المدکا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہاری کہ ہاری مردوں کی طوطی یعنی جو کہ صبر اولاد سی چوئی مگر
 کہ ایادہ کہہ کام ابی گن کہا ابو ہریرہ فی کہ ان شامی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا چوئی لڑکی مسلمان کی کا نور در باکیسی ہون گی
 بہشت میں علیک ایک دعا کہ با پی پیس کہ بولچا کو نا کیڑی اوسکی کا پس جدا ہوگا اوس سے تھانک کہ دخل کر چا اوسکو بہشت میں روایت کی یہ
 مسلم و احمد فی اور لفظ میں دہلی احمد کی ف دعا میں سب دعویس کی ہی دعویس ایک چوہا سا جاونہ ہوا ہی کہانی میں خط نامتای اور پھر
 نکل نامہ ہی اوسکو نہ دین جلا کہتی ہیں اور دعویس اوس شخص کو یہی کہتی ہیں کہ ذیل ہوتا ہی بیج امور بادشاہون اور امرایک یعنی یہ لڑکی سیر کر
 پھر فی برن جنت میں جاتی ہیں جہاں چاہی ہیں نہیں منع کی جاتی ہیں کسی جگہ کی جانیسی سیکھ لڑکی دنیا کی نہیں روکی جاتی کسی گھر میں جانا
 سے اور نہیں پردہ کیا جانا اوسنی اور اس میں ذکر با پیہ کا کیا اس ہی کہ ذکر اوسکا ہوا ہوگا اور ان کو ہی اس طرح لجا دیگا چنانچہ بعضی حدیثوں میں
 مان اور باب دونوں مذکور ہونی میں ح ع وعن ابی سعید قال جاء امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
یا رسول اللہ ذہباً ریحال یجدنی فاجعل لنا من نعلیک یوماً نأمرک فیہ نعلنا ثم نأمرک فاعلمک اللہ فقال اجتمعن فی
کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فانما ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلنہن فاعلمک اللہ ثم قال لکن
امرأۃ فعلنہن فیکلن من ولدہا ثلثۃ الاکان کما یحاکمنا من النار فقال کما امرأۃ منہن ینزلن فی النار فاعلمک
اللہ فکونن کما کونن واثنتین واثنتین رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہانی ایک عورت طرف
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہونی مرد ساتھ حدیثوں کی کہیں کہیں مغرب کبھی ہاری ہی طوطی ایک دن کہ ان
 حاضر ہون ہم آگے پاس اوسدن میں ناکھلائی کہ کو اوس چیز سی کہ کھلا یا کھو اللہ فی ہر نہر یا حضرت فی مع جو تم فلا فی دن میں اور فلا فی قسہ
 میں مکان فلا فی میں یعنی مسجد میں یا گھر میں اور گھر فلا فی میں مئی آگ کی جانب مکان کی یا خیر کی جانب و سی مع ہونی عورتیں بہر آئی
 اوسکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھلا یا اوس چیز سی کہ کھلا یا اوسکو اللہ فی ہر فرما یا حضرت فی نہیں تم میں سے کوئی عورت

کیونکہ صبر کرنا بھی اور امیدوار قیامت کی زمین کی نوایا کو دو چار میں علم اور علم انسانی علم اور علم اپنی پاس کلب دو چار کلب تک کی جبر کرنا بھی اور امیدوار
 اذاب کے زمین کی عبادت میں یا راف القبول باب ہی بیج بیان زیارت کرنی قبول کو معنی فضائل اور آداب اور مقصود
 او کی الفصل الاول ضل سے عن ربک قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یکتبکم عن زیارة
 القبور فزوتوها ولا تکتبکم عن محو الاصل حتی یقوت ثلاث فامسکوا ما یدلکم ولا تکتبکم عن السبیل الا فی سبیل الله فافترقوا
 فی الاسقیت کما ولا تشربوا من کما رواه مسلم

اور روایت ہی بریکہ کہ کہا زمار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے منع کیا تھا میں کو زیارت کرنی قبروں کسی پس زیارت کرواؤ گی اور منع کیا تھا میں کو کہا کی گوشت قربانی کسی بعد تین کی پس رکھو جنک کہ
 خواہش ہو واپسی آہنا اور منع کیا تھا میں کو کہ بنید کی گرجہ شک پس چوبہا بسون میں اور نہ پیویش کی کی روایت کی پیویش کی من
 کیا تھا میں کو یعنی ابتدا اسلام میں حضرت فی قبر کی زیارت سی منع فرمایا تھا اسلی کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مباد ایسی باتیں منہ دین پر
 نکوین کہ باعث کفر کی چون جب دیکھا کہ اسلام دون میں مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبول کی حسب سبب علماء کی مذکور پہلی کہ اس سے
 دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جاننا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدہ میں اور عمدہ فائدہ پہنچے کہ مرد کی ہی دعا اور استغفار ہونے
 سے اور بہت سی ہی ایسی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تتبع میں شریعت لہجائی ہی اور اسلام پہنچی ہی وائی مردوں پر اور استغفار کرنی ہی
 او کی ہی اور علماء انی اختلاف کیا ہی مہن کہ آیا عورت کو حق میں ہی باقی ہی یا او کو ہی زیارت کرنی درست ہی حیم یہ ہی کہ عورتیں سو کہ حضرت
 کے فرار کی اور قبر و کی زیارت کرین چنانچہ یہ سلباب مانع الصلوۃ میں پنج فائدہ ہی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارات القبور آخر تک
 کے معضل سے روایات فقہ کی لکھا گیا ہی جو چاہی دین دیکھ لی اور کہا نووی کی زیارت کی کہی تھیں ہن ایک نو فطو واطی باور کرنی
 موت اور آخرت کی ہی پس ایک ہی تو کا ہی ہی دیکھنا قدر خیر پہنچائی مردوں او کی کی دوسرے واطی دعا وغیرہ کی پس وہ سنو ہی ہر سلائی
 سے اور تیسری بکت حاصل کرنا ہی ہی پس وہ زیارت سے او کی قد کی ہی پہلی کو او کی ہی ہر برزخ میں تصرفات اور برکات میں ان گنت اور چوتھی
 اور حق دوست اور قربانی ہی حسیکہ حدیث انی نعم کی ہن آہی کہ جو کوئی زیارت کرے مان باپ کی با ایک کی دن جمع کی تو جوئی ہی مانند حجر
 کے اور پانچوین ہرانی اور منت کی ہی جوئی ہی حسیکہ آہی حدیث میں کہ جو کوئی گلا زنا ہی اور پر قبر مومن بہائی اپنی کی اور سلام کنایا ہی اوپر
 تو وہ پہنچا نہائی او سکو اور جو اب سلام کا دینا ہی اور آداب زیارت کی یہ میں کہ سونہ قبر کی طرف اونٹن قبل کی طرف کر سامنی سیت کی
 سونہ کی کھڑا ہو وی اور سلام کرے اور قبر کو سونہ نہ لگا وی اور چو میں نہیں او سکو اور یہ کی نہیں اور سونہ خاک پر نہ لی کہ یہ عادت نصاری
 کی ہی اور پھر ہنا قرآن کا فبر کی پاس کردہ نہیں اور سو سے کہ وقت زیارت کی یہی سورہ اخلاص سات بار اور پشٹی قراب او سکا میت کو اور
 زیارت کرنی عید افضل ہی اور دوسری خصوصاً اول روز میں چنانچہ عین شریفین میں ہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ میں مسی اور جمعہ میں
 زیارت کی ہی جاتی ہن اور آیا ہی کہ دجا تا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دوسری اور زیادہ پہنچا نہائی اور میں زیارت
 کہ جوئی کو اور دوسری ہی اور کہ وہ ہی روز نہ تا قبر و کجا بغیر ضرورت کی اور سو سے کہ بعد دجا جادی میت کی طرف بعد مرتبکی سات دن
 تک اور منع کیا تھا میں کہ گوشت قربانی کی سی یعنی ابتدا اسلام میں لوگ محتاج ہی قدرت قربانی کی ہر کوئی نہ کہنا تھا اسلی حضرت نے
 قربانی کی جو انون کو فریاد یا دیا تھا کہ تین دفعہ زیادہ نہ کیا کرین گوشت قربانی کا بلکہ سنا جو کو بعد دید یا کرین چوبہا قربانی کی اللہ تعالیٰ فی
 لوگوں پر اور جستجاب اذکو نہ ہی اجازت دی حضرت فی کہ عینی دن تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا سب سے پیویش ہی نیند اسکو کہتی ہن

کرکبہ را گمراہ کو بانی میں بیگم رکھتی ہیں بعد ازاں پستی میں ہر حلال ہی جب تک کہ نشا کر نہ ہو ای نہ ہو ہی حضرت فی ابتدا اسلام میں فرمایا تھا کہ نہ
 مشک میں رکھی جائے یا کسی ایسی جگہ کہ مشک پہلی ہوئی ہی اوسین جلدی گرم ہو کہ نشا کر نہ ہو ای نہیں ہوتی اور اربا سنون میں رکھنی ہی منہ فرمایا تھا کہ
 لاکھی با سنون وغیرہ میں نہ رکھی جائے یا کسی ایسی جگہ کہ لاکھی با سنون میں سبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کہ نشا کر نہ ہو ای ہوتی ہی اور اون ایام میں شراب مغزیب
 ہے حرام ہوئی ہی جنی منوز لالت شراب کی لوگ ہوئی ہی نہ ہی خوف ہو کہ پھر نشی کی چیز نہ ہی لیکن بعد ازاں کہ از مخرجہم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اوس میں لازم
 ہوا احتمال و سکی ارتکاب نہ ہا ہر باسن میں پنی کی ہی اجازت فرمادی کہ سب با سنون میں پاک و جب تک کہ حدیثی کو پہنچی جب تک فرمایا ولا تشربوا مسکرا
 یعنی نہ ہو کی نشی کی چیز حاصل ہو کہ نشا کر نہ ہو ای ہی نہ باسن شروع ح **و عن ابن ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
فکر اربعہ فیکل و لکن من حو لہ فکال استاذت کینی فان استعظمتھا فکلم یؤدک و استاذتک فی ان اذو و فکرها
فادک لکے فزو و القبول کما تکر لکوت رواہ مسلم اور روایت ہی ای ہر وہ کسی کہ نہ زارت کی نہی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمان ایچی کی اوروہ ہی اور روایا اون کو گو کہ روایا و انکی ہی پھر فرمایا کہ پر و انکی مانگی ہی پنی پر و روگاہی ہی سبابت میں کہ شمش
 ناگوں وہی اوسکی میں اذن دیا گیا سبب ہی اوپر و انکی مانگی ہی پنی پر و روگاہی ہی سبج انکی زارت کروں میں قبر و انکی پس اذن دیا گیا
 واسطہ میری پس زارت کو قدرتی پہلی کہ زارت کرنی یا دولا ہی ہی موت کو روایت کی مہر سلم فی **ف** حضرت کی ان کا نام آئندہ تھا حضرت جب
 چہرہ سکی ہوئی تو وہ حضرت کو دیکر مدینہ کو گئیں پنے پتیل کی لوگوں کی ملاقات کو واپسی پھر کر کو کو آئی تھیں جب ابور ویر کی نام ایک جگہ کہ ہی تھیں
 تو وہ ان اشغال اونکا ہوا اور وہیں قبر و انکی ہی پس جب ایک دفع حضرت وہاں پہنچی تو روئی اونکی جدا ہی پر و روایا اونکو کہ حضرت کی ہی تھیں
 حضرت اناروئی کہ روئی فی لوگوں میں ہی تاثر کی کہ حضرت کو روتی دیکھ کہ روئی لگی اور اس صریح ہی معلوم ہو تا ہی کہ حضرت کی والدہ کا فرعون
 مذہب متذہب کا تو ہی ہی لیکن مشاخرین فی ثابہت کیا ہی اسلام حضرت کی والدین کا پھر اوسکی میں صورتیں بیان کی ہیں کہ یا تو وہ حضرت ابوسلمہ
 علیہ السلام کی دین پر پنی یا اونکو دعوت اسلام کی نہیں پہنچی ایام فرقہ میں ہی اوسین مگر پہلی زمانہ نبوہ کی باز نہ کیا اللہ تعالیٰ فی اونکو حضرت کی عا
 سے پھر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کر لیکن بذات صنف ہی لیکن ساتھ تعدد طرق کی تصحیح و تحسین کی ہی اوسکی مہر بات
 گو یا متذہب سے چہی ہوئی ہی بعد ازاں ظاہر کی اللہ تعالیٰ فی مشاخرین پر و شیخ جلال الدین سیوطی رح فی اسین سالی تصنیف کئی میں اور اسکو
 دلیل مثنی ثابہت کیا ہی اوصاف لغو ان کی شہو ان کی جواب نہ ہیں جو جا ہی وہاں دیکھ لی وجہ یہ ہی کہ اس مسئلہ میں سکوت بہتر ہی یا ع **م**
ومرانا وعن زیدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الی المقابر لیسلم علیہم و یخبرہم بالسلام علیہم و یقول اهل الدار من المؤمنین
والمسلمین و انما ارسل اللہ بک لکھتو ن کمال اللہ لکنا و لکوا العافیۃ رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ ہی کہ کہا ہی رسول خدا
 صلہ اللہ علیہ وسلم سکھائی مسلمانوں کو جب تک کہ طس ف قبر و انکی کہیں سلام ہی فرمائی گہر و اومومن میں ہی اور مسلمانوں میں ہی اور تحقیق ہم
 اگر جا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ تہتہا ہی البتہ میں لگ انکی میں ہم اللہ ہی ہی اور تہا ہی ہی عافیت یعنی خلاصی کو دات ہی روایت کی مہر سلم
 نے **ف** قبر و انکی جگہ کہ حضرت کی گہر فرمایا اہلین کہ رہی میں مروی او میں مانند زندہ کی گہر میں اون میں المؤمنین بیان اہل الدار کا اور
 و اہلین ناکیہ میں المؤمنین کے شروع **الفصل الثانی** فصل دوم **عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
یقبور بالبدنۃ فاقبل علیکم بوجہ فقال سلام علیک یا اهل القبور یغفر اللہ لکم و لکم انتم سلفنا و نحن یا کثر رواہ
الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابن عباس ہی کہ کہا گز ہی ہی صلی

علیه وسلم قبرون بدینہ میں پس متوجہ ہوئی اور ساتھ منہ پانی کی اور فرمایا سلام ہی تیری صاحب قبر کی بخشی اللہ میگو اور مگر اور ہم پہنچی ہوئے
اور پہنچی آتی ہیں روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن وریستہ **ف** متوجہ ہوئی اون پر ساتھ منہ پانی کی بہن دلالت ہے
اسپر کہ سوختہ حالت سلام کرنی میں میت پر یہ کہ جو منہ سامنی منہ میت کی اور دعا کرنی میں ہی اسطرچ ہی اور سی ہی تمام ملین
کا سوا ابن حجر کی کہ انہوں نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہی کہ حالت دعا میں قبلہ کی طرف منہ کری اور کہا منہ کی زیارت میت کی مانند
ملاقات او سکی کی ہی حالت حیات او سکی میں منہ کری سامنی منہ و سکی کی یہ اگر تہا زندگی میں کہ جب ملتا تھا دوست بیٹھا تھا دور سب پہنچ
او سکی کی غلبہ القدر پس اسطرچ زیارت او سکی میں کہڑا ہی یا نہیں دوراوست اور اگر بیٹھا تھا قریب و سح حالت حیات او سکی میں اسطرچ نبی
قریب او سکی جب زیارت کری او سکی اور جب زیارت کری پڑھی سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد میں بارہ دعا کرنی او سکی ہی اور نہ تہا لگو
تہا کو اور نہ بوسہ دی اسبراس ہی کہ یہ عادت انصاری کسی ہی باع ہوا و غلبہ القدر سی یہی کہ وہ با تو تانی میں برابر ہو مانند والدین غنیہ ہا
کے یا دین میں برابر ہو مانند اوستاد وغیرہ کے مولانا **الفصل الثالث** فضل تسمیہ عن عائشہ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما کان کتبکم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی القبیع ۱۰
علیہم دار قوم عوف بنین وانا کما ما نعدون عدا موی جکون وانا کانت لک اللہ یجکون لا حقون اللہم اخر لا کھیل
بقیہ العرق ذواہ مستم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبہ نو فی شب نوب اون کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بطرف سی جلتی آخر شب میں طرف مقبرہ مدینہ کی پیر فرمائی سلام ہی تہا ہی قوم مؤمنین اور آتی تہا ہی باس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دی جا
لینے ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ذلیل دینی گئی ہو یعنی مدت معین تک و سختی ہم اگر جا اللہ فی ساتھ تہا ہی ملنی والی ہیں یا الہی
منجش یعنی غرق و خدا کو اور روایت کی یہ سلم فی **ف** یعنی نام ایک جگہ کا ہی باہر مدینہ کی کو میں قبرین مدینہ والوں کی ہیں اور اس میں پہلی رحمت
غرق کی نام ایک درخت کا ہی بہت ہی اسی او سکو یعنی غرق کہا باع **وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ قَوْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَنِي فِي ذِيكَا**
قَالَ قَوْلِي أَكْتُدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ لِي مِنْ دِيَارِهِمْ اللَّهُ لَشَقِيٌّ مَيِّنٌ سَيَاوَلْتُ لَخْرِي وَكَانَ رِشْكُ اللَّهِ كَمَا لَا حَقُونَ
ذَوَاهُ مُسْتَلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سطرچ کہوں میں یا رسول اللہ مدعا کر کہتی ہی اس سوال سی کہا کہو کہ میں بیچ زیارت کرنے
قبرون کی فرمایا کہ سلام ہی او پر صاحب قبرون کی مؤمنون میں سے اور مسلمانوں میں سی اور حجر کی اللہ سی پہل کر نواون پر اور بھی رہے
والون پر اور سختی ہم اگر جا اللہ فی ساتھ تہا ہی البتہ ملنی والی ہیں روایت کی یہ سلم فی **ف** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہیں کوئی کہ گزاری اپنی بہا فی مؤمن کی قبر پر کہ وہ پہنچا تھا او سکو دنیا میں یہ سلام کری او سکر کہ پہنچا تھا ہی
وہ او سکو اور جواب دیا ہی او سکو سلام کا باع **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَوْمَ لَمَّا دَلَّكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
مَنْ رَأَى بَرًّا أَوْ عَابَرَهُ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَكَرَّ جَعَلَهُ عُمْرُ لَهُ وَكَتَبَ بَرًّا وَأَمَّا الْبَيْهَقِيُّ وَفِي شَعْبٍ
الْأَبِي سَمَانَ مَرْسُودًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سی پہنچا ہی ہی حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمایا جو کوئی زیارت کری اپنی ان باب کی قبر کی یا ایک کی اون میں سے ہر روز جمعہ میں باہر منہ میں بخشش کجائی ہی واسطہ او سکی اور کہا
جانا ہی یعنی دیوان اعمال میں نبی کریم اولا ساتھ مان پاکی روایت کی یہ بیہی فی شب اللہ یا ان میں بطریق ارسال کی **وَعَنْ أَبِي شُعْبَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ هَذِهِ عَنْ ذِيكَا الْعَبْرَةِ فَرَزُوا هَذَا فَاكْتَفَوْا هَذَا فِي الدُّنْيَا وَنَدَّ كَرَمًا

الآخرۃ زکوة ابن مساجد اور روایت ہی ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا تھا میں نے گونا گوارت کر کے قبروں
کیسے پس زیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا ہی رغبت کرنا ہی دنیا ہی اور یاد دلانا ہی آخرت کو قتل کی یہاں جن فی فہم
کرنا ہی دنیا ہی کہ جہاں تمام کا یہ یہی تو زمین دل لگا بیجا ہی اور یاد دلانا ہی آخرت کو کہ اس عالم کی ایک عالم وہی کر دانا جانا ہی اس
معلوم ہو کہ قبروں میں جاکر لفظ عبرت سے دیکھی اور سوت یاد کری کر یا ذکر ناموت کا تو فرمایا لا تدنون کا ہی اور اسان کر گیا لا تدنون کا دے
وعن ابن عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن روات القبور زکوة احمد والترمذی
وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وقال قد رأی بعض اہل العلم انہ ہذا کان قبل ان یخص
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصۃ الرجال واللیسائم وقال بعضهم
لا یستأکر زیارۃ القبور للثبۃ لیت لک صبرہن وکثرۃ جزعہن فترک کلامہ
اور روایت ہی ابن ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قبروں کی زیارت کر کے دلیلوں قبروں کی کو روایت کی یہ
احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور کہا ترمذی فی حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی فی کلمی بین بعضی اہل علم اس پر کہ تحقیق یہ یعنی میں کرنا
تہا پہلی سکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کر کے قبروں کی پس جبکہ اجازت دی دہل ہوئی بچ اجازت کی مرد و عورت اور کہا
بعضے عالموں نے سوار اسکے نہیں کر کو وہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کی یہی واسطی کہ صبر کر کے انہ کی اور بہت جرع فزع
کر کے ان کی کی تمام ہو کلام ترمذی کا وعن عائشۃ قالت کنت احمل بیٹی الکی فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم وانی فاضع فیہ وانی اقول لانا ہون کو فی وانی فکلتا ذین عمر معہم فواللہ ما احکلتا لہ واکا مشد
علی ثشیانی حیاء مرعۃ زکوة احمد اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ ترمذی میں داخل ہوئی ابی گہر میں کہ او میں
مخوف تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر رضہ میں دفون تہی اوس حالت میں کہ تحقیق میں کہتی یعنی اوتار فی بدنی کثیرا اپنی چادر اور
کہتے میں یعنی ابی دل میں اس کے نہیں شان یہ ہی کہ دفون میں خاندہ میری یعنی حضرت اور اب یہ یعنی ابو بکر اور دو نو اجنبی نہیں میں
پس جبکہ دفون کی گئی عمر رضی اللہ عنہا تہی یعنی اوس مکان میں پس قسم ہی اس کی نہیں داخل ہوئی میں گہر میں مگر میں ماند ہی ہوئی
ہوئی اپنی پر کپڑی اپنی واسطی حیا کی عمری کہ وہ اجنبی تہی روایت کی یہ احمد فی فہم دلیل ہی اس پر کہ یاسمیت کا کری وقت زیارت
کے ماند ہی اٹھا دسکی کی حالت حیات اوسکی میں اور فزع الصدور میں روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے یہ کہ اگر کو دہل و ہمیں لگ پاپا لون
کہوں ترمذی تلوار کی پر پھانک کر کٹ جاوی پافون میرا محبوب تہی طرف میری اس کے کہ چلوں میں کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میرے
تردیک کہ قبروں میں دل و ہر ذکر میں من یا بازا میں سامنی لوگوں کی کو لوگ دیکھتی ہوں اور ابن ابی الدنیا فی سلیم بن خدیج سے روایت
کے ہی کہ وہ گدڑی ایک مغربی پر اوس حال میں کہ او کو زور کا پشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگوں فی اوس کو کہ او ذکر پشاب کر کہ کہا سنا
اللہ قسم ہی اس کی میں جاکرنا ہوں مردوں سے جسبکہ جاکرنا ہوں زندہ سے انتہی تمام ہوئی کنا لصلوۃ فضل و کرم خدا تعالیٰ
کیسے صلی اللہ علیہ وسلم فی خلد محمد و اوصحابہ جمیعہ لاجل دلاوۃ والا ہمد للعلیہ العظیم ع ح کتاب الزکوٰۃ کتاب ہے
بچ بیان زکوٰۃ کی ف زکوٰۃ نماز کی ساتھ مذکور ہی کلام مجید میں بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہی او پر کمال اتصال کی ان دونوں
میں اور فزع فی کلمی ہی زکوٰۃ دوسری سال جبری میں پہلی رمضان کی اور نہیں واجب ہے یہاں پر بالا جلا جلا اور زکوٰۃ کی معنی میں

دو کجا در غایت حق مشایخ ائمه را که از کثرت زکوة و خیرات و انعام و نیکوئی گواه چون او یکی اوریا قاضی جانا جو حسین زکوة دست
 آویخته است تفصیل می که اگر دوقض بدل مال تجارت کی بود و جب با چنان حصه نصاب کا یعنی بقدر ساری دس روپیہ سیدی کل کی باذل
 وصول ہون تو پہلی دوقی زکوة دی اور دوجہ فرض کی بدل مال تجارت کی جو سیدی پیزی گہر کی پہنی کی پنچمی با غلام خدمت کا مینچا گہر دینی کا اور دوجہ
 مول لینی دالی کی دس قرض رہا پس ایمن جب زکوة پہلی دوقی دینی تو گئی کہ بقدر نصاب یعنی دس و سورو ہم جسکی سالیہی اؤن روپیہ پہ
 کل کی ہوئی ہیں وصول ہو اور دوجہ فرض بدل اوس چیز کی ہو کہ مال نہیں جسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسین جب زکوة دینی آئیگی کہ بقدر
 نصاب کے وصول ہو اور برل و سپر کوزہ جادی یعنی پہلی زکوة نہیں دے اور گئی بلکہ اوس رہیگی کہ بقدر من رادوی گا اور بہرہ حکم اوسکی ہی جسی کہ پہل
 سے صاحب نصاب نہ ہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سہی تو اوسکی حق میں بہ مال ہنزد مال استخدا کا ہوگا پہلی مال کی ساتھ اوسکی ہی زکوة کا
 گذرنا بر سر کا شرط نہیں اور شرط ادا کرنی زکوة کی یہی کہ دینی وقت نیست کری زکوة دینا چون با حجت زکوة نکالی مال میں سے اوس وقت
 نیست کی اور اگر سال مال صدوی اور نیست زکری زکوة کی تو زکوة ساقط ہو جائی ہی رہیگی کہ کسی اور واجب نیست ہی ندی اور اگر ہنزد سال مال کا
 تو جتنا دیا ہی اوسکی زکوة اٹھ سو کی نزدیک اور جو جائی ادا نام او پست کی نزدیک اوسکی ہی نہیں ادا ہوئی اور کو وہی جلد کرنا واسطی ساقط
 کرنی زکوة کی اور اگر غلام خرید تجارت کی ہی پہر نیست کی خدمت یعنی کی تو وہ تجارت کا نہیں رہتا خدمت ہی کا ہو جائی اوس میں زکوة نہیں
 اور اگر خدمت کی نیست ہی لیا اور پہر تجارت کی نیست کی تو تجارت کا نہیں ہو جائی جب تک کہ چھی نہیں جب چھی کا تو اوسکی مول میں زکوة دینی آئیگی
 اور نصاب زکوة اور مقدار مال کو کئی ہیں کہ اوسین زکوة دینی واجب ہو اور اوس کم میں ہوشنا چاندی مال تجارت کا دس و سورو ہم کی قدر ہو
 چنانچہ گئی سکی نصاب میں حدیثوں میں مذکور ہیں اور نصاب و طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی ہر چھنی والی اور ہر بڑی والی پہر نامی دوم
 پہر ہی حقیقی اور نقد ہی حقیقی مال ہو اگر کای کی دفع سی ہر ہنای ہی اور جانور کا سبب ہو چھنی نہیں اور نقد ہی سونا چاندی کا کھاپر میں ہر ہنای
 نہیں لیکن صلاحیت کہتا ہی ہر چھنی کی اور غیر نامی جسی مکان و سباب سوا حاجت اہلی کی پہر نصاب نامی کی ہوتی ہی زکوة دینی فرض ہوتی ہی
 اور زکوة یعنی اور مذکور کا لینا اور صدقات واجب کا لینا نہیں درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی اور غیر نامی زکوة
 دینی نہیں آتی مگر زکوة کا مال اور مذکور کا اور صدقات واجب کا لینا نہیں درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی ۶۰

۶۰
 ح ۱
 ح ۲
 ح ۳
 ح ۴
 ح ۵
 ح ۶
 ح ۷
 ح ۸
 ح ۹
 ح ۱۰
 ح ۱۱
 ح ۱۲
 ح ۱۳
 ح ۱۴
 ح ۱۵
 ح ۱۶
 ح ۱۷
 ح ۱۸
 ح ۱۹
 ح ۲۰
 ح ۲۱
 ح ۲۲
 ح ۲۳
 ح ۲۴
 ح ۲۵
 ح ۲۶
 ح ۲۷
 ح ۲۸
 ح ۲۹
 ح ۳۰
 ح ۳۱
 ح ۳۲
 ح ۳۳
 ح ۳۴
 ح ۳۵
 ح ۳۶
 ح ۳۷
 ح ۳۸
 ح ۳۹
 ح ۴۰
 ح ۴۱
 ح ۴۲
 ح ۴۳
 ح ۴۴
 ح ۴۵
 ح ۴۶
 ح ۴۷
 ح ۴۸
 ح ۴۹
 ح ۵۰
 ح ۵۱
 ح ۵۲
 ح ۵۳
 ح ۵۴
 ح ۵۵
 ح ۵۶
 ح ۵۷
 ح ۵۸
 ح ۵۹
 ح ۶۰

ح ۱۰۰
 ح ۱۰۱
 ح ۱۰۲
 ح ۱۰۳
 ح ۱۰۴
 ح ۱۰۵
 ح ۱۰۶
 ح ۱۰۷
 ح ۱۰۸
 ح ۱۰۹
 ح ۱۱۰
 ح ۱۱۱
 ح ۱۱۲
 ح ۱۱۳
 ح ۱۱۴
 ح ۱۱۵
 ح ۱۱۶
 ح ۱۱۷
 ح ۱۱۸
 ح ۱۱۹
 ح ۱۲۰
 ح ۱۲۱
 ح ۱۲۲
 ح ۱۲۳
 ح ۱۲۴
 ح ۱۲۵
 ح ۱۲۶
 ح ۱۲۷
 ح ۱۲۸
 ح ۱۲۹
 ح ۱۳۰
 ح ۱۳۱
 ح ۱۳۲
 ح ۱۳۳
 ح ۱۳۴
 ح ۱۳۵
 ح ۱۳۶
 ح ۱۳۷
 ح ۱۳۸
 ح ۱۳۹
 ح ۱۴۰
 ح ۱۴۱
 ح ۱۴۲
 ح ۱۴۳
 ح ۱۴۴
 ح ۱۴۵
 ح ۱۴۶
 ح ۱۴۷
 ح ۱۴۸
 ح ۱۴۹
 ح ۱۵۰
 ح ۱۵۱
 ح ۱۵۲
 ح ۱۵۳
 ح ۱۵۴
 ح ۱۵۵
 ح ۱۵۶
 ح ۱۵۷
 ح ۱۵۸
 ح ۱۵۹
 ح ۱۶۰
 ح ۱۶۱
 ح ۱۶۲
 ح ۱۶۳
 ح ۱۶۴
 ح ۱۶۵
 ح ۱۶۶
 ح ۱۶۷
 ح ۱۶۸
 ح ۱۶۹
 ح ۱۷۰
 ح ۱۷۱
 ح ۱۷۲
 ح ۱۷۳
 ح ۱۷۴
 ح ۱۷۵
 ح ۱۷۶
 ح ۱۷۷
 ح ۱۷۸
 ح ۱۷۹
 ح ۱۸۰
 ح ۱۸۱
 ح ۱۸۲
 ح ۱۸۳
 ح ۱۸۴
 ح ۱۸۵
 ح ۱۸۶
 ح ۱۸۷
 ح ۱۸۸
 ح ۱۸۹
 ح ۱۹۰
 ح ۱۹۱
 ح ۱۹۲
 ح ۱۹۳
 ح ۱۹۴
 ح ۱۹۵
 ح ۱۹۶
 ح ۱۹۷
 ح ۱۹۸
 ح ۱۹۹
 ح ۲۰۰

دوزخ کی ف دودہ و دھنن ان پانی پانی کی میسری دن پوچھی دن اوٹوگو پانی پانی یعنی بین و عوب بین ہموں ہنا کہ لوگ پانی پر جمع ہو کر
 جی اور ابلکہ و دھنن کی اوٹوگو دودہ و دھو کہ پانی جی ہی و جب اوٹوگو اگر چہ ہی زکوۃ ہی لیکن مخلوق اوٹو کی سی حق سب پیچھے ہی کہ
 اوٹ پانی جی کو جاوین و دودہ و دھو کہ کینون کو بلاوی پس یہ ہی سب لیکن ارادہ موت اور آدمی شکر حق کی گو کہ حکم واجب کا کہتا ہو
 اسلی اس طرح و یا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبیل حق کی ہی عذاب ہو جس طرح **قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَاتِلُوا الْعَمْرُ قَالَ**
وَالْعَمْرُ مِثْرٌ لَا يَمُوتُ مِنْهَا كَمَنْ لَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَظَرَ فِيهَا بَقَاعٌ وَفَوْقَ لَا يَقْدِرُ مِنْهَا شَيْءٌ لَيْسَ فِيهَا عَصَا وَلَا
جُلُودٌ وَلَا عَصَا وَلَا تَنْجِيكَ يَنْفِرُ بِهَا وَلَا تَطَاةٌ وَلَا تَلَاكُفُهَا كَلَامَةٌ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا أَوْ عَلَيْهِ أَخْرَجَهَا فِي يَوْمٍ
كَانَ مَقْدَارُهُ حَتَّى أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُفْضَلَ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُكَ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک میں کا اور مالک کریم کیا فرمایا اور زمین مالک میں کا اور زمین مالک
 کہ یہاں کہ اور آدمی اوسنی حق اور کھانگر کہ جو وقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاوے گا میدان ہوا زمین نہ کہ کھانگر اوسنی ہی کہہ نہ ہوگی اوسنی کو نہ کہ
 کھانگر اوسنی جو نہ سینک دیکھی اور زمین ہی اور نہ سینک ٹوٹی مٹی بہون کی سینک سلامت بڑی مانو بہ سینک زمین مارن گی اور کوسو سہ
 سینکون اپنی کی اور کھلیج کے اور کوسو سہ تہہ رن جی کی جبکہ نہ رگی اوسہ پہلی جماعت لائی جاوے گی اوسہ پہلی جماعت او سدن میں کہ ہوگی مقرر
 اوٹو کی پس ہزار ہی کیا نہ کہ حکم کیا جاوے گا میدان بند دیکھی پس دیکھی گاہ اپنی باطن نہشت کی اور یا دوزخ کی **قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**
قَاتِلُوا الْعَمْرُ قَالَ قَاتِلُوا لَكُمْ لَمْ يَمُوتُ مِنْهَا كَمَنْ لَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَظَرَ فِيهَا بَقَاعٌ وَفَوْقَ لَا يَقْدِرُ مِنْهَا شَيْءٌ لَيْسَ فِيهَا عَصَا وَلَا
جُلُودٌ وَلَا عَصَا وَلَا تَنْجِيكَ يَنْفِرُ بِهَا وَلَا تَطَاةٌ وَلَا تَلَاكُفُهَا كَلَامَةٌ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا أَوْ عَلَيْهِ أَخْرَجَهَا فِي يَوْمٍ
كَانَ مَقْدَارُهُ حَتَّى أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُفْضَلَ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُكَ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہی ہوگا زمین کا فرمایا پس گوڑی میں طرکی ہوتی ہیں ایک نو پوٹی ہیں آدمی کی پس
 گناہ کی اور ایک ہوتی ہیں آدمی کی ہی بدہ اور ایک ہوتی ہیں آدمی کی ہی سب نو ایک پس وہ گوڑی کو پہلی اوٹو سب گناہ کی ہیں پس گوڑی
 اوس شخص کے ہیں کہ باغداد اوٹو کو ریا و فخر کی ہی اور وہ طرکی یعنی کی اہل سلام سی پس یہ گوڑی اوٹو کی ہی سب گناہ کی ہیں اور وہ گوڑی کو اوٹو
 سی بدہ ہیں پس گوڑی اوس شخص کی ہیں کہ باغداد اوٹو کو ریا و فخر کی ہی اور وہ طرکی یعنی کی اہل سلام سی پس یہ گوڑی اوٹو کی ہی سب گناہ کی ہیں اور وہ گوڑی کو اوٹو
 اوٹو کی ہی بدہ ہیں اور وہ گوڑی اوس شخص کی ہیں کہ باغداد اوٹو کو ریا و فخر کی ہی اور وہ طرکی یعنی کی اہل سلام سی پس یہ گوڑی اوٹو کی ہی سب گناہ کی ہیں اور وہ گوڑی کو اوٹو
 یح براگاہ کی اور نہ کہ ہی پس نہیں کہا ہی ہیں اوس براگاہ سی یا نہ کہ ہی کہہ گی جاتی ہیں اوٹو کی ہی نیکیان بعد گشتی اوسہ کی کہ کہا ہی مٹی کہتا
 وغیرہ اور کہی جاتی ہیں اوٹو کی ہی مقدار گشتی لیا دھو کی کی اور شاہیاد کی کی نیکیان مٹی اسی کہہ جیڑن ہی اوٹو کی باعث زندگی کی ہیں اوسہ
 نوٹوٹی وہ گوڑی سی مٹی دست بند اپنی کو پھر دوزخ میں ایک میدان یاد میدان مگر کہ گناہ ہی اللہ تعالیٰ اوٹو کی ہی نیکیان بعد گشتی نقش
 قدم اوٹو کی کی اور لیا دھو کی کی مٹی اوس حالت میں جو کرتی ہیں اور نہیں گناہ تاوان کو مالک دیکھا نہ پس بیچن اوس سی اور زمین ارادہ کو
 ہنا کہ آدمی اوٹو کو کہ گناہ ہی اللہ تعالیٰ وہ طرکی اوٹو کی نیکیان موافق گشتی اوس چیز کی کہ بیا **ف** یعنی وہ نیت پانی پانی نہیں کہتے ہنا

بلکہ بقصد اس کی بانی بیا و سکا بہرہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کر بلا دی گا کیا کہہ ثواب ہوگا اور اوپر جو فایاں ہوڑی پھر سکو جائے عجب خوب
 اچھا کہ کہتی ہیں بھئی گواہ حضرت فی ذاباکست پوچھ حال نری ختم جب گوردن کا ہلکا پوچھ دے اور جو کہہ کہ پینتا ہی نفع و رضہ و لون کی بانی ہے
 کو اور ایک ہوتی ہیں آدمی کی ہی پردہ کر اوتارے پردہ آدمی کا ڈھکا رہتا ہی لوگ نہیں جانی کو غیر و مخلص ہی اور محفوظ کہتی ہیں سوال کوئی
 سے اور اہل حاجت سے رو برد لوگوں کی اور بیا دفع کی ہی بھئی لوگ کی دکھائی کی ہی کو کہیں خست سکی اور جانن کہ بہت جلد ہی اور واقعہ میں
 اب نہیں یاد فرمائی مراد یہ ہی کہ گورنا بانی اس نسبت ہی کہ اپنی ہی ادنیٰ بر فخر اپنا بیان کر دیکھ اور اسکی الکی دوسری شرمین جو کہ راہ خدا
 میں تو مراد اس ہی چھا دہنیں ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اپنی خست باندھی کہ اسد کی فوان برداری میں کام آوین جینی اپنی سوار کی ہی باندھی تا
 حاجتوں شرمین کی ہی سوار ہو دی اور فخر و استیلاج اپنی گوشت ہی چھا دی جبکہ اور روایت میں آبا ہی بلکہ لغتیا و فضا جینی باندھی
 ہوڑی غنا حاصل کر نیکی ہی اور بچنی کی ہی باندھی ہی یعنی اوپر فخر و سودا گری کی ہی جادی یا کہنتی پر اور وقت جانی و ان کی اور اسکی غرض
 کی کسی ہی بھائی نہ ہی پس ہوگا وہ پردہ کو محفوظ کر یکساں سوال و اہل حاجت ہی اور اور خدا یہ مراد پہلی کی کو انکار لازم آدمی کو تیسری قسم
 میں راہ خدا ہی چھا دہرادی اور نہ ہو لاف و اسکی بچ پینٹون آدمی کی جینی سوار ہو اوون پر اپنی کامون کی ہی اور مانگی دیا سوار ہی کی ہی اور
 گوردن پر چوڑی کی ہی اور گردنوں اوکی کی یعنی زکوۃ اون کی اوکی اور شافعی کہتی ہیں کہ مراد یہ ہی کہ خیر گری اون کی کی سانبھنا
 و دان و غیرہ کی اور دو رکبا ضرر اون کے اور یہ اختلاف پہلی ہو گا جی نزدیک گوردن روین زکوۃ ہی اگر شکل میں چرن پھر گوردن و اور مختار
 ہے کہ ہر گوردی پچھی ایک دینار دیو یا جنت شخص کسی اوکی اور یہ دو درہون میں ہی بانج درہون دی جبکہ اسباب زکوۃ کا ہی اور
 شافعی اور صاحبین کی نزدیک گوردن میں زکوۃ نہیں ہے دلیل اوکی یہ حدیث ہی کہ زکوۃ حضرت فی نہیں سلطان براد کی غلام میں اور گوردن
 میں صدقہ اور دلیل بوضیفہ کی یہ حدیث ہی کہ زکوۃ حضرت فی ہر گوردی سرکہ شکل میں چرنی ایک دینار ہی اور نہایت شخص کر نی گوردی کی رویت
 کی گئی ہی حضرت عمر رضی اور شافعی فی جو حدیث روایت کی ہی اوپر گوردی غازی کی محمول ہی کہ سوار جو نا ہی اوپر اور اسکی غلام حضرت
 کر توالامرادی اور راہ خدا میں و علی اہل اسلام کی کہ چھا دے ان برادر اور مسلمان کو دی تا سوار ہو کر چھا کرین بنج : ح : قیل
 یا رسول اللہ فاشترک ما فیہ لعل فی الخیر فی الاصل و الاصل فی الفادۃ الجماعۃ فمن اشترک فی الخیر لعل فی الخیر و من یعمل خیرا لذلک
 لعل فی الخیر و فادۃ مسلمان کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی ملکہ گوردن کا فرما نہیں اذرا گیا جبکہ جو کی مقدمہ میں پوچھ حکم کر بہت آیت کیا
 جامع بن کیون اور نہ گوردن کی پس جو شخص کر عمل کرے مقدار ایک ذرہ کی بھائی کی کہی گا اوکو اور جو شخص کر عمل کرے مقدار ایک ذرہ کی ہی
 دیکھی گا اوکو روایت کی یہ سلم فی یعنی اگر کسی کو گوردی کو دی گا سو اس کی ہی و علی جانبی نیکی کا ثواب پادیا اور اگر نہ کر نیکی ہو
 سوار ہو کر دیگا گوردن ہوگا بنج وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ مالاً فلیس فیہ فخر و من اتاہ اللہ مالاً فلیس فیہ
 الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر فلیس فیہ الفخر
 الذین یریدون ان یرزقوا بالعبادۃ و الذین یریدون ان یرزقوا بالعبادۃ و الذین یریدون ان یرزقوا بالعبادۃ و الذین یریدون ان یرزقوا بالعبادۃ
 شخص کو کہ دیا اندنی مال پس نہ او کی زکوۃ اس کی بنا جا و گیا و اسکی ہی مال اسکا دن قیامت کی سانبھنا و علی اوکی ہون کی و علی
 سببہ انہوں پر بطور طوق کی ڈالا جا و گیا وہ سانبھنا مسکی گردن میں دن قیامت کی پھر کہو گیا دو نوط فیہ نہ اسکی کی یعنی دو نو پچھ
 اسکی پھر کہہ میں ہون مال تیرا میں ہون گنہ تیرا پھر پھر ہی ہیایت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کر نکل کر فی ہیں حضرت تک روایت کی یہ

یہ بخاری فی **ف** سبب گنجائشی اسکی سر پال نہیں ہوئی یہ علامت ہی بہت زہریلی ہوئی اور درازی عمر اسکی کی اور کئی حضرت کی سند کی بھی ہے کہ سیدنا رسول تعالیٰ ہی سیرطرح فرمایا ہی ساری آیت یون ہی ولایحسب الذین یجلون لما انهم امنوا فخلوا بوجہ الہم بل ہوشیہم یتقلون ما خلوا بوم الغیار یعنی اور گمان کریں وہ لوگ کہ غفل کرتی ہیں ساتھ ہجرت کی کہ وہی انکو اللہ فی فضل اپنی سی یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اداں کے لیے بلکہ برائی اداں ہی کے قریب کہ طوق ثوابی جاوین گی اور ہجر کا کہ غفل کرتی ہیں ساتھ اسکی دن قیامت کی یعنی وہ مال طوفی جو کہ بڑی گاڑی میں : **ع** **وَعَنْ ابْنِ دُرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَخِيلٍ يَكُونُ لَكَ دَخِيلٌ وَدَخِيلُكَ عِنْدَ دَخِيلِ دَخِيلِكَ إِلَّا فِيهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْلَمُ مَا يَكُونُ وَأَمَّا نَكَلُهُ يَا أَخْلَفُهَا وَتَقْلِبُهَا فَبَقُولُهَا كَلِمَةً حَارَتْ أَعْرَافُهَا زُودَتْ عَلَيْهَا أَوْلَاهُهَا سَقَى بَعْضُنِي بَابُ النَّاسِ مُتَقَنِّ عِلْمُهُ** اور روایت ہی ابی ذری کہ غفل کہ کئی جملی اللہ علیہ وسلم ہی فرمایا ہیں کوئی شخص کہ یون واسطی اسکی اذنی یا گائین یا بکری نہ ہی ہی اور کیا یعنی زکوہ ملکر کر لانی جاوین گی وہ دن قیامت کی اوس حالت میں کہ وہ بہت بڑی یون گی اور بہت موٹی چیلن گی اسکو ساتھ یا فون اپنی کی اور مانگی اسکو ساتھ سیلوگن اپنی کی جبکہ گذرین گی اخوان کی پہرانی جاوین واسطی اسکی یہاں کہ حکم کیا جاسی و ممان کی دیمون کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم **وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمْ الْمَلِيذُ فَلْيَصُدُّوا عَنْكُمْ وَهُوَ عَصَاكُمْ وَخَيْرُ دَوَاءٍ مِنْكُمْ** اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جیکو آدمی تنہا ہی پاس زکوہ یعنی والا یعنی امام کی طرف ہی کہ جسکو سامعی اور عل کی ہوتی ہیں پاس جاسی کہ پھر ہی ہستی اسحالت میں کہ وہ ہستی شہر ہو روایت کی یہ مسلم فی **ف** یعنی زکوہ پوری ادا کر واداد ہستی راضی جاوے **ع** **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمْ مِنْ صَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُ أَتَى بِصَدَقَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ أَتَوْا مُتَقَنِّ عِلْمِهِ وَوَدَّ أَنْ يَكُنِيَ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَدَّقُهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قوفی ہی کہ فرمایا ہی جملی اللہ علیہ وسلم فوت کر لانی تو ہی پاس قوم زکوہ اپنی فرمائی یا ابی رحمت بیچ خلائی شخص پر پس لیا حضرت کی پاس یا پیر زکوہ اپنی پس فرمایا ابی رحمت بیچ اپنی اذنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی اور ایک روایت میں جو سوف کر لانی کوئی شخص نے صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوہ اپنی کہتی یا ابی رحمت بیچ اوپر **ف** دعا کر کی کسی ہی ساتھ لفظ صلوہ کی تنہا درست نہیں سوای انبیائی اور انبیائی کہ ساری کسی پر صلوہ ہوئی تو درست ہی پس حضرت جو زکوہ لا نوال پر صلوہ اپنی ہی پر خضا بعض حضرت کے ہی اور کو نہیں درست یا مولانا **ع** **وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى صَدَقَةٍ فَقَبِلَ مِنْهُ ابْنُ جَبَلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا أَنْتُمْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَاعُنَا اللَّهُ وَكَرْسُوكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْلِبُونَ خَالِدًا أَكْبَرَ الْخَلْقِ اسْتَخْلَسَ أَحَدًا عَنْكَ وَخَالَدُكَ فِي سَبْتِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهُوَ عِلْمٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ مَا شَعَرْتَ أَنْتَ عَنِ الرَّجُلِ صَبَرْتُ أَيْتَهُ مُتَقَنِّ عِلْمُهُ** روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کو یعنی عامل کر کہ زکوہ یعنی پر پس کہا کیا یعنی خبر دی کسی کہ زکوہ فی ابن جمیل فی اور خالہ بن عبد الصحابی فی اور عباس سے پس فرمایا یہ مجاہد جملی اللہ علیہ وسلم نہیں انکا کیا نعمت خدا کا ابن جمیل فی مگر ابی کہ وہ تنہا فقیر پس ہی کیا اسکو اللہ فی اور رسول اسکی فی اور خالہ پر تحقیق تم ظلم کر فی یون یعنی اسوے کو نہیں یا ویر زکوہ اسکی کہ اسی تحقیق گفت کہ کہی میں زہم اپنی اور سامان لڑا لیا یعنی سہرا دار و جا نوار اور سبب لڑا کی

ساتھ میں کی نہ دیر بہر طرح منتہی میں آئے اور روایت کی بہت سی تھیں بلکہ ماہان میں احمد بن حنبل سے اس کے ساتھ سنائی گئی کہ حضرت عائشہ کرامہؓ فرمایا کہ اچھی بیچ لفظ غلطی کی کہ اگر تفسیر کسی معنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی چھوڑ کر ایک شخص لٹائی زکوٰۃ اور ہی دو دلفند باغی اور سلاطین نہیں کہ زکوٰۃ وغیرہ کی لیے ہی ہلاک کر دیتی ہے یعنی وہ مال نسل میں جو ماہ نامی یا نقصان آجاتی اوسین بابرکت جاتی ہے یعنی یہ بالاق نفع اوماہ نامی کی نہیں پنا اس لیے کہ حرام قابل نفع کی نہیں شرعاً اور متعلق ہوتا کہ وہ کا ساتھ میں کی یعنی امام شافعیؒ اور امام شافعیؒ ہیں کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ میں کی کی بی بی دوسرے پر نہیں یعنی مال کی زکوٰۃ دی قواوی مال پر دی قیمت اوسکی یعنی جائز نہیں پس یہ بات اور ہونے فی لفظ غلطی کا ہی ہی اور امام عظیم کی نزدیک زکوٰۃ دوسرے پر ہی متعلق اوسکا ساتھ میں کی کی نہیں اور باغی بہر شک راوی ہی کہ لفظ مومر کا کہا باغی کا اور جانا چاہی کہ معنی حدیث کہ جو بیان ہوئی ایک قہر کہ زکوٰۃ مال کی نہ دی اور زکوٰۃ مال میں نہ لگی اور دوسرے پر کہ کئی معنی ہاگ نصاب کا ہو کہ زکوٰۃ کی قودون موقوف میں مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور سہ لال مذکور یعنی پہلی ہی معنوں پر ہی دوسرے ہا مسلک مذکور ہیں جو اختلاف کیا ہی عہد فی ویلین جنہو کی ملامت قاری کی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ خوب خوب لکھی ہیں بوقت درازگی کی اس کتاب میں نہیں لکھیں جو چاہی اوسکی شرح میں کہیدل **باب**

ما یجوز ان یکون **باب** بیچ بیان اور تہذیب کی واجب ہوتی ہی اوسین زکوٰۃ **ف** اتفاق کرتی ہیں ب امام ابو حنیفہؒ زکوٰۃ کی چار پانچ میں یعنی اوٹ ادھار لکھا میں اور بکری اور ذبیحہ اور بھیر اور بھیر میں خواہ نہ ہوں خواہ اودہ اور سو کا ہی اور جانور میں زکوٰۃ نہیں لیکن گھوڑی میں امام ابو حنیفہؒ کی نزدیک سے لگی تحقیق لکھی آویگی اور اتفاق کرتی ہیں ابو حنیفہؒ زکوٰۃ کی سونے یا چاندی میں اور اوپر بھیر کی تجارت کو لیے ہوا اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگوں اور زکوٰۃ روکھی اور زکوٰۃ کن کی کہ برسن میں ایک نہیں اور اما مومر کی نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ ایمن اور کچھ اور کشت میں میں جبکہ جو بھیر بیچ بیچ دوسرے کو اس میں کہ نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کی نزدیک سے یعنی دسواں حصہ جبکہ ہر چیز کی زمین میں سبیل ہو کہ ہوا بہت مگر بائیں اور کوسکی اور گھانا میں نہیں بیچ دلیل امام صاحبؒ یہ حدیث حضرت کی ہی ماخرجہ الارض فیہ العشر یعنی جو چیز نکال زمین اور میں دسواں حصہ اور زمی دسوی کی چیز فائدہ حدیث آئندہ کی کہی ہیں اور درمیں چلا ہوئی چیز زمین جو عشری اور میں سال گذرے کی قید نہیں ہے پیدا ہوگا دنا اوگا اور اول مال میں زکوٰۃ جب واجب کی کہ بعد نصاب کے ہوا اور سال پہر گذر جائے **فصل الاول**

بسم الله الرحمن الرحيم **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لَيْسَ فِي مَادُونِ حَسَنَةَ أَوْ شَرَّ مَادُونِ حَسَنَةَ** **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لَيْسَ فِي مَادُونِ حَسَنَةَ أَوْ شَرَّ مَادُونِ حَسَنَةَ** **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لَيْسَ فِي مَادُونِ حَسَنَةَ أَوْ شَرَّ مَادُونِ حَسَنَةَ**

حدیث سے کہ ہمارا رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز کی زمین میں سبیل ہو کہ ہوا بہت مگر بائیں اور کوسکی اور گھانا میں نہیں بیچ دلیل امام صاحبؒ یہ حدیث حضرت کی ہی ماخرجہ الارض فیہ العشر یعنی جو چیز نکال زمین اور میں دسواں حصہ اور زمی دسوی کی چیز فائدہ حدیث آئندہ کی کہی ہیں اور درمیں چلا ہوئی چیز زمین جو عشری اور میں سال گذرے کی قید نہیں ہے پیدا ہوگا دنا اوگا اور اول مال میں زکوٰۃ جب واجب کی کہ بعد نصاب کے ہوا اور سال پہر گذر جائے

کی با بیچ دسواں حصہ اور زمی دسوی کی چیز فائدہ حدیث آئندہ کی کہی ہیں اور درمیں چلا ہوئی چیز زمین جو عشری اور میں سال گذرے کی قید نہیں ہے پیدا ہوگا دنا اوگا اور اول مال میں زکوٰۃ جب واجب کی کہ بعد نصاب کے ہوا اور سال پہر گذر جائے

بسم الله الرحمن الرحيم **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لَيْسَ فِي مَادُونِ حَسَنَةَ أَوْ شَرَّ مَادُونِ حَسَنَةَ** **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **لَيْسَ فِي مَادُونِ حَسَنَةَ أَوْ شَرَّ مَادُونِ حَسَنَةَ**

حدیث سے کہ ہمارا رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز کی زمین میں سبیل ہو کہ ہوا بہت مگر بائیں اور کوسکی اور گھانا میں نہیں بیچ دلیل امام صاحبؒ یہ حدیث حضرت کی ہی ماخرجہ الارض فیہ العشر یعنی جو چیز نکال زمین اور میں دسواں حصہ اور زمی دسوی کی چیز فائدہ حدیث آئندہ کی کہی ہیں اور درمیں چلا ہوئی چیز زمین جو عشری اور میں سال گذرے کی قید نہیں ہے پیدا ہوگا دنا اوگا اور اول مال میں زکوٰۃ جب واجب کی کہ بعد نصاب کے ہوا اور سال پہر گذر جائے

[illegible]

خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر میں اور ہڈی جو شرماتی تھی ساتھ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کی سالن بنوئے پس وہاں کیا
 نہیں کہیں مینی ہڈی کا دوسین گوشت سے عرض کیا گھر کی لوگوں نے کہ مغز یون میں ہے کہ ہڈی کی تھی لیکن میں گوشت صدقہ دیا گیا ہی بربرہ کو اور وہاں
 نہیں کہا فی صدقہ فرمایا کہ گوشت اوپر صدقہ کی اور سب کا بلی بچہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی فہم بربرہ کی تین حکام مینی بربرہ جو
 لوطی سے آزاد حضرت عائشہ کی تھی بسبب اس کے تین حکم شرمی دار ہوئی ایک تو یہ کہ جب بربرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنی خاوند کی ہجرت
 رہی کہ نام اس کا معیت تھا اور چاہا جو اس سے اسکو علم خبا جی کہتی ہیں کہ لوطی کو جسکی نکاح میں ہوا اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہی اسکی چاہا
 اسکی نکاح میں سے چاہی نہ ہی امام شافعی کی نزدیک اگر خدا و خدا کا غلام کیا کہ سب اسکو اختیار ہی اور یہ کہ نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونوں
 صورتوں میں مختار ہی اور حدیث مذکور غلام تھا بربرہ نے بعد از ادھون کی نہ قبول کیا اسکو اور نہ خست اسکی عیش و فراہ میں اقامت اور فرما کہ تا بہر ہاتھ
 اور دوسرا حکم بربرہ کی سبب سے یہ دار ہوا کہ ولایت میں میراث لوطی کی اسکی اسچ سے کہ سنی اور کیا بیان اسکا چہ کہ بربرہ لوطی ہی ایک بود کی ایک
 نکاح کر دیا تھا مینی یہ کہہ دیا تھا کہ تھی اور یہ کہ تھی اور جب عازر چھوڑ دی تھی تو حضرت عائشہ اس سے نکاح کر چھوڑ دی تھی تو پھر مالک کہ کرنا
 ہو جان حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنی ہانگہ کی کہ اگر وہ بچی جو میں تو میں اپنی مول ہے اور اوسنی جا کہ میرے کہا انہوں نے کہا کہ بچی میں بشرطیکہ ولا
 سے میراث اسکی جائے گی تو حضرت عائشہ نے حضرت سی عرض کیا کہ یہ وہ طرح کہ تھی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور یہ وہ کہ تھی میں ولا اسکو
 اس سے کہ آزاد کر دی تو ہی عائشہ نے فرمایا کہ آزاد کر ولا اسکی ترسے کی ہوگی شرط اسکی باطل ہی اور یہ حکم آخر حدیث میں سے حاصل اسکا چہ کہ لوطی خیر کو خیر
 ترکہ سے پیش دیوی اور وہ غیر اسکو دی کہ ترکہ لینی اسکو جائز نہیں تودہ اسکو حلال ہی اسکی کہ وہ ملک غیر کی ہوئی جسکو دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **و غم**
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَاوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم قبول کرتی تھا وہ بلا تھی اوپر روایت کی یہ بخاری **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٌ**
إِلَى كَرِيحٍ كَحَبْتُ وَكُلُّهُدِي إِلَى ذِرَاعٍ لَقَيْتُكَ وَرَأَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی بربرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 عائشہ سلمیٰ اگر بلا یا جاوے میں طرف کر اسکی البتہ قبول کرو میں اور اگر شغف پہنچا دی طرف میرے ایک سے البتہ قبول کرو میں روایت کی یہ بخاری فی
 الاربع کہ تھی میں بربرہ کی ہڈی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری کہ یہی ہانگہ کی کہ ایک چیز حیرتی ہوئی قبول کروں اور اگر دست کہ بچا بچی بطور شغف
 کی تودہ ہی قبول کروں میں شامہ ہی اسے کہ حضرت نہایت تواضع اور شغف کہ تھی ساتھ خلق خدا اور اس میں رغبت و لافانی اور قبول کرنی
 شغف کی کہ اگر کوئی ادنیٰ چیز پہنچا ہوئی قبول کری **وَعَنْهُ** فَاكْ فَالْكَ دَسْوَنَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِي سَكِينٌ إِلَّا لِي
يُطَوِّفُ فِي الْمَسْكِينَ زُكَاةُ الْفَقْرَةِ وَالْفَقْرَتَانِ وَالْفَقْرَةُ وَالْمَسْكِينُ وَالْمَسْكِينُ إِلَّا لِي كَيْدِي بَعْضُهُ وَلَا يَقْطَعُ بَعْضُهُ
عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مُتَفَقَّحًا عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں سبکین
 دو کہ پہر تاجی گوگوں پہر تاج اسکو ایک سفید و دھیمی اور ایک کھجور بن و لیکن سبکین ہی کہ میں با مال کہ بی برادر کی اسکو اور نہیں معلوم کیا جا کہ
 وہ محتاج ہی تھی بسبب ظہار کی حال کی تا تصدق کیا جاوے اوپر اور نہیں دہن تاسیانی اپنی گھر سے نامگی لوگوں سے نکل کر میرے بخاری اور مسلم فی
 نہیں سے مسکین سے کلام میں تاجی انما الصدقات للفقراء والمساكين فرمایا کہ مسکین سے نہیں سے کہ جو عورت میں لوگ مسکین تھے میں کہ جسکی دروازہ
 پہر تاج اور ایک آواز اور کہ حضرت زید یا ایک مسکین کے لیے جسے جو کہ کر کہ مولانا عبد الغزیز **الفصل الثاني** فصل دوم **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْتُ رَجُلًا مَرَّ مَسِيٍّ مَرَّ مَسِيٍّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَا كُنْ رَافِعًا

فلما دأب على تمام مخصوص تبرکى اور بدر اوسى حال بیکر تافت فی نام لیا تھا اور سامع فی کتا یکیا یعنی فلا کہا اوسکو بیان کرد یا کو مئی تیر نام ستا ہوا اوسکو
لفظ فلان کر تیر کیا ہر ع وعنه انک سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلثة من بنی اسرائیل نضره اذ فرغوا عنی فامر الله
الله ان یبذلهم ثم بیعت الیهم مگنا فانی الا کرص فقال ائی شیخ احب الیک قال کون حسن وجعل حسن وید
عنی الذی قد قذر فی الناس قال فمسحه فذهب عنه ذرره واعطی کوننا حسنا وجعلنا حسنا قال فانی المال
احب الیک قال لا بل وقال البقر یمنک اصغی الا انک لا ترمی ولا تفرح قال سعد ها الابل وکال الیها فاعطی ناقه عشراء
فقال بارک الله لک فیها قال فانی الا فرغ فقال ائی شیخ احب الیک قال شعر حسن وید ذهب عنی هذا الی
قد قذر فی الناس قال فمسحه فذهب عنه قال واعطی شعر احسنا قال فانی المال احب الیک قال البقر فاعطی
بقرا حارک قال بارک الله لک فیها قال فانی الا عنی فقال ائی شیخ احب الیک قال ان ید الله الی بصری
فابصر به الناس قال فمسحه فذکر الله الیه بصره قال فانی المال احب الیک قال العنق فاعطی
سناک والید فاستخرج هذان وکسد هذا فکان لیلان او ادر من الیلان ولیلان او ادر من البقر
او لیلان او ادر من الفکر اور روایت ہی الی ہر بروی بیکر افہون فی سنا رسول خدا صلی علیہ وسلم کو فرمائی تھی مہر کو تحقیق تیر شیخ
تھی تیری سنا لیلان میں ایک کوڑھی اور دوسرا گنچی اور تیر سنا لیلان ہا پس ارادہ کیا سعد تعالیٰ فی مہر کا زما وی او کو کو شکرت نعمت کا کرتی ہیں یا نہیں ہیں چو
طرف او کی ایک خوشہ یعنی بصورت سکین پر آو کوڑھی کی پاس ہیں کہا اوسکی چیز بہت پیاری ہی طرف تیری کہا کوڑھی فی سنا لیلان چو
پوست بدینکا اچھا اور حافی ہر جیسی وہ چیز کو گنبتیا فی ہر جیسی لوگ تیری کوڑھ جاتی ہی خواہ با حضرت فی پس ہا تیر پیر فرشتی فی اوپر ہیں و ہوتی
اوس گنن اوسکی یعنی کوڑھ دو گیا رنگ چھا اور پوست اچھا کہا فرشتی فی پس کونسا مال بہت مجھو ہے طرف تیری کہا اونٹ کہا گنن محکم کیا
اچھی فی کر اوی حدیث کا ہی مگر مہر کوڑھی فی یا گنچی فی کہا اگستہ او نہیں سی اونٹ اور کہا دوسری فی گنن یعنی شکستہ نین میں سے کر اوی کر کہا
اور وکیا ہا ہا ہا حضرت پیر کیا اکیس علیہ کہ فرشتی فی برکت و اسکی تیر لڑی میں خواہ حضرت فی پیر کا فرشتہ گنچی کی پاس ہیں کہا کیا چیز بہت مجھو ہے ہر
تیری کہا بال اچھی اور دوسرا جو جیسی مہر پیر گنن کہا فی ہر جیسی لوگ خواہ حضرت فی پس لیلان پیر فرشتی فی اوسکی سر پر ہیں جانا اور اس گنچ خواہ حضرت
نے اور وکیا بال اچھی کہا فرشتی فی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیر کہا گنن پس لیلان گنن حل ایان کہا فرشتی فی برکت دی اسکی گنن
خواہ حضرت نے پیر کا فرشتہ مذہبی کی پاس ہیں کہا کوئی چیز بہت مجھو ہے طرف تیری کہا مہر دی اسکی طرف تیر مینا فی میری پس دیکھو نہیں مانتا اوسکی
لوگو کو فرمایا حضرت نے پس پیر فرشتی فی اوپر ہا تیر ہی غنا ہے سعدی اوسکو مینا فی اوسکی کہا فرشتی فی پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیر کہا کہ
پس ویا یک بیان بہت سچی دینی والیں سچی لیلی کوڑھی فی او گنچی فی اوٹو کی اوٹو کی اوٹو کی لیلی کوڑھی پس ویا کوڑھی کی لیلی کوٹل
اوٹو ٹوٹا اور گنچی کی لیلی کوٹل کا رنگ اور اندھی کی لیلی کوٹل کر یونکا قال فہذا ثانی الا کرص فی صورہ وھیشہ فقال سجد
مسکین کما تقطعت فی الجبال فی سفری فلا یخفی علیہم الا باللہ ثم یلک اسئالک بالذی اعطاک الکن الحسن
راجلد الحسن والمال بعبیر الکن لم یخفی فی سفری فقال الحق لکذیہ فقال لایہ کانی اغیروک الکن کونک ابرص فیدنک
الناس فبیر فاعطاک الله فقال انما ورنک هذا المال کا لیسر عن کا پر فقال ان کنت کا دیا فقصہ لک الله الی ما
کنت قال وانی الا فرغ فی صورہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورنک علیہ ہذا ہا سرہ علیہ فقال ان کنت کا دیا

فضل الصدقة : با بیج بیج بیان فضیلت صدقہ کی **ف** صدقہ دوس مال کو کتنی مہین کہ کھالی اوسکو آدمی اپنی مال میں سے اللہ کی

کی رضا مندی اور قرعہ جمل کر نیکی ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل و مع **الفصل الاول** فصل ہی عن انی مہرۃ قال قال

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ بَعْدُ مَنْ تَرَكَ مِنْ كَيْفِ حَيْدِي لَا يَقُولُ اللَّهُ إِلَّا الْحَقَّ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ

يُصَلِّحُ بَعْضَ أَهْلِهَا وَلَهُ فِي السَّمَاءِ أُسْكُنُ

سیدہ زکریا کی دنیا اور جحیم میں ایک بزرگ کی سوسلی لکھی انعام بزرگوں کی زمین اور جو کوئی خواستہ یی کا جاری کر دے وہی امید ہے

بیشب بخیر می بود و بکار دیال پس چایینی برید کمول نوین و اسکو و دلمان کیا مینی بیه که چچکا و ده او کو ستا بر لوچا مینی بی صلی الله علیه سلم بی پس فرمایند خبر
 کر اسکو و در نه خود کپنی صدقه من اگر چه دیوی بچکوه و بدلی ایک هم کی مینی سیه خود صورده بی مضغیه ایلی که جمع کر نوا الا اپنی صدقه من اندکشی کی بی کر
 چاشنی بی اپنی فی کو اور ایک است من اگر چه جمع کر اپنی صدقه من بی اگر چه صورده من بکولی که در جمع کر نوا الا اپنی صدقه من اندک جات فی و ایک
 اپنی فی کو نقل کی بی به جاری او سلم فی ف چچکا و اسکو ستا مینی بسبب بی بوجا نیکی ایلی که با که من من و اسکا تنها اور نه خبر که به بی نیز بی بی
 که این ملک گوی مینی بعضی عارط و یکی که صدقه دینی و الیکو خدنا اپنی صدقه حرام بی بوجا بی هر حدیث کی و در کثر علما اپنی بی که به صدقه تنزی بی
 ایلی که من فیغ لغیر بی و به به که کسکو تصدق دیا جانای و اکثر سنی دل کو بی بی صدقه دینی و ایک به به بی بی احسان و سیکس بی و تا بی
 خود کر نوا ایلی بی صدقه من بیج اوس مقدار کی که رعایت کیا با جمع و عن **توبه** قَالَ لَنْتُ جَلَسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَتْ
أَهْرَءَةُ فَطَلَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَفَعْتُ عَلَى الرَّجُلِ بَخَارِيَةً وَذَاتَهَا مَاتَاتٌ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكَ وَذَكَرَهَا عَائِشَةُ الْكَلْبَرَاءُ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَكَ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا فَأَصَوَّمُ عَنْهَا قَالَ صَوِّمِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَكُمُ خَيْرٌ وَتَطْلُ
أَقَابِحَهُ عَنْهَا قَالَتْ لَعَنَ مُحَمَّدٌ خَدَّيْهَا نَوَاحِي مَسْلُومَةٍ اور روایت بی بریده کر کہا تا این من بی با بر لوچا مینی بی صلی الله علیه سلم کی کہ
 امی او کی پاس ایک خود به کر کامی رسول خدا کی تحقیق تصدق کی بی مینی اپنی دلو ایک دومی او تحقیق بی پس ای کو ایام و اسکو و در خود
 سیر ملک من یا این فرمایا بت ہو انو بی سیر ایلی بسبب بی کر یکی او پیور دیا لوئی کو بچر بیارت کی خود بی ای رسول الله کی تحقیق بی ان بر
 مین به کی کیا روزی بر کو من و اسکی طرف سی بی حقیقه با حکما فرمایا که روزی کہلا و سکی طرف کہا اوس عورت کی کو تحقیق ان میری فی منین حج کیا
 کیا حج کو مین و سکی طرفی فرمایا که ان حج کر او سکی طرفی نقل کی بی سلم فی ف پیور دیا میلرث بی بی نسبت مجاز بی اپنی بیور اسکو الله فی بچر بسبب
 میلرث کی اور ہوئی نو مئی ملک تیری بسبب رشت کی او بی تیری پاس ملته و چه حلال کی حاصل کر صدقه من خود کرنا جوشت بی بیور و س قبیله بی نیز حج
 ایلی که بیور اختیار بی منین خود روزی کہ مینی حکم که او کرنا خدی که بی ندب جہو علما کی بی کر روزہ کر کنا سیکو طرف کیکو درست نہیں بلکہ و
 خدیج دین کر بیان اسکا من با اختلاف مذاہب کے بقیه ناز و زون من ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ و تفصیل سکی بیور کی عبادت کی قسم بی بی ایک تو زکو
 مالی حبسی زکوۃ اور دوسری تری بدنی حبسی نماز و سیری کر کثالی و بدنی سی حبسی حج پس ای من نیابت جائز بی حالت اغنیاء من بی اور
 ضرورت من بی ایلی مقصود حاجت روانی غیر کی بی سواصل بی بسبب او کرنی ناسکے اور بدنی من نیابت کسی حال من جائز نہیں سلی مقصود
 شقت من و ان لشکر کی اور و حال نہیں ہوتا ناسکے کرنی در مرکب من جائز بی وقت بخیر کی نہ حالت قدرت من و در من فعل من جائز بی ناسب
 کرنا حالت قدرت من بی ایلی کہ با نقل کا وسیع تری اور ان بکر مینی برابر بی کہ واجب ہو تا او پس را نہیں بصیت کی بی او سکو یا نہیں وارت کو رشت
 بی کو مرث کی طرف سی حج کر وای پالی کر بغیر ذون و سیکلی اور غیر کو ذون شرط بی و الله تمام ہوگا تب اگر کوہ سہ تہ و دو توفیق و الله تعالیٰ کی
 است کہ کسی کی بی بالاصوم نال الله تعالیٰ با ح **کتاب الصوم** کہ بتی بچر بیان روکی ف صوم کی معنی افقہ من بی بطلو
 بندہ کی کی اور شرع من معنی ای من بندہ نہر نہر کانی بینی اور جراح کر نمی اور و اصل کر کی کسی چکر کی بندہ بی کی کر اسکو حکم مذکور بی فخری خود شک
 سہ نسبت کی اور روزہ کہنی والا اہل بی ہو یعنی مسلمان بی ہو اور پاک بی جو حیض و نفاس اور روزہ بی رمضان کا منیٹر کر بی اسلام کا مقرر کیا
 اسکو الله تعالیٰ فی تری بڑی فائدہ دن کی بی سبب بی بڑی فائدہ سکی دوہن ایک تو بہ کہ خاطر جمعی ہو فی نفس امارہ کو اور جانی رستی بی تیری
 او سکی اور سبب اعضا نگہا و زبان اور کان اور سر و غیر سست ہو جانی من بسبب کے پس خواہش گناہ کی کہ ہو فی بی چنانچہ اسکی بیگیا بی کہ سب

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَّةِ ثَلَاثَةٌ أَكْرَمُ مِنْهَا أَكْرَمُ بَيْتِي مَكَانَ كَابِلِ الْخَلَاءِ الصَّاعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی میں سہل بن عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ میں تین جگہوں کو بیان کیا کہ ان میں سے ایک روزہ ہی کی نام کیا گیا ہے اور اس کی رات
 نہ داخل ہوگی اور میں گزرتا ہوں اور فضل کی بہت باری اور مسلم نے **ف** ریان کی مٹی میں سے ایک اور بیان اسکا فصل الصدقہ میں تفصیل کیا گیا ہے
 جو چاہی و انسی و کہ ہے **ع** وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ أَمْلَأَ اللَّهُ بَطْنَهُ خَيْرَ كَلِمَةٍ
 مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ أَمْلَأَ اللَّهُ بَطْنَهُ خَيْرَ كَلِمَةٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
 أَمْلَأَ اللَّهُ بَطْنَهُ خَيْرَ كَلِمَةٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی میں ابی ہریرہ سے
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجی روزہ رکھا رمضان کا ایمان کی مٹی سے جو جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور
 واسطی طلب کرے یعنی نہ کوئی دوسری اور نہ سنانی دیکھائی ہے کہ کبھی کسی کی جو کہ پہلی کی گناہوں سے اور جو کوئی کہتا ہو رمضان میں
 ایمان اور واسطی طلب کرے معاف ہوگی جو کہ پہلی کی میں گناہوں سے اور جو کوئی کہتا ہو شب قدر کو یا مٹی میں ایمان رکھتا ہو اسکی ہونی برابر
 واسطی طلب کرے کہ بخشنے جائیں گی اسکی لیے جو پہلی کی گناہوں سے فضل کی بہت باری اور مسلم نے **ف** اور کہتا ہو رمضان میں مٹی رمضان کی اور تو بخشنے کو
 پڑھے اور ملاقات قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عید کرے اور مانند انگلی اور عبادت میں کرے اور کھڑا ہو مشفق کو خواہ جانا اسکو نہ جانا تو بخشنے
 جائیں گی اس کے ہونے کی کو کفارات یعنی اعمال گناہ جہاں نبوی گناہوں صفا کرے گا وہی ہیں اور کب کرے ہلکا کرے ہی ہیں اور اگر گناہ اسکی نہ مہینہ
 ہوتی تو بسبب کفارات کی مٹ جاتی ہیں درجہ جہنم میں **ع** وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ بِإِبْدَانِهِ
 يُصَدِّقُ صَنَعَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ سَبْعًا تَصْحُفُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ الصَّيِّغُ فَأَنَّهُ نَاقَا لَبَنِي بِرِيدِكُمْ شَهْرًا وَكُفَعَاكُمْ
 مِنْ أَجْلِ الصَّامِينَ وَحَقَّانَ فَحَرَّحْتُ فِطْرَهُمْ وَوَحَّحْتُ عِنْدَ لِقَائِهِمْ وَتَحَلُّوْهُ قِيمَ الصَّامِينَ أَحَبُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ بَرٍّ لَيْسَ
 وَالصَّيِّغُ أَحَدُكُمْ قَدْ أَكَانَ يَوْمَ صَوْمِهِ أَحَدُكُمْ فَلَا يَرْمُثُ وَلَا يَعْصَفُ قَانَ سَابَهُ
 أَحَدًا أَوْ قَاتَلَهُ فَلَيْسَ لِي أَقْرَبُ وَصَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی میں ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل کی آدم کو کم از کم کیا جانا ہی ثواب اسکا طرح کہ ایک نیکی برابر دس نیکیوں کی سات سو چند تک فرمایا اللہ
 تعالیٰ نے اگر روزہ اس کی روزہ میری ہی ہے اور میں ہی جزا دوں گا اسکی مٹی میں جو ایمان میں جانتا ہو ان آیتوں دوں گا نہ سو نہ چھ اور کو طرف غیر
 اپنی کی جہاں تازیانہ میں اپنی اور کہا نا پنا میری ہی یعنی بسبب امر میری اور قصد رضا میری اور ثواب میری ہی اور روزہ داسکی لیے خوشی
 میں ایک خوشی نزدیک نظر اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ثواب کے اور البتہ ہر مہند روزہ داری کو خوشتر ہے
 نزدیک اللہ کی ہوشی کسی اور روزہ سب سے بہتر یعنی اسکی بسبب پچھتاہی شریعتا تو فی دنیا میں اور اگر دوزخ میں آؤ تو میں جس میں ہوں روزہ
 ایک مہینہ رکھا پس نبات فحش کسی اور نہ آواز بند کرے ساتھ ہر دو کی گی پس اگر بڑا کھی اسکو کوئی بارادہ کرے لڑنی اسکی پس چاہی کہ کبھی تخریق میں
 شخص روزہ دہرہ میں نفل کی بہت باری اور مسلم نے **ف** ایک نیکی کی جو دس نیکیاں کہی جاتی ہیں یہاں درجہ ہی اور اور زیادہ کجائی کی بات
 سو چند تک بسبب بہت ریاضت اور صدقہ نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جاسے ہی زیادہ ثواب ملتا ہے حبیب اکرامی کی کہ کہ میں ایک نیکی کی
 لاکھ نیکیاں کہی جاتی ہیں اور اگر روزہ یعنی ذلک سبکی نہ جانتے کہ مقدار اسکی کوئی نہیں جانتا اسکا کہ تعالیٰ کی ایسی فضیلت و بزرگی دو
 بسبب ہی ایک توہم کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے تو کسی بخل و تمام عبادت کو کہ ایسی نہیں تو میں پس پڑا ہی بہت خالص اللہ تعالیٰ ہی کی لیے

ریاکو زمین دخل نہیں چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا سادیس لفظ کی فائزلی یعنی روزہ خاص میری ہی ملی ہی ملی کر روز کی ملی صورت پڑھیں
 ہی وجود میں بخلاف اور عبادت کی اور دوسرے سبب ہیں کہ روز میں نفس کشی ہی اور نقصان بلکہ مہلک ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے
 جو کہ اور پیاس ہوا اور عبادت میں میرے باطن میں چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا سادیس لفظ کی مدد تھوڑی یعنی چوڑا ہی اون چروکو کہ دل چاہتا
 ہے چوڑی میں جن روز میں جوڑ دیتا ہی اور لفظ طحا بعد لفظ تھوڑے کی ہی تخصیص تھوڑی کی یا تھوڑے ہی مراد جمع ہی اور طحا میں چوڑی روزہ
 توڑنا یعنی اور ایک شی نزو کہ لفظ اسکی سبب کھانسی کی عہدہ حکم الہی ہی یا سبب نورانیت اور توفیق عبادت کی یا سبب کھانسی کی یا پڑنی کی حالت
 جو کہ اور پیاس میں اور تیرہ جگہ کی مٹی میرے میں کہ اگر کوئی روزہ دار کو بڑا ہی یا ارادہ لڑیکا کرے تو وہ اوسکو بڑا ہی اور تیرہ لڑی بلکہ ہی کہ میں روزہ
 دار ہوں بہت یا توڑنا ہی کہی تاکہ بڑی دشمن ملی کہ گویا ہستی اوسکو کہ جب میں روزہ دار ہوں تو میں جائز بھی لڑنا بھی پس نہیں لائق
 بھی ہی لڑنا اسوقت سیکے میرے خلاف مردت کی ہی پس دفع ہوگا دشمن یا یعنی میرے میں کہ میں روزہ دار ہوں پس نہیں لائق بھی زبان رازی یا کت
 اور رازی ملی کہ میں اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہوں یا میرے ہستی فلین کہی کہ میں روزہ دار ہوں بھی نہ چاہی کہ بڑا کہوں یا بلون یا ع ح یا لفظ الا
 الصوم پر مولا ناعبد الغنی عی فی لکھا ہی کہ کبھی مضی شاد خون فی کہ ہم جانی نہیں کہ میرے خصوصیت روزہ کی کس سبب ہی لیکن جب ہمیر تصدیق
 کرتی ہی اوسکو اللہ تعالیٰ کی اور حق ہیں کہ روزہ کہ میں ہی اللہ کا شریک سیکو نہیں کرتی یعنی میرے وغیرہ اور کی ہی کہ میں ویسی روزہ سیکو نہیں
 کہتی ہی سوا اللہ تعالیٰ کی اور حق ہیں کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چوڑا ہی تو ایک طرح کی پالی حاصل کرنا ہی پس سبب میں خلق ہونا ہی ساتھ
 خلق ہونا ہی کہ میں جیسی یا یعنی فی روزہ ہی کہ میں ہی ویسی ہی چاہی کہ میرے روزہ کرنا ہی کہ میں ہی سبب میرے خصوصیت ہے
 اسکی نتیجہ یا اور کی عبارت معلوم ہوا کہ میں عوب روزہ سیکو نہیں کہتی ہی اور یہاں کی مضی لوگوں فی اونی ہی ہی نہ کہ قدم کہہا ہی نہ کہ
 کرتی میں کہ مضی نہ لوگوں کی روزہ ہی کہ میں ہی سوا اللہ تعالیٰ ہی سیکو اس بلاسی ہوا کہ **الْقَصَصُ الثَّانِي فِي فَضْلِ دَرَسِ عَنِ**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صَبَّحَتِ السَّمَاوَاتُ وَارْتَدَّتْ عَلَيْهَا
وَعَلَفَتْ اَنْوَاجُ النَّارِ فَكَفَّ بَقَعُهَا يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَتُوبُ اِلَيْكُمْ فَكُلُوا وَشَبِّهُوا بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اَيُّهَا النَّاسُ اَتُوبُ اِلَيْكُمْ فَكُلُوا وَشَبِّهُوا بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
وَلْيَلِكُ عَتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْحَمْدِيُّ لِحَدِيثِ لِحَدِيثِ لِحَدِيثِ لِحَدِيثِ لِحَدِيثِ لِحَدِيثِ لِحَدِيثِ
 روایت ہی ملی میرے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حروف کہ جو فی ہی پہلی رات یعنی رمضان کی سی قید کی جاتی ہیں شیطان اور شر
 جنوں کی اور نہ کی جاتی ہیں دروازے دوزخی پس نہیں کہولا جانا ہی اوس کو فی دروازہ اور کو فی جاتی ہیں دروازے ہیشت کی پس نہیں نہ
 کیا جانا اوس ہی کو فی دروازہ اور پکا نہا ہی بکا نہ فرمایا ہی طلب کرنا ہی خیر کی یعنی عمل اور تو ایک متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور ای ارادہ کرنا ہی
 برائی کی بندہ برائی ہی اور دوزخی اللہ کی تین ازاد کی ہو ہی الگ ہی یعنی اللہ تعالیٰ ازاد کرنا ہی بہت بند و کو الگ ہی بھرت اس ماہ مبارک کی پس
 شاید کہ تو ہی ہوا تو میں سوا میرے بکا نہا نہا ہی یعنی رمضان کی بنو میں نقل کی میرے تندی اور ابن جانی اور روایت کی احمدی ایک شخص سے اور
 کہہا تندی فی میرے خیر ہے **ف** شیطان تو کو قید کرتی ہیں الہی کہ وہ سوسہ تیرہ ایلین روزہ دار ہی کو تو میں ورفانی اسکی میرے کہ اکثر کہ فرمایا
 ان دفعین پر میرے کہ میں گناہی اور جمع کرتی میں طرف اللہ تعالیٰ کی اور خصوصیت جو خلاف اسکی یا جانا ہی تو سبب سکا ہے کہ وہ تاثیر ہی پہلی
 بیکہ فی شیاطین کہ کتبہ میرے ہی اندر میرے فسق کی یعنی پہلی جو شیطان بیکہ تا بہا نفس کہ عادت اوسکی بڑی ہی اوس سبب ہی کہہا ہی اور میرے جو
 طرف اللہ تعالیٰ کی یعنی بہت کوشش کہ اوسکی عبادت میں پہلی کہ عہد وقت ایسا ہی کہ دجا و دیکا تو بہت تھوڑی عمل پر اور بندہ برائی ہی یعنی

اور روایت ہی ابیہرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کثر الکی کبی ایک مہینہ رمضان سے روزہ اکیلے کا یا دو دن کا گو یہ کہ ہر ایک شخص
 کہ کہتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہی کہ روزہ کبی اسن کا نفل کی بہرہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی عادت او کی ہی کہ شہرہ ہجرات کو
 روزہ نفل کہتا تھا اتفاقاً پہلی رمضان کی وہی واقع ہو تو اسکو منہ نہیں اوسدن روزہ رکھنا اور جو عادت ہو تو وہ ترکیب اور ہی نہیں
 تفریقی ہی اور منہ اسلی فرمایا کہ نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشاہدہ نفل کہتا ہے کہ وہ فرض روزہ کی ساتھ اور ہی ملائی ہیں
 اور کہا مظهری کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزی ع ر ہ بہ روزہ یوم النکاح نہیں ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روزی
 آخر شعبان کی سی منع فرمایا سو ہر روزی عادت کی ہ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابن عمر** قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَا أَنْ تَصُفَّ شُعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ وَالتَّحَاوِيُّ
 رعایت ہی ابیہرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہوت کہ گزری او مہینہ شعبان کا پس نہ کہو روزی نفل کی یہ ابو داؤد
 اور ترمذی سے اور ابن ماجہ اور دارمی فی **ف** یعنی سو ہر روزی قضا کی یا اور واجب کہ روزی ترکیب بعد گزری آدی ہمینی شعبان کی بہرہ تفریق
 ہے واسطی شفقت اس کے صفت نہ لاحق ہو اور بسبب غصہ کی روزی رمضان کی دستور انہوں اور کہا قاضی فی کہ بہرہ ہی او کی حق میں ہے
 کہ جو عادت پستی دربی روزی رکھنے کی ترکیب پس شیعہ اسکو افطار کرنا بسبب غصہ افطار عرق کا کہ فوہ ہو دجا رہا جو قدرت کہتا ہو کہ
 لیے ہی نہیں اسلی ہی کہ ثابت ہو ہی حضرت سی کہ تمام ہمینی شعبان کی مین روزی رکھنے ہی جع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَصَوْا شُعْبَانَ مَعَاصِرَ الْفِطْرِ** اور روایت ہی ابیہرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی گنو مہینہ شعبان کا
 واسطی رمضان کی نفل کی بہرہ تفریق فی **ف** یعنی شعبان کی مہینہ کی دن گنتی رہو کہ جو نفل رمضان کا جع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **رَدَا أَنْ تَصُفَّ شُعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ وَالتَّحَاوِيُّ**
 والکشاف فی **وَأَبُو مَاجَةَ** اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزی کہتی ہوں دو مہینہ
 ہی دربی مگر شعبان اور رمضان نفل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی **ف** یعنی تمام ہمینی شعبان کی مہینہ روزی رہی
 مفصل معنی احدیث کی باب صام الطوع میں بیان ہوئی انشاء اللہ تعالیٰ جع **وَعَنْ عَائِشَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا **قَالَتْ** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَدَا أَنْ تَصُفَّ شُعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ وَالتَّحَاوِيُّ اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ کبی
 اوسدن کہ شک کیا جائی اوسین پس تحقیق نا فرمائی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
 اور دارمی فی **ف** شعبان کی تیو بن شب کو جاند بسبب ابرو غیو کی نہ معلوم ہو گا وہی دی چاند کہنے کے ایک شخص پہرہ کی جاگد گوی
 اوس شخص کے یا دو فاسق گوی ہی دین پرورد گویا گویا اوسکے اسی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کی مین پیکر احوال رمضان کا دن ہو وہ
 بہرہ احتمال ہی رمضان کا دن اگر ابرو او کی شکا ورنہ کو ہی چاند کی وہ دن شک کا نہیں پس دن شک کی روزہ کہنا ساتھ نیت رمضان کی اور واجب
 کے مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ کہنے کی تفصیل یہ کہ اگر ایک شخص اول شعبان ہی روزی کہتا چلا آتا ہو ایک شخص کی عادت کا دن کو سر
 روزہ پر ہی کیبان لوسکا ابرو پوچھا تو افضل ہی اوسکو روزہ کہنا اوسدن کا اور بطرح افضل یہ روزہ یوم النکاح کا اوسکی ہی کہ تین دن
 اخیر شعبان مین روزی کہتا ہو اور اگر اسانو تو خا روزہ رکھیں اوسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دو پہر تک انتظار کر کر افطار کرین ان
 عمر اور او بہت صحابہ کامل تھا جب و نیت روزہ شعبان کی گزرتی تو تلاش کرتی چاند کی اگر کہتی چاند یا نہر نہستی چاند کی روزہ کہتی والا اگر مطلع

حَسْبُكَ مِنْ صِيَامٍ كَرَاهَةِ الْتَّوْبَةِ وَأَكْبَرُ دَاوُدَ وَكَانَ الْتَّوْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَسْبُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي
 سَعْدٍ كَرَاهَةِ نَبِيِّ صَلي الله عليه وسلم افطار كَرَاهَةِ بَعْلِ نَازِغٍ مَرِيسٍ جَنْدَ نَازِغٍ كَچُورِ نَسِي بِسِ الْكَرْبُوتَيْنِ نَازِغَيْنِ كَچُورَيْنِ تَوَافُطًا كَرَاهَةِ نَفْسِ خَشَاكُ كَچُورِ نَسِي
 بِسِ الْكَرْبُوتَيْنِ خَشَاكُ كَچُورَيْنِ تَوَافُطِي جَنْدَ بَلَوْنِي كِي نَسِي تَيْنِ بَلَوْنِي كِي بِهَرِ تَرْدِي اورو بَلَوْنِي اورو دَاوُدِي اورو كِهَارِ تَرْدِي نِي بِرِ حَدِيثِ حَسَنِ غَرِيبِ
ف ابُو بَلِيلِ نِي رَوَايَتِ كِهَاجِي كَرْتِي رَسُولِ خَدَا صَلي الله عليه وسلم دُوسْتِ كَرْتِي افطار كَرَاهَتَيْنِ كَچُورِ نَسِي يَابَسِي جَیْرِي كِي بِتَنَبُّوِي اَو سَكُو اَلِ
 اَو رَحْمَتُونِ نِي جَو كِهَاجِي كَسَنَتِ كَمِنْ سَیْچِهْ كَمَقْدَمِ كَرِي اَبِ نَعَزَمِ كَچُورِ نِ بِیَا مَالِي اَو سَكُو سَا تَهْدِ اَو سِ یَا نَسِی كِهَاجِي بِهَرِ قَوْلِ مَرُودِ یَا سَبِی كِي
 بِهَمَا خِلَافِ اِتِّبَاعِ كِي بِی اَوْ حَضَرَتِ صَلي الله عليه وسلم سَالِ فَرَحْمَنِ بَهْتِ دُونِ كِي مِیْنِ رَی اَسَی بِهَرِ نَبِیْنِ اَقْلِ كِهَاجِي اَعْرَ و عَنِ ابْنِ
 اَبِ خَالِدِ كَاكَ قَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَاكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
 وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ الشَّيْخُ فِي تَرْجَمِهِ ﷺ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ كِهَاجِي اَبُو بَلِيلِ اَو سَكُو اَلِ اَو سَكُو اَلِ اَو سَكُو اَلِ اَو سَكُو اَلِ اَو سَكُو اَلِ اَو سَكُو اَلِ
 اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 رَوَايَتِ كِي بِیْچِي السَّنَدِ نِي مُشَرَحِ اسْتَدْمِنْ اَو كِهَاجِي بِیْچِي **ف** مَنِي حَسْبُ اَوَابِ رُزْهَ دَاوُدِ كَرُوْجَا كَچُورِ نَسِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 كَرُوْجَا نِ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 وَ سَكُمِ اَدَا اَفْطَرُ وَكَانَ كَهْبُ الْمَطَاوِزِ كَالْعُرْفِ وَكَانَتْ اَلْجَوَارِثُ اَلْاَنْثَاءُ اَللَّهُ تَعَالَى تَرَاهُ اَهْمَدُ دَاوُدَ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 عَمَرِي كِهَاجِي نَبِيِّ صَلي الله عليه وسلم حَسْبُ افطار كَرَاهَتِي كَرْتِي نَسِي بِیَا سِ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 اَبُو دَاوُدُ نِي **ف** اَمِنْ رَغَبَتِ دَلَالِي حَضَرَتِ نِي عِبَادَاتِ بِرِ كَسَنَتِ عِبَادَاتِ كِي تَوَافُطِي سِ یَا سَبِی كِهَاجِي رَی تَنَبُّوِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 بِسِ نَسِی كَرَاهَتِ وَابَقِي رَی تَنَبُّوِي جَعِدُ و عَنِ مَعْدُودِ زَهْرَةَ قَاكَ لَانِ اَللَّهُ تَعَالَى وَ سَكُمِ كَاكَ اَدَا اَفْطَرُ وَكَانَ اَللَّهُ تَعَالَى
 حَمْدُ وَ تَعْلِيْلُ اَفْطَرُ وَكَانَ اَللَّهُ تَعَالَى وَ تَعْلِيْلُ اَفْطَرُ وَكَانَ اَللَّهُ تَعَالَى وَ تَعْلِيْلُ اَفْطَرُ وَكَانَ اَللَّهُ تَعَالَى وَ تَعْلِيْلُ اَفْطَرُ وَكَانَ اَللَّهُ تَعَالَى
 بِیْچِي رُزْهَ كِهَاجِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 بَعْدِ افطار كِي بِرِچِي تَنَبُّوِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 رَوَايَتِ كِهَاجِي اَبْنِ بَا جَرِ نِي كَرُوْجَا دَاوُدِ كَرُوْجَا اَبْنِ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 بِرِچِي تَنَبُّوِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
الفصل الثالث اَنْتَهی وَرَضِي خَافُطِ اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ وَرَضِي خَافُطِ اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ وَرَضِي خَافُطِ اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ
 فَصَلَتِ بِرِچِي اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ وَرَضِي خَافُطِ اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ وَرَضِي خَافُطِ اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ وَرَضِي خَافُطِ اَنْتَهی اَعَانِي فَصَلَتِ
 وَرَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 كِهَاجِي كَرْتِي مَنِ اَسِی كَچُورِ نَسِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 مِیْنِ مَعْنِي اَسْتَدْرَكَا رِی كِهَاجِي كَرْتِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 كِي بِی اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ
 اَصْحَابِي نِي بِیَا اَبَا اَلْزَيْنِ اَمْرًا اَلْحَقَّ وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى وَاَلْهَدَى
 اَصْحَابِي كُو دُوسْتِ مَعْضِي اَو كِي دُوسْتِ مِیْنِ اَصْحَابِي اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ اَو رَوَاهُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ نَافِلٍ

خوف زناکه کتباً ہو تو میدی که گنگا رهنو اور گنگا رهنو ای اگر دامت کرمی اسپه اور اگر دیان کرمی کسی عورت کا اور منزل ہو جاوی تو روزہ
 نہیں جاتا اور اگر دو عورتین فعل بدرکین آپسین قصداً و منزلتاً ہوں تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور منزل ہو و بگی تو ٹوٹ جاوے اور قضا لازم
 آوے گی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہیں جاتا اس لیے کہ مسامحتی داخل ہونا منافی ہفتین سیاهی جیسی ہندی اور ہندک جگہ کو پہنچی
 اور سر لگانے جیسی بھی روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ باوی خرا و اسکا حلق میں بارنگ اسکا ریشٹین یا تھوک میں اسلی کی کھسرت کاشک نہ رہی
 مشغول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی سمر گھایا حالت روزہ میں اور در میان انگہ کی اور دماغ کی راہ نہیں ہے اور انسوخو نکلتی ہیں
 ایک کہ نکلتی ہیں اندر عرق کی اور چہ نزد داخل مسامحتی ہونا منافی روزہ کی نہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کبھی انگہ میں دودیا دوسا تہم
 تیل کی بہر باوی خرا و اسکا باغی اسکی حلق میں نہیں جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نکل جاوی کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ بند ہی ہو و درمیں اوڑھ
 اسکی تہمین ہو نہیں ٹوٹا روزہ جب تک کہ دوسری کھل کر گری جب گریگی تو ٹوٹ جاوے اور اگر داخل کرمی حلق میں کڑی یا ماند اسکی
 اور ایک سراسکا اسکی تہمین ہو نہیں روزہ تو ٹیگا اور کھسرت اگر داخل کرمی اور نکلتی ہیں درمیں یا عورت پنی شرمگاہ میں تو نہیں ٹوٹتا
 مگر تہوگی ساتھ پانی یا تیل کی تو ٹوٹ جاوے اور سینگ کی ہی روزہ نہیں جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جانا رہتا ہی اور اگر نیت کرمی فطرا
 کی اور فطرت کرمی تو روزہ نہیں جاتا اور اگر حلق میں ہوا غفل ہو غیر کسی فعل کی تو روزہ نہیں جاتا اس لیے کہ دوسری سی پنج نہیں کستا اگر
 مونہ بند کرمی تو ناک میں سی جانا ہی پس ہی ماند تری کہ باقی رہتی ہی مونہ میں بند کرمی کی تری اور قید غیر کسی فعل کی اس لیے لگا کی کہ جو قصد
 کر کہ دوسری حلق میں کسی صورتی ہو داخل کرنا روزہ اسکا ٹوٹ جاوے یا رہی کہ دوسری حلق ہو یا لگا یا پستھانی کا پس اگر کوئی
 خوشبو جی جلا کر دوا بنی طوط لگا اور خوشبو کا دوسری حلق میں کرنا دوا وصال میں کرنا دھکتا ہو روزہ ٹوٹ جاوے یا رہی کہ ممکن ہے خطر کرنا
 اس سے اور اس مسئلہ کی اکثر غلط فہمی میں لگا ہونا چاہی اور میرہ دم کی کو نہ پیدا ہو کہ ماند خوشبو کی گلاب مشک وغیرہ کی ہی اس لیے کہ زری
 خوشبو میں دوسری دوسری میں کڑی کی اندر پہنچی اسکی فعل سی فرق ظاہری اور سیطرح دوسری حلق سی روزہ جانا رہتا ہی اس لیے
 کہ قصد اگرچہ جانا ہی اور تسکین ہوتی ہی اس سے اور بطور دوا کی استعمال کیا جانا ہی اور اگر پسینا یا انسودامی کی حلق میں چا رہن اور ہورہ
 نہوڑی تو روزہ نہیں ٹوٹتی کا اور اگر بہت ہوگی کہ نیکسین اذن کی حلق میں معلوم ہوگی تو جانا رہتا اور خوشبو خوشبو سی روزہ نہیں جاتا اور
 اگر جاوی حلق میں فہار یا ناچکی جیسی ہوئی یا کبھی با اثر دوا و ان کا یعنی دوا کو شتی ہوئی یا پڑ یا با اثر شتی ہوئی اس سے کچھ دگر حلق میں جانا نہیں
 جاتا روزہ اس لیے کہ نہیں ممکن ہے احترازی اور اگر روزہ دار صبر کرمی حالت خیانت میں روزہ نہیں جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن سیطرح
 رہی لیکن تو اسے محرم رہتا ہی بسبب سخن بہی کی اور ناز وغیرہ بہی کی اور اگر دوا کی سورخ دگر میں دوا یا تیل اور وہ شانین پنج جاوے
 روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما کی نزدیک اس لیے کہ شانین ہی مشغول ہے سہرہ اندر کہ نہیں اور پاب جو نکلتا ہی تنک نکلتا
 اور امام ابو یوسف کی نزدیک جانا رہتا ہی اور اگر دگر کی ٹنڈی ہی میں سے تو تیس سو کی نزدیک نہیں جاتا اور اگر دگر کی میں مٹی اور کانین بانی
 جاوی یا کان کچھ نہ نکلتی ہی اور نکلتی ہے پھر تیل پھر دوا کی کچھ نین کو کا نین کئی یا دیوان جن کرمی نہیں روزہ جاتا اور اگر دگر تری دماغ سی ریشٹ
 اوپر پہنچے ناک میں بہر دماغ میں پڑ جاوے یا نکل جاتا و سکور روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلتا ہو کہ مونہ ہی اور مشغول ہو الکل لگا کر نا مارا و اسکا اور
 ایک یا تہوڑی تک پھر نکل گیا و سکور تو نہیں جاتا یا روزہ اور اگر مشغول ہو تھوک پھر مونہ میں ڈال لیا جانا ہی اور اگر لغیم مونہ بہر دوا
 نکل جاتا ابو یوسف کی نزدیک روزہ جانا ہی لگا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں اور لایق ہی پینکے بنا تھوک کا کہ نہ تو ٹی روزہ نزدیک

امام شافعی کی پہلی کتب جاکر ہوائی ہو گئی تھیں چھابہ جاکر ہوائی گئی اور پنجابی مومنہ میں اور یہ قادری اور پیکندی پر اور یہ پیکندی
 بلکہ نکل گیا جانا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر کی آپسے آوی روزہ جانا نہیں اگرچہ مومنہ بہر کدوی اور سطر حسی نہیں جانا اگرچہ مطلق ہو
 اور جادوی وہ بغیر کسی فعل کے اگرچہ مومنہ بہر ہی ہونی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جانا رہتا ہی اور اگر قصد اٹھل جادوی اور ہو وہ مومنہ
 بہر ہی ہونی کے نزدیک جانا رہیگا لیکن اگر نہ نہیں کیا اور مومنہ بہر ہی ہونی نہیں ہوگی تو ادکی نگلنی ہی روزہ نہیں جانا چیکہ مختار رہتا ہی
 اور اگر قصد آئی کی مومنہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جانا رہیگا اور مومنہ بہر کر نہ کری تو نہیں جانا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح ہی ہی اور
 کہا امام محد کی جانا رہتا ہی اور یہ مظاہر الوایہ ہی بہر اگر وہ مطلق ہیں اور جادو آپسے نہیں جانا اور اگر قصد اٹھل جادوی اوس میں روزہ نہیں ہو
 صحیح یہ ہی کہ نہیں جانا اور اگر دونوں میں کوئی چیز رات کی کہانی میں سے نہ کہ ہی اور ہو وی وہ کہ جس ہی ادکی نکل جانیسی دیکو روزہ نہیں
 جانا یا نکل خون اوسکی دان تو نہیں ہی اور داخل ہو اوسکی مطلق ہیں اور پنجابی ادکی پٹ میں تو ہی روزہ نہیں جانا اور اگر پنجابی پٹ میں ہی اگر کھانا
 ہو خون ہو کہ پر بار ہر ہون خون اور نہ تو کھانا ہو چیکہ اگر کھانہ کم ہو تو کس کی کما جو کھانا ساتھ ہو اوسکی نہیں ٹوٹ چیکہ اگر کھانا
 فرو اوسکا در لختا اور اگر کوئی چیز نقد رات کی باہر ہی مومنہ میں ڈال دیا جادوی یہاں تک کہ وہ پیکل جادو مومنہ میں اور فرا اوسکا مطلق میں پیدا ہی
 تو ہی روزہ نہیں جانا اور اگر مومنہ میں پہلی نہیں اور فرا اوسکا مطلق میں معلوم ہو یا بغیر جانی ثابت وہ چیز نکل جادوی اگرچہ فرا مطلق میں پہلے
 روزہ جانا رہیگا پہر اگر وہ چیز دن چیز وغیرہ ہی ہی کا دوشی کھانا نہ ہی کھانا اور کھانا والا قضا فصل بیچ بیان اون چیزوں کی کہ قصد
 ہو نامی اوشی روزہ اور لازم آئی ہی قضا اور کھانا اور کھانا اوشی جب لازم آئی کہ روزہ کہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ
 رمضان کا ہو رمضان ہی میں یعنی قضا میں نہیں اور رات ہی نیست کئی ہوئی جو اگر کعبہ طلوع فجر کی نیست کی ہوگی اوسکی تو رہیسی کھانا
 نہیں کیا اور بعد روزہ تو رہیسی کوئی چیز سا قضا کہنیوالی کھانا کی پیش آوی مانند جاری اور حیض و نفاس کی اگر روزہ تو رہیسی بعد ان
 چیز وغیرہ ہی کوئی چیز پیش آجائیگی کھانا نہیں آئیچہ چنانچہ بیان اسکا آئی دیکھا اور پہلی تو رہیسی کوئی چیز سا قضا کہنیوالی کھانا کی ہو نہ
 سفر کی اگر نہیں تو دیکھا کھانا نہیں آئیچہ اور اگر کعبہ تو رہیسی سفر کھانا کھانا نہیں سا قضا ہوگا اور جو کھانی کی حالت بہر میں کھانا نہیں لازم
 آئیچہ اور قصد کرمی ہوں چکر کر کھانا کھانا نہیں آئیچہ اور وہ مضطر ہو مضطر پر کھانا نہیں پس حسب شہر طریقی پانی جائیں گی اور ان
 چیزوں معدنات میں کوئی چیز کر کھانا کھانا لازم ہوگا وہ چیز میں بہر میں حمل کرنا اور اقلام کرنا قاع مفعول و لون پر قضا و کف
 لازم ہوتا ہی اور کھانا پینا غدا ازراہ غدا کی ہو خواہ دو کی اور بیچ قسمی غدا یہ کی حملانی اختلاف کیا ہی مضمون فی تو کھانی کر کھانا کی چیز
 وہ ہی کہ خواہش کر ہی طبعیت اوسکی کہانیکی اور منقض ہو خواہش پٹ کی بسبب اوسکی اور مضمون کھانا کی غدا کی چیز وہی کہ اوسکی کہانیسی
 اصلاح ہو چکی ہو اور مضمون فی کھانا غدا کی وہ چیز کی کہانی جانی ہی عادیہ پس کھانا آئیچہ اگر مضمون باولی یا برف نکل جادو یا کھانا کی کچا
 گوشت اگرچہ در کار ہو یا کھانا کی چری یا کھانا کی خشک کیا ہو گوشت یا کھانا کی گہوون گہوونہ کہ کھانا گہوونہ چادوی اور مومنہ میں پہلے
 جادوی تو کھانا نہیں آتا اور اگر نکل جادوی ہو کہ بی بی کا کھانا کھانا نہ ہی پہلی کو خواہش طبع ہوئی ہی ہیں اور کی تو کھانگی میں روزہ
 جانا رہتا ہی اور کھانا نہیں آتا فقط قضائی ہی آئی ہی اور تو رہیسی تک کہانیسی کھانا نہ ہی نہایت ہی ہو جب روایت مختار کی کذا فی
 استغنی اور خلاصہ اور نذاریہ میں کھانی کی مختار یہ ہی کہ مطلق تک کہانیسی کھانا نہ ہی سینے ٹوڑا یا بہت اور اگر کھادی جو بغیر
 پس نہیں کھانا اور سیر پہلے نہیں کہانی جانی میں کچا اور یہ خشک جو کھانگی اور اگر نازی المین سے کھانا کھانا کھادی تو کھانا نہ ہی اور

کفارہ آما ہی کہاں کی گئی کسی مطلق یعنی برسر عکس عادیہ ہوا ہو سکتی ہے یا نہ عادیہ ہو سکتی ہے کہہ کر کہاں جاتی ہے دو کی پٹی پس ہوگا افطار
 کا عمل اور کفارہ آما ہی کہاں کی غیر گئی کسی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اس کی کہاں کی پس نہیں کفارہ ہی اوپر کہ نہیں عادت کہ نہتا ہو
 اس کی اور اگر بصیغہ کہ نیکل قصہ آگاہا کہاں کی کفارہ لازم آما ہی برابر ہی کہ پہنچی ہوا کو حدیث یا پہنچی ہوا زوال ہو سکتی مسلم کی ہوا یا مسلم کی ہوا
 فی فتویٰ دیا ہوا یا نہ دیا ہو سکتی کہ افطار ہونا غیبت ہی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبة نظر الصیام تاویل کی گئی ہی بالا جماع ساتھ
 جاتی رہتی تو اس کے بخلاف حدیث حجامت یعنی چھٹو کی کہ بعضی علماء نے اس کی غلط فہمی عمل کیا ہی یا نہ افطار داعی وغیرہ کی پس اگر کہا ہو یا بعد
 حجامت کے یا بعد چھو فی عورت کی یا بعد ہوسلیم کی یا ساتھ شہوت کی یا بعد بخواب ہو سکتی اور ساتھ شہوت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد جمہ
 لگائی کی یا بعد قصد کی یا بعد بدکاری کر سکتی جا فوری بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی اور نگلی کی و برین اس گمان پر روزہ ٹوٹ گیا بسبب چھو
 مذکور کی تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتویٰ دیگا اسکو فقیر اگرچہ خطا کری گا یا سنی چھٹی لگا فی ولہنی اور لغنی فی فی حدیث فطر یا جرم و انجم اور نہ چھ
 تاہ بل اس کی وجہ سے نہیں کفارہ آویگا اور اگرچہ لگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگا یا دھواں لگا یا افطار کا کر قصد کہا یا حکم
 اسکا مانند حکم افطار کر نیکل بعد غیبت کی ہی جو کفارہ پسند کر ہوا اور حکم افطار کر چکا غیبت کی جو کفارہ پسند کر ہوا اکثر ان کی نزدیک تو یہ طراح ہی لکھ
 مطلق اور برہنہ اراق من اسکو مانند حجامت کی کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اس عورت پر کہ غشی ہی صحبت کر دایم ایک شخص سے کہ اوپر
 جبر کیا تھا کسی صحبت کر نیکل یعنی اور مرد پر نہیں لگتا اور ایک عورت فی جانا طلع ہو نا فحرا اور چہا یا اسکو اپنی خاوندی یہاں تک کہ اوپر
 صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ غیر ہو گئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد و **فصل** بیچ بیان کفارہ کی اور ان چیزوں کی
 کہ ساقط کرتی ہیں کفارہ کیو نہ کسی ایک عورت فی قصد آگاہا یا باجماع کر دانا غشی بہر اوسیدن اسکو حیض لگا یا ناس کفارہ ساقط
 جاتا ہی اور یہ طراح کو فی مایہر لگیا اوسیدن اسطرخا کر جائز ہی اوسین افطار یا جاری آپس ہو فی بغیر کسی فعل کی تو کفارہ ساقط ہو جا
 اور یہ قید کر جاری آپس ہو فی انج ایلی لگا فی اگر افطار کر قصد بہر زنی کیا اپنی شین اوس سچا دھو لگیا اسطرخا کہ نہیں روزہ کہہ سکتا
 حالتین باذلا اپنی شین جیت پر ہی یا ہا پر ہی تو اسین اختلاف کیا ہی مشایخ فی حیضون فی کہا کہ ساقط ہو جا تا ہی اوسے کفارہ اور
 حیضون فی کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال فی کہا کہ مختار یہی کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا ہی صحیح العلوم میں کہ اگر کسی نے ریح میں ذالافس
 پنی کو بسبب چھٹی کی یا کچھ کا کم کیا یہاں تک کہ بہت لگی اسکو یا پسین فطر کر ڈالا کفارہ لگیا اور حیضون فی کہا کہ کفارہ نہیں لگتا اور یہ عمل کیا
 ہی الباقی فی کذا فی انما زانیا اور کفارہ یہی کہ کذا و کوی برودہ اگرچہ ہو کہ فرہر اگر نہ کر سکی بہر روزی رکھی دو ہمینی بی دہنی کہ نہون و حیضون
 عیدین کی اور نہ یام تشریق کی اسلیکی اویض روزی کہنی متعین اور اگر در میان میں ایک روزہ فوت ہو جا کہ بعد یا بلا عذر تو روزی بہر زمرہ فطر
 کوی مگر بسبب حیض کی اگر افطار کر ہی تو مضامین اویض و بسبب نفاس کے فطر کر ہی تو ہی زمرہ کو ہی بہر اگر کہ کسی روزی بسبب مرض کی یا زوال
 کی کہلا دی ساتھ سکنو کو چٹ بہر کی صبح کو کہلا دوا کو اور شام کو کہلا دی یا دو دن صبح کو کہلا دی یا دو دن شام کو کہلا دی یا دو دن شام کو کہلا دی یا دو دن شام کو کہلا دی
 اول جنکو کہلا سکا نہیں کو دو بارہ ہی کہلا دی یہاں تک کہ صبح کو کہلا یا ساتھ کہ پہر شام کو کہلا یا ساتھ غیر انکی کو نہیں کفایت کر گیا جہاں تک کہ
 پہر کہلا دی دونو قریب میں ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتھ روز تک کہلا یا کری یا ہر روز فقیر کو کہلا دی ساتھ روز تک کہلا ہی ہی اور اگر کہلا نہ
 صدق ساتھ فقیر دینا یا کہ انسی ایک فقیر کو ہی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روئی گیون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روئی کی کہ
 اسکی ساتھ سالن ضروری ایلی بسبب سختی کی پٹ بہر نہیں کہ سکتا بغیر سالن کی عادیہ بخلاف گیون کی روئی کی کہہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کے پٹ بہر

[illegible]

یعنی دوپیکه بجای یکی پس فرمایا کبابی بیهکها او نهون فی کوبه روزیداری یعنی بسبب ضعف کی کپڑا بی پس فرمایا نمین یک روزه رکعتا مغنین نقل
 بیخاری اور مسلم فی ف یعنی روزی جب ایسی حالت ہو جاوے تو مغنین روزہ رکعتا غنین بنی فطاری فضل ہے **وعن النبی قال**
لما مع الیوم صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فمما الصائم ومما المقطر فزکنا متذکرہ فی توہم حاشیہ حفظ الصوام مؤد
 وقام المقطرون فضا ربوا الالبینہ وسقوا اور کا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب المقطرون لکم بالبحرین علیہ اور روایت ہی ہے
 کہ کہا ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مغنین بن بعضی ہم میں سی روزی داری اور بیاضی ہم میں ایک فطار کر نبوی پس اور ہی ہم ایک منزل ہر
 پنج دن گرمی کی پس گرمی روزیداری یعنی بسبب ضعف کی لایق کا ربار کی نرمی اور کپڑی سی فطار کر نبوی یعنی خدمت میں مشغول ہوئی اور کپڑی
 کسی چھی اور بلا باقی انونو کو پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگینی فطار کر نبوی آج کی دن ثواب نقل کہ یہ بخاری اور مسلم فی ف ثواب ہے ثواب
 کا لنگینی ملی کہ فطار راؤ کی حقین ہی ف میں بہتر تھا اور لفظ العوم میں شام ہی ہے کہ فضیلت فطار کی بسبب است کاری روزیداروں کی
 ہی منطلق اور میں لیل سپہی ہی کہ خدمت صاحب کی فضل ہی نوافل ہی ذکرہ شیخ فی العوارف و معراج **وعن ابن عباس** فی الحج رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدین نزل المکة فمما صائم حتی یلقی عسقا ثم دحا ماء وقلی یدیر لہ لکراہ التام فافطر حتی یقزم مکة
 وذلك فی رمضان کان ابن عباس یقول قال صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و افطر فمما صائم
 ومن شاة افطر متفق علیہ وفی رواية لم یصل عن جابر أنه شرب بعد العصر اور روایت ابن عباس ہی کہ کہا ہی
 لی جلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دینیسی طرف کی کہ یعنی جس سال میں کثیف ہوا پس روزہ کہا یا تنکلی بھی عقیان تنک امی ایک جگہ گادو منزل ہی
 کہ سی پھر گولیا باقی پھر اوٹیا با سکوا تہم متبعہ و تنکلی بہت دیکھا و سکوا کو کہیں اس کو لوگ پھر فطار کیا یا تنکلی امی کہیں اور پھر پھر تھا رمضان میں پس
 ہی ابن عباس کہ ہی کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی اور فطار ہی کہ پس جو چاہی روزہ کہی اور جو چاہی فطار کر ہی نقل کی یہ جابر
 اور مسلم لی اور ایک روایت مسلم میں جابر ہی تہہ کہ حضرت فی ہایا ہی بھی عصر کہف نامہ کہیں اس کو گو یعنی جانیں کہ جاز ہی فطار کرنا یا تنکلی
 کہ میں متابعت حضرت ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن النبی بن صالح الکحیم قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله وضع عن المسافر عن الصلوة والطهون عن المسافر وعن المریض عن الصلوة
والصوم والسنن اور روایت ہی اس بن مالک ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موقوف کردی مسافر ہی آوی نماز
 مسافر کیا روزہ مسافر ہی اور دودہ ملا نوالی ہی اور حلالی ہی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی ف موقوف کردی
 سری ہی سی مسافر ہر آدمی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دوڑ ہی اور دو کی قضا نمین اور پھر نہ کہیل چار نمین بہر دوہر گنیں اور دعائ کیا
 روزہ یعنی وجہ نمین حالت مغنین روزہ رکعتا غنین بنی فطاری اور حلالی ہی اور حلالی ہی روزہ معاف ہی اگر رمضان
 کری ہو چکا ہو او کو بعد فرض عذر کی قضا لازم ہی اور فایہ نمین ہر روز یک ولام شافعی اور احمد کی نزدیک است او پھر فدیہ ہی فرج ہے **وعن**
سکیم بن الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لکھموا لکھموا و فی الی شیع فیکصم رمضان
حیت اذا ذکرک رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ملہ بن جعفی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ ہو واطی او کسی سوا کہ
 پھر ہی فی منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنی حال میں عذر نہ ہی پس چاہی کہ روزہ کہی رمضان کا جہاں آجادی رمضان اس کو نقل کی
 یہ ابو داؤد فی ف یہ حکم است اب فضیلت کی ہی ہے والا جاز ہی سب علما کی نزدیک فطار کرنا مغنین اگر چہ شمت ہوا و ریحہ میں ضعیف

اور روزی آخر ہفتی کی سببت کی پس جبکہ فوت ہوئی روزی کہنی ایک مہینی شعبا کی میں فرمایا جب رمضان ہو چکی و افطار کری پہلی بدلی و روزی کہنی
لینا و بعضوں نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہفتی کی دوروزی کہنی کی ایک قدر شعبان میں اتفاق روزی کہنی کا ہوا پس حضرت نے بنا بہتجا کیے
بطور فرمایا کہ بجا تمام ہونی مہینی رمضان کی دوروزی کہنی یا نذر **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ما افضل الصيام**
بعد رمضان شهر الله ليوم واحد افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین روزی بعد روزی رمضان کی روزی مہینی اللہ کے ہیں کہ محرم ہی اور مہینوں کا پہلی نماز فرض کی کی نماز استیجی ہی فعل کہ
مسلم نے کہا ہی یعنی حفاظت کی اگر کفر چندین جبکہ روزوں کی موضع میں و پہلی نماز فرض کی یعنی اور سنتوں کو کہ وہ کسی کی یا کہا جائے کہ نماز استیجی
کی افضل ہی سنتوں کو کہ وہی باعتبار مشقت کی اور دور ہونے کی یا وسعت سے اور سنتیں ہو کہ فصل میں سبب اعتبار بہت تاکید مبنی او کی کی اور ان میں
ہو فی فرضوں کی اور دخل ہی فرض میں تری **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ما افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل** رواہ مسلم
عاشور کی کہ ہذا الیوم یوم عاشور و هذا الشہر رجبی شہر رجب و مصتان متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
سے کہ کہا نہیں دیکھا مہینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتی ہوں روزی کسی دنیا کو بزرگی دیتی ہوں اسکو او کسی غیر پر گراں نہ کو یعنی روزی دن
عاشور کی کو اور اس مہینی کو مہینی رمضان کی کو فعل کی یہ بیخاری و مسلم نے **ف** مہینی حضرت کسی روز کو او کسی غیر فضیلت تھی جی ہر
عاشور کی روزی کی اور رمضان کی روزوں کی کو کہو ہے افضل فرمائی کہا ہی علماء کی کہ یہ فہم ابن عباس کی ہی کہ انہوں نے حال معال حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کسی ایسا سبب لایا روز عرفہ اور روزہ اسکا افضل پر عاشور ہی اور روزی او کی ہی **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بہترین روزی بعد روزی رمضان کی روزی مہینی اللہ کے ہیں کہ محرم ہی اور مہینوں کا پہلی نماز فرض کی کی نماز استیجی ہی فعل کہ
اور بعد دوست کہبتی ہیں مخالفت اسکی پس کہوں کہ وہا وقت کرین ہم او کی اسکی تنظیم کر فی میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اگر زندہ یا مین سال
آئندہ تک تو آئندہ روزہ رکھو لگا فون کو ہی فعل کی یہ مسلم نے **ف** سارا قصد اس روزہ کہبتی کا افضل نہیں ہی اول حدیث میں آیا ہی اسکا کہ کیا فون
صحا رکوا اول سائید و جب ہونی او کی کی یہ بعد شخ کی سائیدہ سبب ہوئی پس جبکہ ہوا سوان مال ہجری عرض کیا صحابہ فی جو کہ مذکور ہوا او کی جو اسبتین
حضرت فی و با کہ اگر زندہ یا مین سال آئندہ تک تو فون کو رکھو لگا مہینی فصل فون میں کو با فون کو سائیدہ سون کی پس ہوگی مخالفت فی بجا اول
طا ہر ہی پر زندہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آئندہ تک بلکہ وفات ہائی با فون برس الاول کہ پس ہوا فون کا روزہ ہی سنت سلیم آباد
کیا حضرت فی روزی کا اگر کہہا نہیں لے کر انہا میں ہا میں کہ شے ہوزہ عاشور کی دینا اور سبب ہوزہ رکھنا ایکن پہلی او کی یا بعد او کی پس
اگر تری وسون کو کہی کہ وہ ہی سبب شایست کی سائیدہ ہو کی انتہی **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ما افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل** رواہ مسلم
عاشور کی کہبتی ہیں مخالفت اسکی پس کہوں کہ وہا وقت کرین ہم او کی اسکی تنظیم کر فی میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اگر زندہ یا مین سال
آئندہ تک تو آئندہ روزہ رکھو لگا فون کو ہی فعل کی یہ مسلم نے **ف** سارا قصد اس روزہ کہبتی کا افضل نہیں ہی اول حدیث میں آیا ہی اسکا کہ کیا فون
صحا رکوا اول سائید و جب ہونی او کی کی یہ بعد شخ کی سائیدہ سبب ہوئی پس جبکہ ہوا سوان مال ہجری عرض کیا صحابہ فی جو کہ مذکور ہوا او کی جو اسبتین
حضرت فی و با کہ اگر زندہ یا مین سال آئندہ تک تو فون کو رکھو لگا مہینی فصل فون میں کو با فون کو سائیدہ سون کی پس ہوگی مخالفت فی بجا اول
طا ہر ہی پر زندہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آئندہ تک بلکہ وفات ہائی با فون برس الاول کہ پس ہوا فون کا روزہ ہی سنت سلیم آباد
کیا حضرت فی روزی کا اگر کہہا نہیں لے کر انہا میں ہا میں کہ شے ہوزہ عاشور کی دینا اور سبب ہوزہ رکھنا ایکن پہلی او کی یا بعد او کی پس
اگر تری وسون کو کہی کہ وہ ہی سبب شایست کی سائیدہ ہو کی انتہی **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ما افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل** رواہ مسلم

تہا باب فیہ اہل موافقہ میں جبکہ پڑھتا ہے عرصہ کی اپنی مایوسین مانجھ وضاعی کی ہنر نکلتا اوستہ و سہلی کسی کام کی مہنی جو کام کہنا فی احکامات کہ
 ہی مہانتک نہا پڑھتی تھی کہ پس جوت کہ نہا پڑھتی تھی کہ پانی جالو را پنا دروازی پڑھت کہ پس ہوا ہوتی اور پھر اونچی شکل اپنی میں نقل کے
 یہاں بود و فی **ف** اگر کوئی کہی کہ انعام فی اس سبعین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرت فی اوکو یہ فرمایا کہ اوس سال تھو یہ کی لیلۃ
 ہوتی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگا ہونگا یہ بھی کہ ہر سال ای تاریخ ہوتی ہی اور یہ ہونے کی حضرت کو یہ تفسیر اوسکی معلوم نہ تھی تو مراد یہ ہے
 کہ تفسیر ہر سال کی معلوم نہ تھی اور یہی کہی کہ معلوم نہ فرمائی ہی کہ ہنر یا و احتمال یہ ہے ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار شخص کی ہو پس ہر کوئی
 لیلۃ القدر کا ہی سبعین ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا **الفصل الثالث** ضل تفسیر عن عبادة بن الصوام قال
 خرج النبي صلى الله عليه وسلم ليلا ليلا القدر فتكاحي ارجل من السليلين فقال خرجت لخدمته ليلۃ
 القدر فتكاحي فلان وولان دفعت وعسلى ان يكون خيرا لكم قال فمسنوها في الساعة والسابعة والحادية عشرة رواه البخاري
 روایت ہی عباد بن صوام سے کہ انہی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں جھک کر کہی کہ میں نے ہر سال ہی اس فرمایا حضرت فی نکاحا تھا
 میں کہ نہ دون کو شہد کی پس بیگناہ فلانا اور فلانا پس نہا ہی گئی پھر ان شہد کی اور شاید کہ وہ یہ بہتر نہا ہی کی پس تلاش کرو اوسکو اور تیسویں
 مین و تیسویں مین اور پچیسویں مین نقل کی یہ بخراری فی **ف** کہہ بیاضون فی کرامہ و قصصا عبد الدین ابی حدرد اور کعب بن
 مالک تھا اور وہاں ہی مہنی تفسیر اوسکی میری خاطر ہی اوسہی کہی سبب شومی بیگناہی کی کہی کہ اسے معلوم ہوا کہ بیگناہاں اور شومی کرنی اسہیں برہو
 ہی اور یہی سبب محر وہ ہوتا ہی آدمی برکات و بھلا ہونی اور یہ بہتر نہا ہی ہی کہ سبب کوشش و زیادتی کا عبادت میں ہوگا ع
**وَعَنْ اَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
 بَيْتِكَ مِنْ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَامَهُ اَوْ قَاعِدٍ يَنْتَرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمٌ عِيدُهُمْ بَعْضُ يَوْمٍ
 فَطَرَهُمَ بَاهِيَهُمْ مَلِيكُهُ فَقَالَ يَا مَعْزُومُ فَاحْزَنُ اَحْزَنُ وَفِي عَمَلَةٍ قَالُوا رَأَيْنَا جَزَاءَهُ اَنْ يُوَفَّى اَجْرَهُ قَالَ مَلِكُكُمْ
 عِبْدِي وَهَاتِي نَصْوَاقِي يَصْطِقُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَخْبِرُونَ اِلَى الدَّعَاءِ وَدَعَا فِي وَجْهِهِ وَكَرِهَ وَوَعْلُوِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي
 كَاجِبِيَهُمْ يَقُولُ اَنْجِعُوا اَنْفُسَكُمْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَرَجَعُوْا مَغْفُورًا لَهُمْ رَوَاهُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اور روایت ہی اس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوت کہ ہوتی ہی شہد رات فی مین بہر میل علیہ السلام پر جمع کی کہ تھو نہو
 و عا بخشش کی کرنی مین ہر نہی ہی ہی کہ لکھتا ہونی ناظر پڑھتا باطاعت کرتا ہوا اور کچھ عبادت کرتا ہو کہ پڑھتی ہوتی یا پڑھتی ہوتی یا کرتا ہو اللہ
 مظلوم کو پس جوت کہ ہوتا ہی دن عید اونی کا مینی عید العطر کا فخر کرنا ہی سبب کی الشفا فرشتوں اپنی ہی مہنی اون فرشتوں ہی کہ
 انہوں فی وطن کیا تھا ہی اور پر پڑھتا ہی ہی فرشتوں ہی کیا ہی بدلا اوس فرد و کا کہ پورا کیا عمل پناہ صل کرنی مین فرشتی ہی رب
 ہا ہی بدلا اوسکا یہی کہ پوری و دعا ہی فرد و کی عمل و سکی کی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ ہی فرشتوں میری خلاصہ میری اور نوڈ ہونی میری
 فی اداکا فرض یہ کہ کہتا اور نہ تھی روزہ پہنکی یعنی گہروں ہی طرف عید کا کہی چلاتی ہونی ساتھ دعا کی قسم ہی غنت اپنی کی اور بزرگی
 اپنی کی اور جو داہنی کی اور بد قدر میری اپنی کی اور بد قدر میری اپنی کی بد قدر قبول کروں گا میں عا دہی پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ ہی ہر پڑھتی ہی
 گہروں کو محتوی بخشا ہی نہا اور بدل دالین مینی بلایاں تہا نہ نکلیوں ی کہی گئی بدلی ہر برائی کی مینی حصہ اعمال مین فرمایا پھر خدا ہی پس
 بہر فی مین لوگ و سالست مین بخشش کہانی ہی و سہلی اونی نسل کی یہ بہر تھی فی شعب الایمان مین **باب الاعتكاف****

با همی پنج بیان اختلافات کی **ف** اختلافات کی معنی منتهی من بین میرزا ایک جگہ رو شرع میں میرزا پنج جد جماعت کی سادیت حکمت کی
 اور نسبت معتبر ہی سلمان مائل ظاہر کی کلام ہو جائیسی اور حقیقت لغات سے اور اختلافات اخیر عشرہ رمضان سنت مکرہ ہی پہلی کہ ہمیشہ حضرت
 اختلافات کی رہی او میں اور درختان میں لکھا ہی کہ سنت مکرہ علی الکفایہ یعنی بعض کے اور کفری اور اہو جاتی ہی اور سار کلمہ علی ملامت
 نہیں کی جاتی اور واجب ہو نامی اختلافات سادیت رزینی زبان خواہ فی الحال ہو جیسی کہی کہی جانی پر سخت تھی دونکا اس کی لاری کیا
 اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہی مندرسی یہ کہ اگر میرا میرا کام ہو جائیگا تو میں تھی دونکا اختلافات کرونگا اور سوا ان دونوں قسموں کی سخت
 ہے کہ پر اکثریت اختلافات فعلی کی یہی حد میں نہیں اگر نسبت تمام کی اختلافات کی کہی جائیسی اور قبل میں اختلافات ہی کہی جائیسی تاہم
 کی نزدیک قلم است کہی خواہ رات میں ہو خواہ دن میں اور یہی ظاہر روایت ہی امام اعظم رحمہ اللہ اور سی پرفومی ہی پس لاف ہی ہو
 کو کہ جب جی میں آوی تویت اختلافات کی کہی اس طرح کہ نسبت اختلافات کی کہی جیسا کہ بون مسر میں تا قبل اختلافات کا تہی نہی بخاک
 اور امام ابو یوسف کی نزدیک کثر روزی یعنی آوی یعنی زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سو آغا خبر روایت کی بہت قول ہی کہ قبل مدت اختلافات
 کی کہی ہی شرح بد و درختان **الفصل الاول** فصل پہی عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
 یعتیک الشراک اخر من مصداق حتی توفاه الله ثم اعتکف امرأه من بعد متفق علیہ روایت ہی
 عائشی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اختلافات کی آخر وہی رمضان میں بہانہ کہ قبض روح او کی کی سنی پیر اختلافات کیا او کی بی یون
 پیچھا وکی نقل کی پیر جی اور سلم کی **ف** پیر اختلافات کیا حضرت کی بی یون فی بی بی پیر کہ وہ ان میں پہلی کہی فہما کی کہ حسب روایت
 کو یہ کہ اختلافات کرین سجد البیت میں اور اگر سجد البیت ہو تو کیا جگہ کو گہر میں سجد تھیرا اور میں اختلافات کرین جن ہاؤ کی میں حکم سجد
 اگر ہی بی بلا ضرورت او میں ہی نہ کیلین رعو تو کو میں اختلافات کرنا کہ وہی شرح بد عالم کی وینا **وعن ابن عباس قال کان**
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اخرج الناس بالخیر وکان اخرج ما یكون فی مصداق جبریل لیلۃ کل لیلۃ فی مصداق
عائشۃ صلی اللہ وسلم القرآن فاذا لیلۃ جبریل کان اخرج بالخیر من الریح المرسکۃ متفق علیہ
 اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ کبھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت تھی تو کو میں سادہ بھلائی کی اور ہی بہت سخاوت کرتی رمضان میں جبریل ملا
 کرتی حضرت ہی بہت رمضان میں پہی روبرو جبریل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن بھی سادہ خود کی ہی بوقت ملاقات کرتی حضرت ہی جبریل ہونی
 حضرت بہت سخاوت کرتی سادہ بھلائی کی باوجود ہی ہونی ہی فعل کی یہی بخاری اور مسلم کی **ف** بہت تھی تو کو میں سادہ بھلائی ہی حضرت
 نفع بہت پہنچانی تھی اور بھلائی بہت کرتی ہی نسبت اور وہی خصوصاً رمضان میں کہ وہ امام باریک میں بھی کرتی اور میں فضل ہی اور ہوا چلاؤ
 گئے ہی یعنی جو کہ مینہ لاتی ہی حال یہ کہ نفع اس ہوا کہ عام ہو نامی اور بہت ہو نامی او سی ہی زیادہ حضرت ہونی ہی نفع پہنچانی اور
 بھلائی کرتی میں وقت ملاقات جبریل کی اور استیضات میں اشارہ ہی سادہ کی کہ وہی کو فضل و قوتیں اور صحبت نیکی کے میں زیادہ کو شکر
 کرتی جی بھلائی کرتی میں اور یہ حدیث البصوم میں ہی لانی حضرت رمضان میں اختلافات کی کرتی ہی شرح بد **وعن**
ابن ہریرۃ قال کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن کل عام مرۃ تعرض علیہ مرۃ یکون فی العام لک فیض وکان
یعتیک کل عام عشرۃ عنک عشرۃ فی العام لک فیض وکان اور روایت ہی بی ہریری کہ باہر باجا تاہی جبریل پہی ہی روبرو ہی
 صلی اللہ علیہ وسلم قرآن ہر سال میں ایک بار پس پڑ گیا قرآن روبرو حضرت کی دو بار اس مالیک حضرت وفات کی گئی اور ہی حضرت اختلافات کرنا

ہر سال میں تین ہزار حکمت کیا ہیں ان اوّل میں کچھ نفات کبھی کبھی نقل کچھ بخاری فی ف اور کبھی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت قرآن مجید
ہے جو بر جبریل کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبریل پہنچتی تھی دونوں روایتوں میں مخالفت کچھ نہیں ہے اسو علی کا ایک بار پہنچتی ہوں جبریل
اور پہنچتی ہوں بعد روایتی حضرت جیسا دو حافظہ و ذکر فی میں اس سی معلوم ہوا کہ دور کرنا ہی سنت ہے اور دوبار قرآن پڑھنا اور احکامات
میں دن ہوا آخر سال میں پہلی کمال شوق کی اور مستند ہوئی ساتھ حاضر ہوئی کی دیکھا۔ سیلغہ عین بیت وعدہ اول چون شود نزدیک ہوا
غوث تیز تر دوڑا اور امین بندہ ہی است کو یہ کہ لازم ہی ہر سال پر آخر عین میں کہ بہت کرمی تکمال اعمال اور ہوی نہایت سعادہ و اطمینان
اللہ تعالیٰ کی اور وہی کہی ہوئی کہ رو رو او کی رزق اللہ ع و ح و ع و ع عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکہ وسلم اذ اختلف اذنی الی راسہ و ہر فی السجۃ ارجلہ و کان لا یدخل البیت الا یحاجہ الی اللہ فاستغفر و اور روایت ہے
ما فیہ کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب احکامات کرنی نزدیک کرنی طرف تیرا نہا اور وہ ہوتی سجد میں پہنچتی کبھی کر دیتی ہیں او کی اور نہ دیکھ
ہوئی کہ میں کو وہی حاجت انسانی کی نقل کی کہ یہ بخاری اور مسلم فی ف یہ دلیل ہے کہ اگر کو مسکت نکالی کو فی عضو اپنا مسجد سی تو نہیں چل
ہو تا ہی احکامات اور دلیل ہے کہ کبھی کرنی مسکت کو درست اور کہا بن ہامی کا اگر دوہوی و احکامات والا کو فی عضو اپنا باس
یع مسجد کی سطح کر نہ اودہ موجب تو نہیں مضامین سک اور گاہی حاجت انسانی کی امام عظمیٰ کی نزدیک اگر ایک ساعت ہی بیتر حاجت ہی خود تھ
کی پہلی احکامات والا تو فاسد ہو جائی احکامات و حاجت و وسط کی ہوتی طبی اور شرعی طبی جیسی پیشاب و پاخانہ اور غسل اگر احکامات
اور غسل مسجد کی حق میں کو فی روایت تیرہ اصول میں نہیں ہے ہی مگر شرح ادا میں لکھا ہی کہ نقل کی علی غسل فرض ہوا نقل و شرعی سجد
تعارف کی اور اذان یعنی اذان کی جگہ خارج مسجد ہو تو اوپر یا داخل حاجت میں ہی اس احکامات تو ٹیپا نہیں اور مؤذن اور غیر مؤذن
میں برابر میں موجب روایت مسجد کے اور نماز مسجد کے لیے پہلی وقت زوال ہی اور جس جامع مسجد دو رو تو ایسی وقت پہلی کر پا وی جمیع
کو مستثنیٰ سمیت اور غرض زیادہ جامع مسجد میں تیرہ احکامات فاسد نہیں ہونگا مگر وہ تیرہ ہی زیادہ ہیں اور اگر کسی پاس خادم ہو تو
کبھی کہا نا ہی آبا ہی داخل حاجت میں ہی اور اگر مسجد کرنی لگی یا کو فی زیر کسی مسجد نکالی اور وہ اسی ساعت تکل کر ا مسجد میں چل ہو تو
نہیں فاسد ہو نہی احکامات و سکاحشائے لا فی البایع اور سطح اگر خوف جان یا مال کی وجہ میں جاوی تو نہیں فاسد ہو نہی اور اگر نیکو آیت
یا پانچا کی ہی اور فرض خواہ فی روک کہا ایک ساعت فاسد ہو گا امام عظمیٰ کی نزدیک و صاحبین کی نزدیک نہیں فاسد ہو نہی اور کو فی ڈو بتا ہوا
جلتا ہوا و میرا و کسی کائناتی کی ہی پہلی یا چاہا کی ہی اگر غیر عام ہو یا ادای شہادت کی ہی تو فاسد ہو جائی احکامات و غشکا اگر غیر عذر و وقت کو
السد کی پہلی کا ایک ساعت یعنی چارہو پہلی اگر چہ پہلی احکامات فاسد ہو جائی احکامات و صاحبین کی نزدیک تیرہ روز شمار ہو نہی فاسد ہو گا والا نہیں
ع ح عالمگیری ہی و دو مختار ف اس حدیث سی یہی پہلی کہ حاجت بنوائی ہی مسکت کو مسجد میں جائز ہی مگر مال غیر مسجد میں
یگر بن ہوا و ع و ع ابن عمر ان عمر سکا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی النجا ہلکۃ ان
اختلف لک لک فی السجۃ لک لک ان کو فی نہی نہی و اور روایت ہے ابن عمر سی یہ کہ عمر فی پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہا
نذرت ہی مینی جاہلیت میں کہ احکامات کر دیکھا میں ایک ساعت مسجد میں نہی باپوری کر نہا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف باہر ہے
جاہلیت اوّل است کہی میں کہی اور یہ عیسیٰ حضرت کی نوحۃ کی اور بعضوں نے کہا کہ ادا دوسری وہ حالت ہی کہ پہلی نماز ہونی اسلام
کی ہی اور ایک است یعنی دن سمیت جب کہ ایک روایت میں آیا ہی اور پوری کر نہا ہی یہی مگر نہی کہ پہلی اسلام کی ہی اور ایک

اسلام کی کسی جو تو امر و وجہ کی نئی ہی اور کہ طبعی طے کر دلالت کرتی ہی حدیث ابہر کہ مذہب جالبیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہے بلکہ اس کا
 عین بعد اسلام کی نہایت ماضی ہی ہی اور کہ ابوصنفیہ کی تہمتیں سچ ہی غذا و سکی و یلیج کے فہم کی کتاب میں مذکور ہیں و اس حدیث کی معنی جو وہ لہو
 میں اور بیان کی گئی اور کہ طبعی طے کی کہ میں دلیل ہی ابہر کہ روزہ شرط یقین سے و طبعی حجت اعطیات کی حدیث کہ نہایت ماضی ہی و اسلام ابوصنفیہ صریح
 علماء الروایت پیشہ کہ روزہ شرط ہی اعطیات و حسب نقل میں ہی ابہر ہی قول صحابین کا ہی و ہلاکت سے اور ایک روایت امام اعظم رحمہ علیہ ہی یہی کہ معلوم
 اعطیات میں روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل ہی یہی کہ اعطیات حضرت محمد کا جو بعضی روایت میں لایا ہی و میں روزہ ہی یا
 پیشہ بوداؤ و اورسانی اور واقفانی کی ایک روایت نقل کی ہی مثال و سکا یہی کہ حضرت عمرؓ کی لازم کیا انہی انفس پر جاہلیت میں بعد کہ اعطیات
 کریں ایک استثنیٰ دن بیت با ایک ن نزدیک کہ یہی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا اعطیات کر اور روزہ رکھو و راو دلیل و کی حدیث
 کی ہی کہ کی فی ہی لا اعطیات اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکھنا شرط ہی اعطیات میں پس اگر نہائی کہ اعطیات کر و نکال کر کو تو نہیں
 پیشہ اور اگر نہائی کہ رکھنا کی ہمیشہ میں اعطیات کر و نکال کر نہائی کہ کرتی ہیں روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور یہ روزہ رکھی اعطیات و
 کا تو نہیں صحیح اور اگر نہ اعطیات کیا رمضان میں ہیں تو او میں ہی میں تھا و سکی کر ہی ساتھ و دن سنہ کی میں نہیں جائز ہوئی تھا و سکی اور
 رمضان میں ورنہ او وجہ میں خواہ قصار و زری رمضان کی رکھنا ہو یا اور کہ پورا کر لے کی روئی اعطیات کی نیت کر ہی تو اوں کوئی راؤنگا
 ہی اعطیات لازم ہوتا ہی و در سطح صحیح مذکور کی اعطیات و دو دن کی اعطیات و دو راؤنگا ہی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعطیات صحیح
 کے ایک شک اور اگر نہ کر کی اعطیات ایک ہمیشہ کا اور کچھ تو اعطیات مکمل ایک ہمیشہ کا لازم ہوتا ہی اگرچہ مکمل رکھا ہو نہ ع و رمضان یا لاہینہ
الفصل الثانی فصل دوسری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر
 الاواخر من رمضان وکم یعتکف عاماً فلما کان العام للقیل اعتکف عشرین سراً الترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ
 عن ابی ابن کعب روایت ہی انس کہ ابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطیات کرتی دن ن اخیر کی میں رمضان ہی پس اعطیات کی یا نبی شاید
 اسبب کی خدا کی کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال نیدہ اعطیات کیا میں ن نقل کی یہ ترمذی فی اور نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ فی ابی کعب
 سے شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو ابو ہریرہ ہی اور کہ طبعی طے کر دلالت کرتی ہی حدیث ابہر کہ فہم کی ہوا کہ نقصا
 لئے جاوین جبکہ فوت ہوا سببکہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدہ تر قضا کرتی میں ہی حدیث جو نبی والا تھا فہم کی فرس ہی اور قضا
 تو نقل کی نقل و عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی اللہ
 علیہ وسلم یحکم فی معتكفه رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ و اور روایت ہی عائشہ ہی کہ ابی نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت کر اور
 کرتی اعطیات کر کہ نماز پڑھتی فجر کی بہرہ نفل موتی بچ جگہ اعطیات کی نفل کے بعد و او داؤد ابن ماجہ فی و دلیل کہ ہی ساتھ
 حدیث کی و زعمی اور قوی فی کہ ابتدا اعطیات کی اول روز کی اور جار و انما ہوئی نزدیک پیشہ کہ نفل ہو پہلے مذہب کے قضا کے اگر ارادہ
 کر ہی اعطیات ایک مینی یا عشری وغیرہ کا اور نکلی تیر روز میں مدغ و بقیہ کے میں نئی نزدیک دلیل ہی حدیث ابہر کہ حضرت عائشہ حدیث
 کی پہل خود کے بعد میں آتی ہی اور شب کو دن ہی جبکہ صبح کی پڑھتی تو اوس جہیز کہ اعطیات کی ہی ہوئی کا نماز جانا تھا و نفل موتی ناگاہ
 زمین کو گھوٹی پس ابتدا اعطیات وقت مغرب سے ہوئی اور داخل ہوا اعطیات کی گھنٹہ میں سچ کو زعم و عنہا قالت کان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یحکم فی معتكفه یوماً کہ ہوا فی غیر ہر نیکان عند سرہ ابو داؤد و روایت ہی عائشہ ہی کہ ابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تغصیب ہوئی تھا اور ہونوئی ابی ثلثین اور ستموئی ہاندہ و ہانہا گئی روز نکلتی ہی یہی مسجد گئی تھی تو انکی قبول ہوئی حضرت علی علیہ السلام
 اوکو قبول دیا وہ چ **وَعَنْ** ابی عبد اللہ ابن ابی نعیم **صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** قَالَ **فِي الْمُنْتَكَفِرِ هُوَ يَتَكَبَّرُ لِلَّهِ تَوَكُّبًا**
وَيُخْبِرُ لَكَ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَمَا لَمْ يَحْسُنْ لَكَ رَاكَاةً اِنْ اور روایت ہی ابی نعیم سی یہ کہ رسول خدا صلی علیہ السلام نے فرمایا اے حکیمان
 مگر نہ ایک جی میں کہ وہ بندہ رہتا ہی گناہوں سی اور جاری کی جاتی ہیں وہی اوکی نیکیاں مانند کرنوالی سبکیوں کی نفل کی میں بن اجنی ف
 بند رہتا ہی گناہوں سی یعنی جو کہ مسجد میں رکاز رہتا ہی اوکی شان سی ہی یہ کہ بچتا ہی اکثر گناہوں سی اور لفظی جری ساتھ ہم دوری جملہ کی ہی اور
 صبیحہ چول کا ہی اور وضو نہ فی کہ کہ معروف کتا یعنی جاسی جاتی ہیں اور عیشہ ہی میں احکامات کہ نہوایسی ہی ثواب دن نیکیوں کی کہ بار
 رہتا ہی انسی بسبب حکمت کہ نفل عبادہ وغیرہ کی مانند ثواب کرنوالی دن نیکیوں کی اور ایک نہ صحیح میں ساتھ ہم دوری جملہ کی ہی صبیحہ چول
 کا یعنی دیا جاتا ہی اوکو ثواب دن نیکیوں کا کہ بار رہتا ہی انسی بسبب حکمت کہ نہوایسی کی اور ساتھ جانی جنائی کی اور لفظا شکر فی سلا نوکی
 اور سبب نیکی کی جیسے دیا جاتا ہی ثواب کرنوالی دن نیکیوں کی کو اور خوبیاں احکامات کہ نہوایسی کی اور لفظا شکر فی سلا نوکی
 اور سپرد کرتا ہی انفس اپنا طرف مولی کی اور عیشہ عبادہ اور خاتہ خاتہ میں رہتا ہی اور نہایت قربا ہی حاصل ہوتا ہی اور جنت میں داخل ہوتی ہی ہی ونگو
 اللہ تعالیٰ کی قلعہ میں رہتا ہی کہ کوشیطان ہی بچا رہتا ہی اور مثال مشکت کی ایسی ہی جی ایک شخص بادشاہ کی درہ از ہی پڑ پڑا عرض حاجت پائی کرنا
 ہے پس مشکت کو یا زبان حال ہی کہتا ہی کہ ای مولی سیکہ تیری دروایسی لٹنی کا نہیں چھوٹ کہ تو مجھی بخشہ گناہیں اور میری سبب صادر گناہیں
 میری عمر کو دور نہیں کر نیچا ع **۱۱** اعداد الفتاح **کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ** کتاب فضیلت قرآن کی ف
 جانا چاہی کہ تلاوت کی فضیلت عبادت کی ہی خصوصاً جبکہ تلاوت میں بوضو تلاوت اور ثواب اسکا ہی کہ تحریر میں نہیں لکھا سکتا عرض حرفت کی نفل نیکیاں
 لکھے جاتی ہیں اور تلاوت میں پڑھیں اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرنا ہی نہادی اور روشن کرنا ہی ونگو اور شفاعت کہ کجا قیامت کو اور چل میں ہی قرآن
 اور متعدد اعلیٰ تلاوت سی یہی کہ باعث نفع اور مذکر یعنی بآلانی امور دین اور آخرت کی ہو اور بسبب کثرت تلاوت کی حکام الہی یاد اور تضرع ہونا اور
 عمل کیا جاوی اور عبرت اور سبب پڑاوی جادی نہ یہ کہ کثرت تلاوت اور حرفت آراستہ کریں اور دل غفلت میں نہیں جو کوئی قرآن پڑاوی اور عطل و سہرہ کی
 قرآن دشمن اسکا ہوتا ہی چنانچہ حنفیہ شریفین ابی ربیعہ مال القرآن والقرآن ملینہ یعنی بعضی قرآن پڑھتی ہیں اور قرآن لعنت کرنا ہی اوکو اور وہ
 پڑھنا اسکا اور چھت ہوگا نفع و بامد نہ بعد ازین جانا چاہی کہ نہیں حاصل ہوتا نفع اور مذکر اور فہم معنی سوا پڑھنی قرآن کی ساتھ ہنگامی اور تریل و رضو
 دل کی سی ہی بخیر قرآن کی لازم ہی اوکو پڑھنا قرآن کا مشروع ہو چنانچہ کہ بعض میں مذکور ہی کہ کج اور اگر فی حق قرآنی ختم چاہیں دل میں بلکہ ابسال میں
 کافی ہی اور عبادت کی ہی ہے سات روزی کہ میں بخیر ہی اور جند راست زیادہ میں ختم کر فی فضل ہو اور جو کوئی معافی قرآن کی بخانی اوکو ہی چاہی بوضو
 دل ہی شروع کرے اور عیشہ پڑھنی لینے ختم ہو کہ کلام خدا تعالیٰ کا اور احکام اوکی ہر ایک اپنی بندہ نیکی میں اور ایسا عاجزی اور فروختی سی مٹتی ہوگا
 کلام اللہ سی سنبا ہی **اَو** اب تلاوت کی یہ ہر ایک وضو ساتھ سوا کہ کر اگر جی جگہ میں متواضع اور و سبب پڑھنی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتھ وضو
 دل کی سطح ہوگا بار و بوردہ تعالیٰ کی ہی دعا شمر کرے کی دعا عفو اور بسبب اللہ پڑو کہ شروع کرے اور جانی کہ کلام خدا تعالیٰ کی کابی و طہ سنتا ہوں و
 آہستہ آہستہ ساتھ برباد و نفع اور تریل کی پڑی اور آیت وعدہ و رحمت ہر خوشدل ہو کہ دعا کرے اور مغفرت و رحمت پڑھنی یا مکی اور آیت خدا علیہ ع
 پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پرستہ کہی جی ہی جلت میں اللہ پاک کا بیان ہوا وہ سبحان اللہ کی ورد میان پڑھنی کی رووی اور اگر پڑھا
 نہاوی تکلف نگین ہو کر اپنی کو دہا کہ کرے اور دینی اسکی ہو کہ جلدی ختم کرے الہی کہ پڑھنا ساتھ برو نفع کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑھنی ہی کہ خدا

اللَّهُمَّ جَلِّ الْقُرْآنَ ثَمَنًا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَثَمَنًا فِي الْقِيَامَةِ صَاحِبًا عَلَى الصَّلَاةِ وَأَوَّلِي الْحَسَنَةِ فَيَا مَنْ أَنْ سِرًّا ۝ ۱۰۱
 بالسرِّ قرآن کو میری ہی دنیا میں جنت میں ثمناً ہے اور آخرت میں ثمناً ہے اور دنیا میں ثمناً ہے اور آخرت میں ثمناً ہے اور دنیا میں ثمناً ہے اور آخرت میں ثمناً ہے ۝
 جودل چاہی دعا کری کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 کہی ہو کر اور روایت کی یہی کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 اور روایت کی یہی کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَقُولُونَ لَوْلَا إِذَا سَأَلْتَهُمْ
 وَكَذَّبَ الْعَادُونَ بِاللَّهِ وَضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا لَوْلَا إِذَا سَأَلْتَهُمْ وَكَذَّبَ الشَّاكِرُونَ بِاللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْجُوسِ وَ
 الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ وَمَنْ دَعَا لِلَّهِ وَلَكَ أَوْ صَاحِبَةً أَوْ ذِيًا أَوْ شَيْئًا أَوْ مِثْلًا أَوْ سَمِيًّا أَوْ عَدَا كَأَنْتَ
 رَبُّنَا أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَنْتَ شَرِّكَ فِيمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخُنْ صَاحِبَةً وَلَا ذِيًا وَلَا كَفَرًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكَ
 فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَثِيرَهُ نَكِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكَتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا فَيَمِيلُ إِلَيْهِ أَوْ يَسْتَوِي ۚ سَائِرِينَ مِنْ لَدُنْهُ وَيُنِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الصَّالِحِينَ إِنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَا كُنْتُمْ فِيهِ أَكْبَرُ وَيُنِيرُ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ
 عِلْمٍ وَلَا لِابْنِهِمْ كَمَنْتُمْ بِهِ عَنَّا ۚ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَنْ قَالُوا هُمْ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَمَنْ قَالُوا هُمْ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْجُودُ فِيهَا مِنَ السَّمَاءِ وَكَافٍ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ الْحَلِيمُ
 قَاطِرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولَى أَجْنَحَةٍ مَشْنُوعٌ فِي ذَلِكَ وَمَنْ يَنْزِلُ فِي السَّمَاوَاتِ أَنْ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 مَا يَفْقَهُ اللَّهُ لِبَنَاتِهِمْ نَحْوَهُ وَلَا مِثْلَهُ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ وَلَا يَقْضِي لَهُ مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَمِعَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ
 اضْطَرَعُوا لِلَّهِ خَيْرًا فَأَبَشَرُوا بِلِ اللَّهِ خَيْرًا وَبَقِيَ وَأَحْكَمُ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ فَمَا يُشْرِكُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَلَقَدْ
 مَرَّ بِهِ الْكَلَامُ وَكُلُّ ذَلِكَ مِنْ الشَّاهِدِينَ الَّذِينَ صَلَّيْ عَلَى جَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالرَّحِمَ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَافِعَةً
 بِحَبْرِ الْقَلَمِ وَكَارِهُةِ الْإِنْفِاقِ نَعْمًا بِالْإِلَهِاتِ وَالَّذِينَ أَحْكَمَ رَأْيًا تَقَبَّلَ مِنْكَ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 وَشَوْرَ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ فصل بيب عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ فِيهِ الْحَاكِمُ روايت ي عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 کہی ہو کر اور روایت کی یہی کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 اور روایت کی یہی کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَقُولُونَ لَوْلَا إِذَا سَأَلْتَهُمْ وَكَذَّبَ الشَّاكِرُونَ بِاللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْجُوسِ وَ
 الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ وَمَنْ دَعَا لِلَّهِ وَلَكَ أَوْ صَاحِبَةً أَوْ ذِيًا أَوْ شَيْئًا أَوْ مِثْلًا أَوْ سَمِيًّا أَوْ عَدَا كَأَنْتَ
 رَبُّنَا أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَنْتَ شَرِّكَ فِيمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخُنْ صَاحِبَةً وَلَا ذِيًا وَلَا كَفَرًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكَ
 فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَثِيرَهُ نَكِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكَتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا فَيَمِيلُ إِلَيْهِ أَوْ يَسْتَوِي ۚ سَائِرِينَ مِنْ لَدُنْهُ وَيُنِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الصَّالِحِينَ إِنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا مَا كُنْتُمْ فِيهِ أَكْبَرُ وَيُنِيرُ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ
 عِلْمٍ وَلَا لِابْنِهِمْ كَمَنْتُمْ بِهِ عَنَّا ۚ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَنْ قَالُوا هُمْ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَمَنْ قَالُوا هُمْ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْجُودُ فِيهَا مِنَ السَّمَاءِ وَكَافٍ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ الْحَلِيمُ
 قَاطِرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولَى أَجْنَحَةٍ مَشْنُوعٌ فِي ذَلِكَ وَمَنْ يَنْزِلُ فِي السَّمَاوَاتِ أَنْ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 مَا يَفْقَهُ اللَّهُ لِبَنَاتِهِمْ نَحْوَهُ وَلَا مِثْلَهُ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ وَلَا يَقْضِي لَهُ مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَمِعَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ
 اضْطَرَعُوا لِلَّهِ خَيْرًا فَأَبَشَرُوا بِلِ اللَّهِ خَيْرًا وَبَقِيَ وَأَحْكَمُ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ فَمَا يُشْرِكُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَلَقَدْ
 مَرَّ بِهِ الْكَلَامُ وَكُلُّ ذَلِكَ مِنْ الشَّاهِدِينَ الَّذِينَ صَلَّيْ عَلَى جَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالرَّحِمَ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَافِعَةً
 بِحَبْرِ الْقَلَمِ وَكَارِهُةِ الْإِنْفِاقِ نَعْمًا بِالْإِلَهِاتِ وَالَّذِينَ أَحْكَمَ رَأْيًا تَقَبَّلَ مِنْكَ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 وَشَوْرَ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ فصل بيب عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ فِيهِ الْحَاكِمُ روايت ي عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 کہی ہو کر اور روایت کی یہی کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 اور روایت کی یہی کہانی تھی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی
 صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی الطالب ۱۰۱ اور ابن جرود یہی روایت کیا ابوہریرہ کی کہانی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب تھی کہ قرآن دعا کرتی

کہیں نہ سکھائے تو نہیں شکوہ تیری سورہ فی فضل سورہ قمر میں پہلی ساری کلمہ کی توحید سی پر کرا حضرت فی ہاتھ پیرا پس جبکہ ارادہ کیا مہنی بہر کلمہ
 کہانی یا رسول اللہ تحقیق اپنے ذمہ کیا تھا کہ اللہ سکھائے میں جنگ بہت تیری سورہ قرآن سی فریاد سورہ احمد رسولہ علیہ سات تین میں کہ
 کلمہ تیری جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ہی نہ کر دیا گیا میں وہ فصل کی بیہ بخاری فی ف جوابت الخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں غیبہ علیہ علیہ
 و سلم کو جو اسے بھی جاتی نماز میں جاتی تھی جیسی خطاب کرتی تھی غیبہ کسی نماز میں جاتی اور سورہ فاتحہ کہ بہت تیری سورہ پہلی فرما کہ درستی بخ
 ہے اسکی نزدیکی اور فو لکھا و معنی اسکی بہت میں با وجود اختصاص لفظ کو چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل میں بھی قول ایک
 شہد و ابانک شفیق کے بلکہ کہا ہی بعضی عارفین کی کہ جو کچھ کلمہ کی کتاب میں ہی وہ سب قرآن میں ہی اور جو کچھ قرآن میں ہی وہ سب سورہ فاتحہ میں
 ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہی وہ سبم العین میں ہی اور وہ سات تین میں ہی ہمارا ہی اس بات پر تو خدا کا شاک نہایت من الشانی و ان القرآن العظیم یفوق
 دین میں شکوہ سات تین کہ کمر پڑی جاتی ہیں نماز میں یا ناکہ کئی ہی اسکی ساتھ فصاحت کے اور عیان کی مراد اسکی سورہ فاتحہ ہی اور دہائی
 شکوہ قرآن عظیم مراد اسے ہی فاتحہ ہی اس کے بعد بجز عظیم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہی و ع ع و ع ع اے ہر ذرۃ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جعلنا لیسو کلمہ مقابرا ان الشیطان یفر من الیک الذی یفر فیہ سوا البقرۃ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ ہمارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شہرہ او بی گھروں کو متیری تحقیق شیطان یہاں تک ہی اس گہری کہ تیری جاتا
 ہی اس میں سورہ بقرہ فصل کی یہ سلمی فی نہ ہیلو کلمہ و ن کو متیری یعنی تیری خالی ہوتی میں ذکر اور زندگی اور تلاوت قرآن ہی بطرح
 کہ نہ کو نہ ہیلو کلمہ و ن کی مانند تیری رہو اور نہ کلمہ و ن میں ذکر اور قرآن اور نہ تار و کلمہ و ن اور نہ ذکر اور نہ فضل اور نہ تار و کلمہ و ن
 منہ ہی گھروں اور نہ والو کلمہ و ن و تلاوت قرآن ہی فرمایا ان شیطان از کلمہ و ن خاصہ و بقرہ کو اسکی کہ کیا کہ میں بہت میں ہمارا اور کلام اللہ
 تعالیٰ کی و ع ع و ع ع اے ہر ذرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرأ القرآن قال یائی یسوم
 القیمۃ شفیعا لا کھلاہ افرعوا الزھراؤن البقرۃ و سورۃ العنبران و انھما تالینان یوم القیمۃ کا کھلاہ اعمام
 او غیبان ان او قرآن میں طے صوات کھلاہ ان عن اعمامہما افرعوا سورۃ البقرۃ فان اخذ ہا بکرۃ و ن کھلا
 حسرۃ و لا یستطیع ہا البطلۃ و ا کہ مسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ ہا شامی غیبہ علیہ سلمی کہ تیری قرآن میں تحقیق
 وہ او کلمہ و ن قیامت کی شفاعت کہ فو الا تیری والو کی تیری یعنی علی مخصوص و دوسو تین کلمہ ہی جو تین سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونوں
 او کلمہ و ن قیامت کی گویا کہ وہ دونوں کلمہ ہی میں ابی با دونوں سایہ کرنوالی چیز میں ہوں با دونوں کلمہ ہی میں ہر ذرۃ جانوں کی صفت ہا تیری
 ہوی جگہ میں کی تیری والوں ابی کی طرف سی تیری سورہ بقرہ و تیری تحقیق و اوست کرنی ابی تیری ہر ذرۃ امل کرنا معانی اسکی میں و عمل کرنا ہر
 برکت ہی یعنی نفع عظیم ہی اور ہر ذرۃ اسکا حسرت ہی یعنی دھمت ہوگی قیامت کو اور نہیں طاقت کہتی اسکی حال کر نیکی اہل باطل اور کسبت یعنی
 سبب درازی سبب کی فصل کی یہ سلمی فی نہ ہیلو کلمہ و ن کو متیری یعنی تیری خالی ہوتی میں ذکر اور قرآن اور نہ تار و کلمہ و ن اور نہ ذکر اور نہ فضل اور نہ تار و کلمہ و ن
 ہایت اور ذیاتی قیامت کی روشن میں ہوں گویا کہ یہ دونوں سورتیں بہ نسبت اور سورہ توحی اللہ تعالیٰ کی نزدیک ہر ذرۃ جانوں کی میں بہ نسبت تمام
 شاد دینی اور کلمہ ہی میں ابی کہ سایہ کرنی اپنی تیری ہر ذرۃ گری موقوفہ کی اور سایہ کرنوالی چیز میں ہوں ہر ذرۃ امل کرنا معانی اسکی میں و عمل کرنا ہر
 نسبت اول کی اور قریب ہوگی اپنی تیری والوں کی سری جیسی ہا شاد دینی سر سایہ کرتی ہیں تیری و کلمہ و ن سایہ ہی ہوگا اور خوشی ہی اور
 کہانی ہی کی کہ لفظ و لفظ غیبان و غیرہ ہر توحی کی ہی پس ل ل یعنی بصورتہ ابی کہ یہ تین اسکی ہی ہوگی کہ تار و کلمہ و ن ہر ذرۃ جانوں کی میں بہ نسبت تمام

[illegible]

اور وہ سنی الہد کی ہی استوار یعنی کسبیلہ قومی ہی معرفت اور قرطیابی کا اور وہ ہی مذکور با حکمت اور وہ راہی سیدہ ہی اور وہ ایسا ہی کہ نہیں کہ پر
 میں بسبب تباع و تکلیکی خوشنشین قومی طرف باطل کی اور نہیں بلکہ میں سادہ و سکی زبانیں اور نہیں سیر قومی اور سبب علی اور نہیں پرانا ہوا بسبب کثرت
 فراوانت کی اور نہیں تمام ہوتی علی عجلہ سکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ تو وقت کیا جنوں کی اور وقت کہ سنا او کو بہانہ کہ کہا تحقیق یعنی شافران مجاہد
 بتا ہی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم سادہ و سکی جنی کہا موقوف او کی اور سچ کہا اور سنی عمل کیا سادہ و سکی ثواب یا جاویدا اور سچ حکم کیا
 سادہ و سکی یعنی درمیان لوگو کی انصاف کیا اور سنی بلایا یعنی خلق کو طرف او کی یعنی طرف ایمان لائی اور عمل کرینی اور سپرہ و کہا یا کیا طرف سیکر
 او کی نقل کی میر ترمذی اور داعی کی اور کہا ترمذی کی کہ میر حدیث سند اسکی مجہول ہی اور صراط میں گشتگو کی یعنی سنی اور وہاں ہی ف جتنیکر
 فی جہو را تو کو کونہی ایمان نہ لایا اور سپرہ و نہ عمل کیا اور سپرہ و ہلاک کر کیا او کو یا تو بچا کر گرن او کی اصل میں قسم کی سنی میں تو فنی اور وہ کہ سنی پس
 معنی میر میں کہ قطع کر کیا او کو اعداد و دو کر کیا رحمت ہی سنی خلاف او کی کہ عمل کی قرآن پر او کو سنی و کیا استدعا لئی علی مراتب کو اور کہا طہر
 کہ سنی پر عمل کرنا قرآن کی کہ سنی پر یا کہ کلمہ پر ایسی آیت و کلمہ و ہے علی ناوینہ یا ترک کی قرآن او کی ازراہ مگر کی کا فزوحا ہی اور
 جسے جوڑا چہ قرآن کا بسبب جوڑی یا کہ صنعت کی باوجود اعتقاد و تعظیم او سکی پس نہیں گناہ اور سپرہ و بلکہ فی محمود سنی قومی سنی اور نہیں کہ
 جو میں بسبب تباع و تکلیکی خوشنشین قومی جو کو فی تباع کری اسکا محفوظ رہنا ہی لگاری ہی اور اگر کوئی کہی کہ بل بدعت یعنی روافض و خوارج وغیرہ
 ہی تو دلیل کیا فی میں کلام اللہ وہ کہاں محفوظ ہیں بلکہ گراہ ہیں جواب میر کہ سبب او کی لگاری کہ چہ کہ وہ کہ لسل نہیں بڑی میں ہی کہ
 چہ و دین او ہون فی پیشین حضرت کی کہ جسنی قصد کلام اللہ معلوم ہوتا ہی اور تفصیل کی وہ ہون فی او کی کہ جو کال ہی کلام اللہ کی سنی
 میں یعنی صحابہ غیر ہم نہیں بیچا نا وہ ہون فی قرآن کو فی چہانی کا ایسی کہا ہی چہدہ جنی کہ جو کی فی نیار کی قرآن اور نہ سنی حدیث سپرہ و
 کجا دی او کی اور جو کی دہل ہوا طریقہ ہا ہی میں بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی بنی جہل پس اور ہمیشہ ہی شیطان کا ایسی کہ علم ہا امتیاز
 سادہ کہ نہ سنت کی اطلاع اور کہا طہر ہی فی معنی سکی میر میں کہ تہذیب اور جو فی اہل او را یعنی تبرع اور تہذیب قیود و کجائی سکی اس پر
 ب تعذیر کی ہی اور نہیں اکثر سادہ و سکی زبانیں یعنی اور عبارت اسکا مانند نہیں ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی یا مراد میر کہ قرآن
 دنا و نہیں ہی مومنو کی زبانوں پر اگر چہ جی ہون بسبب فاش ہونی و لکی اور تلاوت اسکی سبب کہ فرمایا اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ نَزَّلْنَا الْقُرْآنَ الْمَدِیْنَةَ
 او نہیں سہ ہونی اور سبب علما یعنی نہیں لفظ کر سکتی کہ او سکی علما رہند کہ چہ میں طلب سکی ہی انندہ میر سنی اس شخص کی کہ سیر ہوا ہی کہانی
 بلکہ بسبب مطلع ہی میں ایک سہیر و ضابط او کی مشتاق ہونی میں را و چہ کی زیادہ او سی اور نہیں پانا ہوا یعنی نہیں جاتی لذت وارت او سکی
 اور سنی اذکار و اجزا و سکی با با برہنی سی بلکہ جب رہتا ہی نہ دہا سنتا ہی او سکو را دو با نا ہی حلاوت و نسبت جہلی با کی اگر چہ سنی جی ہو کر
 ع وَ سَنَ مَعَاذَ الْجَہْیِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَرَمَ الْقُرْآن وَ حَمَلَہٗ بِمَا فِیْہِ الْیَسَ
 وَاللّٰہُ تَا جَا یَوْمَ الْقِیَامَہِ صَوْنُہٗ اَحْسَنُ مِنْ صَوْنِ التَّمْرِ فِی بُیُوتِ النَّبِیِّ اَلَوْ کَا تَتْ فِیْہُمْ فَمَا کَانَ لَکُمْ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
 زَاہُ الْخَمْرِ وَ الْبُخَارِ وَ رَوَاہِیت ہی سادہ چہنی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شخص کہ پڑھی قرآن اور عمل کری سادہ و چہ کی کہ
 او میں ہی پناہی جا دگی با با سکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی او کی بہت چہ ہو کی روشنی آفا کہ کسی بچہ کہ دن دنیا کی اگر ہوا آفا بلکہ
 کہ ہون نہا کی پس کہ گمان ہی تھا را سادہ اس شخص کہ عمل کیا سادہ قرآن کی نقل کی میر حدیث اور بود او فی وقت پڑھی قرآن یعنی خوب سچ پڑھا
 او سکو اور کہا بن جہر کی کہ یاد کری او سکو اور اگر ہوا آفا یعنی بالفرض و اللہ پر تہا ہی کہ وہ نہیں بین ماندہ ہی چہ روشنی کی کہ آفا بیلا وجود اس

وہ کہ سنی
 و کہ سنی
 و کہ سنی

الْمَلِكَةُ الْفَرَّانَ قَالَتْ طَلَبَ الْأَمْرَ يُنْزَلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطَلَبَ لَهَا سِدَّةً سَكَنَ هَذَا رَوَاهُ الْإِسْرَاقُ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیف سعدی کی بڑی سورہ طہ اور یسٰی پہلی پیدا کر فی آسمان زمین کی
 ہزار برس پہلے جبکہ شافعیوں نے قرآن مجید پر ہاتھ لگایا تھا کہ خوشحالی ہی وہی اوس است کہ اودا را با و یگا بہم ہوا یعنی بہید دونوں سو قریب و سپر اور
 خوشحالی ہی قاطعی اون دونوں کی کہ اوہا دیکھی بہی یعنی باور لگی اور حفاظت کر لگی کی خوشحالی ہو وہی اون دونوں کی کہ پڑھیں گے یہ قرآن
 افضل کی بہید و اسی فی **ف** پڑھیں یعنی ظاہر کہین یہ سو تین اور بیان کیا تو اب کمات اون کی کا با سبھا با و کو با بی فرشتوں کی زمین اور اہل اسم کی کو
 معنی ان کی اور کہا اس حجر کی کہ حکم کیا بعضی فرشتوں کو ساتھ پڑھنی او کی با فی فرشتوں نے تا وہ جا میں بزرگی ان کی اور جبکہ شافعیوں نے قرآن مراد قرآن ہی
 قراءۃ ہی یعنی شافعیان سورہ نوح یا قرآن ہی ہی طہ اور یسٰی مراد ہیں کہ قرآن اہل ہر مکہ دونوں ہی ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ بِسِتْفَرٍّ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ طَلَبَ سَرَّاهُ التَّزْمِينُ وَقَالَ
 هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ الرَّائِي يَضَعُفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُعْنِي الْفَخَّارِيُّ هُوَ مِنْكَ الْحَدِيثِ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھی حمد الدخان رات میں سچ کر نامی اسی المذنب نبش لگنی میں کہ
 یوم ہزار خوشحالی کی بہی ترمذی نے اور کہا بہ حدیث غریبہ اور عمر بن ابی شمر کہ راوی احمدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد بن یحییٰ
 فی کردہ سنکر ہی حدیث کا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ لَجَمْعَةِ غُفْرٍ
 لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَشَامُ بْنُ الْقَاسِمِ الرَّائِي يَضَعُفُ
 رات جمعہ کی پیش کش کی ہی وہی او کی نقل کی بہی ترمذی نے اور کہا بہ حدیث غریبہ اور ہشام ابی الدہلوی راوی ضعیف ہی حدیث میں ہوا
 عَنْ الْعِرَاضِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ السُّبْحَ قَبْلَ أَنْ يُقْرَأَ السُّبْحَ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ
 مِنَ الْفَلَاحِ سَرَّاهُ التَّزْمِينُ وَأَبُو دَاوُدَ وَسَرَّاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مَرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عریاض بن ساریہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھتی سبحات پہلی سوسے فرات
 تحقیق انہیں ہی ایک ہی بہت ہزار راویوں کی نقل کی بہی ترمذی اور ابو داؤد فی اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان ہی بطریق ارسال کی اور
 کہا ترمذی نے کہ بہ حدیث حسن غریبہ **ف** سبحات وہ سو تین میں کہ جکی سری پہلے بخان باج باج کا ہی وہ سات سو تین میں بخان
 الذی اسری لہ بعدہ اور سورہ حدید و شہد و صحت و رجھا و رعا بن اور علی و ایک ہی بہت ہزار راویوں کی نقل کی کہ روایت ہوا نزلنا ہذا
 القرآن ہی اور بعض نے کہا کہ وہ فیہ الاول والاخرہ والظاهر والباطن جو کل شی علم ہی او طسی فی کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ
 کی اور ساعت جمعہ کی بہ قول حجتی پیغ ہوا **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُبْحَةَ
 فِي الْقُرْآنِ لَتَلْمِزُ لَيْلَةَ شَعْتِ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبْرَكَ إِلَيْكَ الْمَلَكُ سَرَّاهُ التَّزْمِينُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورہ قرآن میں نہیں آتی کہ ہی کہ شفاعت کی اون فی وہی
 ایک شخص کے پہا تک کہ جغش کی گئی وہی او کی اور وہ سورہ تبارک الہی بیدہ الملک نقل کی بہی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور اشانی اور ابن
 ماجہ فی **ف** لفظ شفاعت کی جو معنی دو اسماء میں با یکہ خود ہی بہ زمانہ ہی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الہی اور بڑی قدر کرتا تھا او کو
 پس جب مراد شفاعت کی تھی او کی پہا تک دور ہوا اوست خدا یا بہ شفاعت معنی مستقبل کی ہی معنی شفاعت کر گئی بہ سورہ قہر میں اور

فی مسن ابن عباس کی کہ پڑھی گا اسکو عرض وعن ابن عباس قال ذکر بعض النسخ التي سئل الله عليه وسلم فيها عن
 قمره هو كما يحسب انك قمره قال لا ابي له انسان يقر سورة تبارك الذي يبيده الملك حتى احتموا فاني النبي صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم فاخذه فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المنة هي النجاة هي النجاة من عند الله رواه الترمذي في المعجم
 اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہ کیا ایک فی صحابہ یوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے تجھ کو ایک قبر داروں و گمان کرتی ہی کہ یہ ہے ہی پس
 تا کہ ان اوسین ایک آدمی پڑتا ہی سورہ تبارک الذي يبيده الملك يهانك كما هم كما اسكو بهما اكلوا انرا لا نجمة كما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
 پس خبر دی حضرت کو پس یہاں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سورہ ملک نہ کرنا ہی وہ نجات دہی والی ہی نجات دہی ہی پڑنی ایک واسطی
 خدا کے فضل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریبہ فثانیہ کہہ کر نبیوالی فی اوی مردہ کو سورہ ملک پڑنی ہوئی غیب میں باجائی ہو
 اور غائب ترمذی ہی اور مسخ کرنا ہی ہی غائب ہی باگنا ہونی جو کہ سب میرا غیب کی باجائی ہی ہی فایک واسطی کہ جو نبی و کو
 مسخ میں نہیں ہے وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الدهر نزل وتبارك الذي يبيده الملك رواه
 الترمذي في المعجم وقال الترمذي هذا حديث صحيح وكذا في شرح المشكاة وفي المصالح غريب
 اور روایت ہی جابر ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہ سوتی یہاں تک کہ پڑنی الم تر نزل السجدة اور تبارک الذي يبيده الملك فضل کی یہ حدیث
 اور دومی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور اسطرحی کہ اسی السندی شرح السنین کہ یہ حدیث صحیح ہی اور صلح میں کہا کہ یہ
 غریبہ فغریب ہونا منافی صحیح ہونے کی نہیں ہی کہ غریب ہی ہی صحیح وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الدهر نزل وتبارك الذي يبيده الملك رواه الترمذي في المعجم وقال الترمذي هذا حديث صحيح
 وكذا في شرح المشكاة وفي المصالح غريب
 اور روایت ہی ابن عباس ہی اور ابن بن ابی شیبہ کہ وہاں وہاں فی قرآن یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سورۃ
 انفال زلزات برابری آوی قرآن کی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی او قل هو الله احد
 کی فصل کی یہ ترمذی فی فثانیہ بیان مبدء او معاد کا ہی اور اذ زلزات میں بیان کا غریبہ ایسی برابر آوی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونا
 قل هو الله احد برابری قرآن کی پہلی معلوم ہو چکی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی پہلی ہی کہ قرآن میں بیان توحید اور نبوت اور احکام اور
 و تصدیق ہی اور اس سورہ میں بیان توحید کا غریبہ اور علم عرض وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الدهر نزل
 وتبارك الذي يبيده الملك رواه الترمذي في المعجم وقال الترمذي هذا حديث صحيح وكذا في شرح المشكاة وفي المصالح غريب
 اور روایت ہی ابن عباس ہی اور ابن بن ابی شیبہ کہ وہاں وہاں فی قرآن یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سورۃ
 انفال زلزات برابری آوی قرآن کی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی او قل هو الله احد
 کی فصل کی یہ ترمذی فی فثانیہ بیان مبدء او معاد کا ہی اور اذ زلزات میں بیان کا غریبہ ایسی برابر آوی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونا
 قل هو الله احد برابری قرآن کی پہلی معلوم ہو چکی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی پہلی ہی کہ قرآن میں بیان توحید اور نبوت اور احکام اور
 و تصدیق ہی اور اس سورہ میں بیان توحید کا غریبہ اور علم عرض وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الدهر نزل
 وتبارك الذي يبيده الملك رواه الترمذي في المعجم وقال الترمذي هذا حديث صحيح وكذا في شرح المشكاة وفي المصالح غريب
 اور روایت ہی ابن عباس ہی اور ابن بن ابی شیبہ کہ وہاں وہاں فی قرآن یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سورۃ
 انفال زلزات برابری آوی قرآن کی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی او قل هو الله احد برابری تہائی قرآن کی او قل هو الله احد

مرد اس سے پہلے ہی کہ بہت ثواب پاتا ہے میرے ساتھ فضائل معنی سورۃ ن اور تاجران کی تفسیر غریزی اور منشور سے لکھی جاتی ہیں کو گندمی
 فوائد فضیلت کی سنی سے خوش دل ہو کر سرگرمی حاصل کرنی اس نسبت غلطی ہو دین لکھا ہی ہو لانا جہ الغریز کی لکھا ہی مشیرین فی حضرت
 قریح علی بن ابی طالب و علی الصلوٰۃ و السلام کے کشتی پر سوار ہو کر خود بخود ہی ہر اسان ہی وہی نجات پانچ بنی خوق ہی سہم مد معجز ہوا و ہر سہا کشتی پہنچا
 موقوف ہی سالم ہی پس جب سبب اس ادبی کلمی کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کہ معنی ہسم السلام الرحمن الرحیم کو تمام مروج ابتدائی کار کی
 مواظبت کر لیا کہ کو مذکور محرم نجات ہی ہو گا اور لکھا ہی علمانی کہ ہسم السلام الرحمن الرحیم کی دینیں حرف بین اور موکل و ذبحی ہی اویس میں ساتھ ہفت
 کی بار ہر ایک کی و تین ہی دشت ہو سکتی ہی اور یہ ہی لکھا ہی کرد و ز و شب کی چوبیس ساتین میں پانچ ساعت کی ہی تو پانچ غار بن مقرر فائین و ہر
 باقی کی ہی یہ اویس حرف و بی تا ہشت و بر خاست اور حرکت اور سکون میں کران او فیل ساعتون میں ہون برکت و عبادت حاصل کری تو جو
 ان حرف و بی ہی برکت ہی وہ ساتین چھ و دین لکھی جان اور یہ ہی لکھا ہی علمانی کہ سورہ برات کو مثل ہی ہر ہر حکم نقل لکھا ہی ہسم السلام الرحمن الرحیم
 سے خالی لکھا اور وقت پنج کی ہی مقرر فرمایا کہ ہسم السلام الذکر کہیں و ہسم السلام الرحمن الرحیم کہیں ہی کہ صورت پنج کی صورت فہر کی ہی و رحمت
 اویس کی ہی نہیں پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن ملاؤست کری اور ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر روز شترہ بار خافض زبان پانی زبان پر جاری
 کری بقرین ہی کہ غنٹ غنٹ صحت و عافیت و ثواب محفوظ ہو و لگا اور غافل اس آیت کی ہی یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی کہ جب
 آدمی پانچ بار کو جاوی تو چاہی کہ ہسم السلام کہ کہ جاوی تیار و واقع ہو در میان شرمگاہ و اسکی اور نظر خجاست کی پس جب یہ کلمہ در میان آدمی کی و
 و شتان و نیوی او کی پرودہ ہوا تو میدہی کہ در میان آدمی کی اور خدا جتنی کی البتہ پرودہ ہو گا اور صلاح شہین واد ہو ہی کہ اصحاب حضرت
 سلمہ علیہ وسلم کی سبب چو کی کافی ہو و کو اور مرگ و الو کو اور دیو الو کو ساتھ سورہ فاتحہ کی رقیہ کہ تہی مینی پڑ کہ در دم کرتی ہی اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی و سکو جائز کہ اورد و افقنی اور ابن عساکر فی سائب بن زید ہی روایت کیا ہی کہ کو کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
 اس سورہ کی رقیہ فرمایا اور آیت بن مبارک کہ بعد پڑھنی اس وقت کی اور پڑھام در و او کی ملا اور زنا پانی مسند میں لاش بن مالک سے لایا ہی کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جتنی پہلو پنا چو کی پر لکھا اور فاتحہ اور قتل ہوا و احد پڑھ کر اپنی پر دم کین ہر بلا سی اماں میں ہو گا کہ یہ کہ موت او کی
 مقرر ہو مینی موت کوئی پڑ نہیں چا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند میں لایا ہی ابن عباس بطریق مرفوع کی کہ فاتحہ کتاب برابر و وہابی قرآن
 کی ہی ثواب میں و ابو اسحق و بطرانی اور ابن مردودہ و ابو یوسف اور ضیاء رحمہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی کہ چار
 چیزیں گنج عرش ہی چھو کہ میں امن اور کوئی چیز سو ای ان چا کی و س گنج ہی کسی کو نہیں پہنچی ام الکتاب بے درایت الکسی اور ضامنہ سورہ بقرہ کا
 سورہ کوثر اور ابو نعیم و ابو یوسف ہی ابو داؤد ہی روایت کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ فاتحہ الکتاب بے کتابت کرنی ہی ابی جہز ہی کہ
 کوئی چیز قرآن ہی کتابت نہیں کرتی ہی اور اگر فاتحہ الکتاب ایک پلہ ترازو کی میں کہیں و ان کو دو سو پلہ میں تو البتہ فاتحہ الکتاب
 سات قرآن کی برابر ہو و ابو جعید فضائل قرآن میں جبر بن جبر ہی نامی روایت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو کوئی فاتحہ الکتاب
 پڑ ہی کو یا قوت و تخیل و در نزل و در قرآن کو پڑا و تفسیر و کس اور کتا بلصاحت بن انباری اور کتا بلخطۃ ابو اسحق و علیہ السلام و ابو نعیم
 کی میں واد ہو ہی کہ امیر علیہ السلام کو اپنی عین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنے کا سپر چار بار اتفاق پڑا اول و سوقت کا و سپر نیت ہوئی
 اور دوسری جبکہ اس کو آمان ہی زمین پڑا والا و تیسری جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوئی تو جو ہی جبکہ فاتحہ الکتاب بے نازل ہوئی و ابو اسحق
 کتاب بن مشابہ لایا ہی کہ سب کوئی حاجت دپیش ہو چاہی کہ فاتحہ الکتاب پڑی اور بے ختم رکلی حاجت چاہی اور تیسری شہی ہی روایت کیا ہی

پڑھی سورہ دخان رات جمعہ کے دن صبح کو مابقی احوال میں کہ مغفرۃ کجائی میں ملے اور نکاح کیا جاوے گا اور کچھ عین ہی اور جو کوئی پڑھی سورہ دخان
رات میں بخشی جاتی ہیں پہلی گناہ اور کسی اور فرمایا حضرت علی المد علیہ سلمیٰ کہ جتنی پڑھی الم تنزیل و دریں و راقعہ ستا عود تیار کر لے کہ جو کئی کو
لیے نور اور پناہ شیطان ہی اور شکر کسی اور بندگی کا ہو گیا و کسی لہی درجی دن قیامت کی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت علی المد علیہ سلمیٰ
فی کہ جو کوئی پڑھی اقرن بت الساعۃ ہر رات میں اوٹھا و بگا اور سکوا اللہ دن قیامت کی بحال میں کہ موندہ اسکا مانند جو دہون رات کی جائے گی ہوگا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ فارسی سورہ حدید اور اذ وقت اور الرحمن کا بکا راجا مابھی پنج تہی والون آسمان زمین کی ساکنان و فرود
میں ہی بہشت فردوس میں کہ اہل جنت ہی رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ سورہ الواقعہ سورہ النہی ہی پس پڑھو اسکو اور سبھا و اسکو
اولاد و بی کو و ایک روایت میں ہی کہ سبھا و اسکو بیون اپنی کو و حضرت عائشہ ہی کہ لکھا خورقون کو نہ عاجز کری ایک مہا کو بہرہ کچھ
سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ کہ کوئی پڑھی اخیر سورہ شکر کا بہرہ جاری اوس است میں یاد میں تو دیکھنا و دیکھی اوستہ ہم
خلائق میں کہ میں اور تکلم رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ ایک شخص کو کہ جب جگہ پہنچا تو پانی پنی کی بہرہ پڑھی سورہ شہد اور فرمایا کہ کوئی
شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ جو شخص نہاد مکی ساتھ اللہ کی شیطان ہی میں باہر پڑھی اخیر سورہ شکر کا بہرہ ہی اللہ شہر از قریب
کہ دفع کرتی ہیں اوس ہی شیاطین جن دہس کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح نکلتے کرتی ہیں اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام نکلتے کرتی ہیں اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ جتنی پڑھیں شکر اخیر تین رات میں یاد میں بہرہ اوس دن بارات میں پڑھنا واجب ہوئی اور کسی لہی جنت اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ دوست رکھتا ہوں میں بہرہ کہ توبہ رکھ لے دی پنج ہر انسان کی اہمیت میری ہی اور کہا عکرم بن سلیمان فی کہ
پڑھا مینی قرآن اہل کی لگی بہرہ جب پہنچا میں یعنی کو کہا کہ اللہ کہ نہ نزدیک خاتمہ سورہ کی آخر کلام اللہ کا یہی کہ مینی پڑھا بعد اللہ بن
کثیر کی لگی بہرہ جب پہنچا میں یعنی کہ کہا کہ لکھ کہ خیر کلام اللہ سکھو رابن عباس فی ہی حکم کیا اسکا اور نہروں ہی عباس نے کہ حکم کیا ابی اکبر
فی جھکو اسکا اور نہروں جھکو ابی فی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ اذ ازلت برابری آدمی قرآن
کی اور العادیات ہی برابر ہی آدمی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ جو کوئی پڑھی رات میں ہزار تین باجگا اللہ تعالیٰ ہی
اسلام میں کہ وہ ہنسا ہوگا عوض کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ ہر رات پڑھیں سورہ الاحقاف سورہ الاحقاف سورہ الاحقاف سورہ الاحقاف
اور فرمایا کہ قسم ہی اوسن است کی کہ جان سکیر اور کسی ہاتھ میں ہی کہ میرہ سورہ برابر ہی ہر رات پڑھیں سورہ الاحقاف سورہ الاحقاف سورہ الاحقاف سورہ الاحقاف
فی پنج خصال قل ہو اللہ کل شے لکھا آئی ہو ذخیرہ کی طرف ہی صلی اللہ علیہ سلمیٰ کہ ہر کہا اور ہون فی اوائلا ستہم سید کیا اللہ تعالیٰ فی ملائکہ
نور حجاب اور آدم کو کھا سنون ہی یعنی کچھ پڑھی ہوئی ہی اور اللہ کو شعلہ گاہی اور آسمان کو دہون ہی اور زمین کو پانی کی جہاگ ہی پڑھنے
اپنی ریسے یعنی رب کا ہی ہی بنابین جواب دیا کہ کچھ پڑھی صلی اللہ علیہ سلمیٰ بہرہ لائی اور کسی پاس بہرہ پڑھیں سورہ کو کل ہو اللہ تعالیٰ کہ نہ
ایک ہی نہاد و کسی ہول و فروع میں اور نہ شکر اللہ اللہ اللہ ہی برواہی نہ کہا مابھی اور نہ پناہی اور نہ اذ حیل رکھتا ہی پڑھی ساری سورہ
بہرہ سورہ ہی کہ نہ امین و حرکت کیا ہی اور نہ کا کا اور نہ آخر کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ فی طرف اپنی پس پڑھنا صلے
پس جتنی پڑھا اسکو تین برابر برہوئی ساتھ پڑھتی تمام دہی کی اور تہی پڑھا اسکو تیس باہر فیض فضل ہو گیا کوئی اہل دنیا ہی اوسدن کہ جتنی پڑھا
پڑھا ہوا اس ہی اور جتنی پڑھا اسکو دہرہ بیگا جنت الفردوس میں و جتنی پڑھا اسکو تین باہر جنت کا دل ہو گیا کہ میں دور ہو گیا ہی اوسن فقہ
اور ایک روایت میں ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ سلمیٰ ایک رات کہ پڑھتی ہی اسکو بار بار پڑھتی ہی اسکو صبح تک و ایک روایت میں

اور اگر کیا سات طرح پر جس پر جو جو کسی اور عین کی شکل کی جیسے بخاری اور مسلم کی اور لفظ مسلم کی میں **ف** صحیح کی متون میں حد کو بیت اختلاف
 ہی قرینہ بلین قول کی فی میں ایک قول یہی کہ حدیث مشابہا ہے ہی کی معنی خوب عری پر یکسو معلوم نہیں اور بعضوں کی کہاسی کو نہ پہنچ
 اگرچہ زیادہ میں سات طرح کیوں جو کہ فی میں طرف سات و چون کی اختلاف ہے بلکہ جراحات ہونا کلہ کہ ذات و کسی میں ساتھ زیادتی و
 نقصان کی و دستور و جہ تہیہ ہونا ساتھ صحیح جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکور و ثبوت کا چہ ہی اختلاف نصرت یعنی حرف کا اندازہ تحفیت و ثبوت
 اور نسخ اور کسر و اوستھ کی اندازہ بیت اور بیت اور یقطا و یقطا و یعیش و یعیش کی پانچوین اختلاف رکبات کا چہ ہی اختلاف حرف کا نہ
 اگرچہ یا بعضین بعضون فی پڑا ہی ساتھ قندہ بون کی اور بعضون فی پڑا ہی ساتھ تحفیت نون کی اور ساتون اختلاف نون کا نہ تخریج اور
 مالکی اور سنی و بعضین میں سنی متصل کی گئی میں نسبت یہاں کی ہر ملا من الحافہ و عن ابن مسعود قال سمعت رجلاً قرأ
 وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ حَلَاكُهَا لِحُثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي كَعْرِثُ فِي وَجْهِهِ
 التَّكَرُّهِيَّةُ فَقَالَ كَلَّا كَمَا تَحْسِبُ فَلَا تَحْتَسِلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَخْكَفُوا
 فَهَكَذَا قَرَأَهُ الْحَاشِرُ **اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا سانی ابی شحیر کو کہ پڑتا تھا اور سانی ہی علی مد علیہ سلم کو کہ پڑتی تھی خلاف ابی**
بہس یا میں و س شخص کی علی مد علیہ سلمی پاس اور خود ہی ابی ابی کو کہ پڑی فی میں حضرت کی چہ وہ ناخوشی یعنی بسبب جھگڑا کی اور خلاف ابی
 قرأ یا حضرت فی دونون اچھا پڑتی ہو پیش اختلاف کہیں سخن و شخص کی علی سنی اختلاف کیا اس میں یعنی جھگڑا یا بعضون فی بعضو کہیں ہاں
 ہوئی روایت کی یہ بخاری فی **ف** مراد اختلاف یہاں انکار کیا جہ کہ جوہ و قرآن ہی کہی گیا ہی ہی قرآن و نیزہ اور اربعین سب حق میں
 کیسا انکار نہ کرنا چاہی اور اگر ایک کا اور غیر ایک کا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرآین متواتر میں اور بعضی احاد متواتر میں سات و تین میں کہ
 پڑی جاتی ہیں **و عن ابی بن کعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ آية الكرسي عليه السلام دخل**
آخر فقرأ آية أخرى صاحبه فلما قصينا الصلوة دخلنا جميعا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا
إن هذا قرآنك أنكرنا عليه ودخل آخر فقرأ أخرى صاحبه فقرأها النبي صلى الله عليه وسلم فقرأنا جميعا
فقط في نفسي من الكذب لا أدركت في الحاء هائية فقلنا آي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد غشيت
ضرب في صدره فقصت عروفا فلما انظرنا إلى الله فقلنا يا أيها النبي أرسل إلنا أن أقرأ القرآن على حرف
فرددت إليهم أن هون على أمي فرددت إلي الثانية أقرأه على حرف فبني فرددت إلي الثالثة أن هون على أمي
فرددت إلي الثالثة أقرأه على سبعة أحرف ولك بكل مرة رد ذلكها مسألة تسألنيها فقلنا
اللهم اغفر لا متني اللهم اغفر لا متني وأخرت الثالثة ليؤمير عاب إلى الخلق
كلهم حتى لا يؤمروا عليهم السلام مرة مسلم **اور روایت ہی ابی بن کعب کہ ہا میں سجد میں میں غل ہوا ایک شخص نا پڑا**
لکھ پس پڑی قرآن یعنی نا میں یا بعد کی ایسی کہ انکار کیا میںی اور سکا اور پھر یعنی دل ہی یا زبان ہی بیز دل ہوا ایک و شخص پس پڑی قرآن
خلاف قرآن یعنی پیش کی جب پڑی کہ نہ نازل ہوئی پس ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پاس میںی انکی نماز کی جگہ کہ میںی میں
پڑی ہی یا باجو میں غل ہوئی پس کہا میںی کہ گفتیں پس شخص پڑی قرآن کہ انکار کیا میںی اوس قرآن کا اور پھر او دل ہوا ایک شخص پس پڑی
اوسنی قرآن خلاف قرآن پہلی پڑی فی و ایک اور حکم یا اول دونوں کوئی علی مد علیہ سلمی پس پڑا دونوں فی پس پڑی قرآن و انکی

اور اگر کیا سات طرح پر جس پر جو جو کسی اور عین کی شکل کی جیسے بخاری اور مسلم کی اور لفظ مسلم کی میں صحیح کی متون میں حد کو بیت اختلاف ہی قرینہ بلین قول کی فی میں ایک قول یہی کہ حدیث مشابہا ہے ہی کی معنی خوب عری پر یکسو معلوم نہیں اور بعضوں کی کہاسی کو نہ پہنچ اگرچہ زیادہ میں سات طرح کیوں جو کہ فی میں طرف سات و چون کی اختلاف ہے بلکہ جراحات ہونا کلہ کہ ذات و کسی میں ساتھ زیادتی و نقصان کی و دستور و جہ تہیہ ہونا ساتھ صحیح جمع اور واحد کی تیسری اختلاف مذکور و ثبوت کا چہ ہی اختلاف نصرت یعنی حرف کا اندازہ تحفیت و ثبوت اور نسخ اور کسر و اوستھ کی اندازہ بیت اور بیت اور یقطا و یقطا و یعیش و یعیش کی پانچوین اختلاف رکبات کا چہ ہی اختلاف حرف کا نہ اگرچہ یا بعضین بعضون فی پڑا ہی ساتھ قندہ بون کی اور بعضون فی پڑا ہی ساتھ تحفیت نون کی اور ساتون اختلاف نون کا نہ تخریج اور مالکی اور سنی و بعضین میں سنی متصل کی گئی میں نسبت یہاں کی ہر ملا من الحافہ و عن ابن مسعود قال سمعت رجلاً قرأ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ حَلَاكُهَا لِحُثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي كَعْرِثُ فِي وَجْهِهِ التَّكَرُّهِيَّةُ فَقَالَ كَلَّا كَمَا تَحْسِبُ فَلَا تَحْتَسِلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَخْكَفُوا فَهَكَذَا قَرَأَهُ الْحَاشِرُ اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا سانی ابی شحیر کو کہ پڑتا تھا اور سانی ہی علی مد علیہ سلم کو کہ پڑتی تھی خلاف ابی بہس یا میں و س شخص کی علی مد علیہ سلمی پاس اور خود ہی ابی ابی کو کہ پڑی فی میں حضرت کی چہ وہ ناخوشی یعنی بسبب جھگڑا کی اور خلاف ابی قرأ یا حضرت فی دونون اچھا پڑتی ہو پیش اختلاف کہیں سخن و شخص کی علی سنی اختلاف کیا اس میں یعنی جھگڑا یا بعضون فی بعضو کہیں ہاں ہوئی روایت کی یہ بخاری فی ف مراد اختلاف یہاں انکار کیا جہ کہ جوہ و قرآن ہی کہی گیا ہی ہی قرآن و نیزہ اور اربعین سب حق میں کیسا انکار نہ کرنا چاہی اور اگر ایک کا اور غیر ایک کا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرآین متواتر میں اور بعضی احاد متواتر میں سات و تین میں کہ پڑی جاتی ہیں و عن ابی بن کعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ آية الكرسي عليه السلام دخل آخر فقرأ آية أخرى صاحبه فلما قصينا الصلوة دخلنا جميعا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا إن هذا قرآنك أنكرنا عليه ودخل آخر فقرأ أخرى صاحبه فقرأها النبي صلى الله عليه وسلم فقرأنا جميعا فقط في نفسي من الكذب لا أدركت في الحاء هائية فقلنا آي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد غشيت ضرب في صدره فقصت عروفا فلما انظرنا إلى الله فقلنا يا أيها النبي أرسل إلنا أن أقرأ القرآن على حرف فرددت إليهم أن هون على أمي فرددت إلي الثانية أقرأه على حرف فبني فرددت إلي الثالثة أن هون على أمي فرددت إلي الثالثة أقرأه على سبعة أحرف ولك بكل مرة رد ذلكها مسألة تسألنيها فقلنا اللهم اغفر لا متني اللهم اغفر لا متني وأخرت الثالثة ليؤمير عاب إلى الخلق كلهم حتى لا يؤمروا عليهم السلام مرة مسلم اور روایت ہی ابی بن کعب کہ ہا میں سجد میں میں غل ہوا ایک شخص نا پڑا لکھ پس پڑی قرآن یعنی نا میں یا بعد کی ایسی کہ انکار کیا میںی اور سکا اور پھر یعنی دل ہی یا زبان ہی بیز دل ہوا ایک و شخص پس پڑی قرآن خلاف قرآن یعنی پیش کی جب پڑی کہ نہ نازل ہوئی پس ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پاس میںی انکی نماز کی جگہ کہ میںی میں پڑی ہی یا باجو میں غل ہوئی پس کہا میںی کہ گفتیں پس شخص پڑی قرآن کہ انکار کیا میںی اوس قرآن کا اور پھر او دل ہوا ایک شخص پس پڑی اوسنی قرآن خلاف قرآن پہلی پڑی فی و ایک اور حکم یا اول دونوں کوئی علی مد علیہ سلمی پس پڑا دونوں فی پس پڑی قرآن و انکی

[illegible]

کہ جو کو کہ لوگوں کی زبان میں مسلمان تھے ہر گز نہ تھا حضرت عثمانؓ کی مناسبت ان میں سے ایک جمع کر دینا لوگوں کو ایک مصحف پڑھنا اور اختلاف نہ
 لوگوں کی خوشی و ہر چیز کے مناسبتانی تھی پس قصہ کہ لوگوں کی جمع کر لیا ایک مصحف پڑھا چنانچہ بیان اسکا فارسل ان میں ہی اور نازل ہوا ہی
 موافق زبان ان کی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اہل میں نازل ہوا لغت قریش میں بہر حضرت کی التماس قریش ہونی چاہی بجا نہ ہوئی کہ ہر کوئی اپنی
 لغت میں پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے فی سائید اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگوں کی موقوف کرنی ہوا ان لغات کا حکم کیا اور سب کو کھولت
 قریش میں پڑھنے کو فرمایا پس یہ میں تھی اونکی قول کی کہ لکھو اور سکونت قریش میں کہا تھا وہی فی کہ اس اختلاف کا لوگوں کی نظر ثابت
 میں پس کہا زید فی ان باوہ اور کہا اور دین فی ان باوہ پس جمع کی لوگوں کی طرف عثمانؓ کی پس کہا اونہوں کی لکھو سکونت کا
 پہلی کہ قریش کی زبان میں ہوں میں ہی اور پڑھا لوگوں کی حضرت عثمانؓ ہی لفظ تم تبلیغ پس کہا عثمانؓ کی کہ لکھو اور میں و اور پھر جمع کی یا
 مصحف کی نظر ہر اور ہر پیش ہی وہ میں کہ حضرت قصصہ کی پائش اور ہر اور مصحف ہی وہ کہ اور بعضی لوگوں کی جمع کی ہی اور ہر ہر سکنت ہی کہ
 راوی ہوا و نظام حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کی اس بخوشی ہی بعد وفاتی وہ وہ یہ تھکی وہی حضرت عثمانؓ فی جلا دالی اور کہا تھا
 فی کہ یہ مبلغ ہو فی حضرت عثمانؓ لکھو ان مصحف کسی تو وہ بعضی حضرت قصصہ کو میرے اور سوای اونکی اور اپنی مصحف کی اور مصحف جلا دالی
 پڑھ چھٹی حضرت قصصہ کی اس کہ جب تک ہوا و ان مدینہ کا تو مکتوبا و ان کو جلا دالی ہی اونہوں فی نہ ہی سبب قصصہ کا انتقال ہوا تو وہ اس
 انکی بہا فی عبد الدین عمری شکار جلا دالی بخوف انکی کہ اگر ظاہر ہو گئی تو لوگ پھر اختلاف کر بھی اور اختلاف ہی جمع گنتی اور مصحفوں کی
 کہ حضرت عثمانؓ فی ہر طرف پہنچی کہ کتنی ہی مشہور یہی کہ پانچ تھی اور باوہ اوہ فی کہا کہ سامانی الواحتم حسباتی ہی کہ اسات مصحف تھی
 ایک کہ کو پہنچا اور ایک نام کو اور ایک میں کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کو فی کو اور ایک مدینہ میں رکھا اور اختلاف کیا تھی لہذا
 فی پڑھ پڑنی و ورق مصحف کی کہ بت باقی رہی اور میں نسخ تو باوہ اولی و مودنا ہا ہی جلا دینا لکھو ان کو کہا جلا دینا بہتر ہی پہلی کہ دفعی ہوا
 میں تمام صورتیں ذلت کی بخلاف وہ پہلی کہ ونا جانا ہی و مودنا و سکا اور بعضوں فی کہا کہ ونا ہوا ہی اور ذالاجاوی و مودنا و سکا
 پاک نگاہ میں لکھ لائی ہی کہ بی جاوی باقی اور سکا پہلی کہ و و دہا ہی ہر چاہی اور شفا سیدہ کی علتوں کی اور حضرت عثمانؓ فی جلا دینا بصلحت
 کی کہ اختلاف نہ رہی اور میں حضرت عثمانؓ پڑھ و مود کو میں شرح میں یا ہو کہ جلا دانی دینی ہی جبکہ شرح میں یہ یا ہوا و اونہوں فی
 دینا بصلحت کے بغیر کہ جو لوگوں اور میں کہ نہ حسب ذلت ہی کہ بتیہ لکھا ہی علانی کہ جمع ہونا قرآن کا میں بار واقع ہوا ایک اور تو ہر
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکنا پاک مصحف میں نہ تھا مرتبہ و دوسری بابہ و حضرت ابو بکرؓ کی ہر مشغول ہی حضرت علیؓ کی کہ لکنا پڑھنا
 لوگوں کی بیچ محدث مصحف کی ازروئی نواب کی ابو بکر میں رحمت کری المدد ابو بکر پڑھ و و اول جمع کرنا ہی میں کتاب بخدا و جل کو اور
 میری اب حضرت عثمانؓ کی وقت میں جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو ہر لکھا مصحفوں میں ساتھ لغت قریش کی اور جہا نے اطراف میں تھی جہا ت
 سبب میں ہونی پس فرق در میان جمع با لکرا و جمع عثمانؓ نہ کی یہی کہ ابو بکر فی جمع کیا اس وری کہ سدا و قریش میں کہہ جانا ہی اور حضرت
 عثمانؓ فی جمع ہی کہ کہ اختلاف واقع ہوا پس عثمانؓ نہ نصرت میں جمع کرنا ہی قرآن کی میں میں بلکہ جمع کرنا ہی میں و لوگوں کو سکنت قریش
 وَعَلَىٰ عِيسَىٰ قَالَ قُلْتُ لِعِمَّا مَا حَكَمَ كَمَا عَلَّيْنَا عَمَلًا لِّلْإِنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الثَّانِي ذُلُّ الْكَلَّةِ وَهِيَ مِنَ الثَّانِي ذُلُّ الْكَلَّةِ وَهِيَ مِنَ الثَّانِي ذُلُّ الْكَلَّةِ وَهِيَ مِنَ الثَّانِي ذُلُّ الْكَلَّةِ
 يَدْنَاهُمْ وَأَكْمَلْنَا كَلَامَهُمْ إِنَّ سَطَرَ كَلَامِهِمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَوَضَعُوا هِيَ التَّسْبِيحَ الطُّلُوبَ مَا حَكَمَ كَمَا عَلَّيْنَا ذَالِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ دَسُّو
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّوَالُ وَهُوَ يَزِيلُ عَلَيْهِ السُّورَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَنَ نَعَضَ

اَعْلَاءُ الدُّعَاءِ صَلَواتُ الرَّسُولِ وَكَانَ هَذَا حَدِيثًا غَرِيبًا اور روایت ہی اہی ہر یہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کہ
 خوش لگی اوسکو یہ کہ قبول کرے امد دعا اوسکی نزدیکت جو کہ پس چاہی کہ بہت دعا کرے حالت فراموشی میں نفل کی بہتر ترمذی فی اور کہا بہرہ
 غریب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذعوا لله وانتم موقوفون بالاجابة واعلموا ان الله
 لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه ولا التزم وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی اہی ہر یہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 مانگو امدی اور تم یقین کہی جو ساتھ قبولیت کی اور جاگو کہ امد میں قبول کرنا دعا دل غافل کی یعنی کسی غافل ہو اکتہ اور مشغول ہو غیر
 خاص میں نفل کی بہتر ترمذی فی اور کہا بہرہ حدیث غریبہ ف یقین کہی جو ساتھ قبولیت کی یعنی جو وقت دعا کی میں حالت پر کہ سختی جو بہت
 اوسکی قبولیت کی میں کسی اچھی کام کرے جو اور بری باتوں میں بھی جو اور رعایت کرتی جو شرط دعا کی مانند حضور قلب غیر وہی پہلے
 کہ جو قبولیت اور بد لون نہا کی حالت قبول نہیں یا اور یہ کہ کہ تم مغلطہ ہو سکی کہ امد میں نا امید کیگا کہ کہ سب نفل میں ای کی ح د
 وعن مالك بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سألتم الله فاسألوه بطلون انفسكم ولا تستكفروا
 بظنهم هذا فی ردایہ بن عباس قال سئل الله بطلون انفسكم ولا تستكفروا بظنهم هذا فاذ اقرعتم فامسحوا بها
 ووجههم رواه ابو داود اور روایت ہی مالک بن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت مانگو تم امد میں پہلے مانگو اوس
 ساتھ مذکر کی جانب ہون کی اور نہ مانگو اوس کی ساتھ مذکر کی جانب ہون کی اور مالک روایت میں بن عباس کہ کہا مانگو امدی ساتھ
 کی جانب ہون کی اور نہ مانگو اوس کی ساتھ مذکر کی جانب ہون کی اور یہی کہ جو وقت کہ فراموشی دعا میں پہلے ہو تو کو اپنی مونہہ یعنی تا
 برکہ جو تو مونہہ اور ہی مونہہ یعنی نفل کی یہاں بود و فی ف اندر کی جانب ہون ابھی کی یعنی دعا کی میں ساتھ صلح کہو کہ اندر کاں پہنچا
 سامنی مونہہ کی یہی جیسے معمول ہی دعا اگنی میں ملتی ہاتھ کر دعا نہ مانگو اور حالت استسفا میں سستی ہی امتین دینی امدی دعا مانگی اتنی
 ہی خواجہ بیان اسکا بابل استسفا میں ہو چکا ہی مولانا وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان ربكم حيي كريم يستحي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يرددهما صراطا التزمين ان يرددوا اليه في الدعاء الكبر
 اور روایت ہی سلمان کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق پروردگار تمہا بہت حیا مند ہی یعنی حیا کرنا ہی حیا مند و کھاسا و
 والا غیر سوال کی جاکر تا ہی بند ہی اپنی ہی کہ بہرہ پیری او کو نالی جو وقت کہ او تمہا ہی بندہ ہی دونو تمہا طرف اوسکی نفل کی بہتر ترمذی اور
 بود او و فی و ترمذی فی دعوات کبر و میں وعن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء
 يحطهما حتى لا يستجيبهما اذعه رواه الترمذی مے اور روایت ہی عمر کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت او تمہا ہی دونو
 ہاتھ اپنی دعا میں کہی او کو جب تک کہ پیری ہو تو اپنی مونہہ نفل کی بہتر ترمذی فی ف ان حدیث میں معلوم ہوا کہ او تمہا او ہاتھ او ہاتھ او ہاتھ
 بہتر نہ سنت ہی دعا میں مولانا وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء
 ويذكر ما سئل في ذلك رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اچھا باقی ہی اول دعا و کو کہ جامع ہون
 اور پھر فی ہی اول دعا و کو کہ جامع تبین نفل کی یہاں بود و فی ف دعا جامع کہ دعا اوسکی تہوی ہون اور میں بہت مثال ہو
 امور و بنا اور آخرہ کو یہی بہرہ دعائیں میں ربنا اشافی الذی یاشی فی الآخرۃ حسنة و قنا عذاب النار اور آخرہ فی انک الفخوة الفخوة
 فی الدین والدنیا والاخرۃ اور ماندا کی بہت دعائیں جامع آئی ہیں حدیث شریف میں و پھر فی انی اعنی جو دعا کہ جامع ہو خاص مطلب صبر

اور زبان و دوشی بود اگر کیت بهر تودول کا فضل بی سپرد کردول کا دوسم بر دایک توکل کر فی خلعت خدا میں اور بہر تودول و ملکوت میں اور نشان میں
 قدرت اوکی میں کر آمان زمین میں میں اور سکود زرخشی کیتی میری صفت شریف میں یا یا کہ تسود و فضل بی زرخشی و دود زمین بی او سکونظ منی
 اعمال لکھی اول جب ہوگا دن قیامت کا و جمع رکھا اللہ تعالیٰ خلافت کو اوکی حساب کی ہی اور لایکلی حفظ و پتہ کو یاد و کبھی تہی و لکھا تھا اوکل
 ہر جا کا اللہ تعالیٰ و لکود و ہو گیا باقی رہا اولی اوکی کپہ پس کہیں گی و زمین چوڑا آہنی کچھ او پتہ زمین کجا باہمی ہو رہا کجا ہی مگر کجی میں کجا باہمی ہو
 پتہ رہا و لک اللہ تعالیٰ بی بند کو یکتی تری ہی میری پاس ایک کی ہی کہ زمین جانتا تو او سکود زمین بدلا و ہو گیا او سکود جلا و ہو و د زرخشی ہی بدلا و ہو گیا
 فی بد و اسلاف و تہ آور و دوسری قسم کرد و لکلی پتہ کو وقت اور دوشی اللہ تعالیٰ کی او سکود او کڑا ہی او پہلی قسم فضل علی ہی و دوسری قسم آہنی میں
 کو کر زمین ہو تا مگر ساندہ زبان کی اور او فی مرتبہ او سکود جب قول مختار کی پیہ کہ سنا و ی بی تین اخیر کی متہیز و دوسری جزو بی فعل لک
 ہی قسم علم و تقصوسی و زمین دکانم او سکود ہی کر زبان ہی ہو پس بہر بات خلافت ہی اوکی کر لکے کی کتا و زمین کجا ہی صلاح و قیام میں کجا ہی
 کو کر خدا نشان کی ہی اور پہر جو فعل لکا ہی ان جو کچھ کر باشی ہو او سکود ہی زرخشی میں پس و لک لفظ کتہ کی در میان فعل و دل و فعل باہمی
 کجا مشایخ طاعت حرم السکی کی کر و کر دود و دوشی قلبی اور باقی اور اثر و زرخشی کا قوی تر و زرخشی و کتہ باقی ہی شایع متصو بعض
 فقہا کو بہر ہو کجا ان کر باشی کر باشی شریعت میں اندیشہ اوقافہ نازکی اور کر بعد نازکی و سوسا نکلی دانی لسی و کر کر کانفی میں
 کر با مکر باشی کر با جایی نہ ہو سکد و سپر و اسلخ و ی میں مرتب و طرح **الفصل الاکول** فصل پہل عن آبی مہریرہ
 و لکلی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یزکون اللہ الا حقہم الملائکہ و
 غشیہم لہم لرحمۃ و زکات کلہم السکینۃ و ذکرہم لہم عینہم عینہم عینہم و اور وایت ہی الی ہر ہرہ اورانی جیدہ نہ لسی کہ دودول
 فی کوفہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں مہریرہ ایقہم کر کر کرین اللہ کر کر کہہ ہی میں و لکوفہ قریبی ہو کر دودول فی بہر میں ہوں میں
 اہل و کر کو اور و کتا لکلی ہی او کو رحمت یعنی رحمت کخاص و اکثر اللہ کثیر و اللہ کرات کی ہی ہی اور اور قریبی او نہر سکینہ او کر کر کر
 ہی او کو اللہ تعالیٰ او فی خصوص کر کر کر لکلی میں یعنی ملائکہ قرین اور ارواح انبیاءم میں نقل کی ہیہ سلم فی سکینہ خاص میں لک
 ہی کر اوکی سبب عاقل لذت و دنیا کی اور لذت اسواہی السکی لکلی جاتی ہی او خصوص ساندہ اللہ کی ہر چیز جاتی او اور نہ سکینہ کہ اس
 آیت ہی ہی ثابت ہو مای الا ذکر اللہ طبع اللہ و عن آبی مہریرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی طریق
 ملکہ فہر علی جبل فقال لہ فہر ان فقال سیر و اھذا ان سیر المزدون قال واما المزدون یارسول اللہ قال
 الذکر اقول اللہ کثیر و الذکر ان سیر و اھذا ان سیر المزدون اور وایت ہی الی ہر ہرہ کہہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم علی حج راو کہ کہ پس
 گذری ایک پہاڑ کہ کجا جاتا تھا او سکود کہ پس فرما یا جو یہی حمد ان میں و جی لکلی مفرد و حوض کجا سحابی لکون میں مفرد و یسیر
 اللہ فرما و ہر و کر کو کرین بہر اور دود و تین کر یا کر کرین اللہ تعالیٰ کو بہر نقل کی ہیہ سلم فی **ف** المزدون و ال ہی صفت ہی کہ
 کہ صفت ہی مفرد و کی فرما کر کہ تہا فی شقی الاق اعتبار کی تہا فی نفس کی ہی اللہ کر کہ کی آبی کہ جب مختصر صلی اللہ علیہ وسلم بہر احمد ان
 پر کر کہ انزل مدینہ ہی ہی پہر تو صفا پیشانی و طبع کجی لکلی صفا بہر کر او دوشی پہل وطن کو روانہ ہوئی چو شہ و او کو حضرت فی فرما کر
 کہہ قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضی مفرد و جی اللہ ہونیو الی لکلی کجی صفا بہر نہ فی صفت مفرد و کجی فرما یا جلد و سا کہہ کہ مہی ان
 مفرد و کی لک ہر میں اس کجا سوال کر فی ہو ہو کر چو نکد و کی صفت کر نہوا و لکود و وہ میں کخاص و تہا بہر نقل کی ہی کہ اللہ کی ذکر کی ہی جی

و لکلی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یزکون اللہ الا حقہم الملائکہ و غشیہم لہم لرحمۃ و زکات کلہم السکینۃ و ذکرہم لہم عینہم عینہم عینہم و اور وایت ہی الی ہر ہرہ اورانی جیدہ نہ لسی کہ دودول

[illegible]

کہ جو دیکھا، باوہی بیجا تھا اور گول و سکی، غمہ میں پس پائی نہ ہون فی اور کہا کہ میں نے کہا تھا اور کو کہا خدا نازل ہو گا پھر میں میں نے کی اور نہ نازل ہوا پس
 گئی اور نہ جانا کہ عذاب اور تھا اور نہ بہر دفع ہو گیا پس یہاں تک آئی کہ کشتی پر او بیٹھی اور میں اس بیٹھی پر نہیں گئی کشتی میں نہ ہاں تھا گیا اور کچھ سگ کی نظر
 نہ باری ہوئی پس کہا ملاوٹ کی کہ بان کوئی غلام ہاں ہوا ہوی ہر قورہ والا اونہون فی در میان کشتی والو کی پس نکھارو بوس کی نام پر کہا اونہون فی
 کو میں ہون غلام ہاں ہوا پھر والدہ اپنی کو دریا میں پھل گئی چھیل اسکی حکم سی اور حکم کیا چھیل کہ اسعد تعالیٰ فی یہیہ کہ محفوظ رہی اور کو میں نہ ہری اور کئی غلام
 میں اور میر کر الی او کو دریا میں پھل اور دریا میں فارس کی اور وہ چلی کی پھر کہا لا الہ الا انت ہی کہ کشتی میں نہ تھا میں نے غلاموں میں ہی ہون
 بسبب کشتی کی قوم میں پہلی اسکی کہ ذوق می اور کچھ کشتی کا پس قبول کی اسعد تعالیٰ فی دعا اونکی اور حکم کیا چھیل کہ اونکی دانی کا طرف میں نے غلاموں میں کہ وہ
 ایک شہر ہی شام کی شہر وین سے **الفصل الثالث** ضل سمیری عن زیدہ قال حدثت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 النبی حسنا وکذا امہن یقر ویرفع صورہ فقلت یا رسول اللہ اقول ہذا امر عقال بل مؤمن منین قال واؤمن منی
 الا سغری یقر ویرفع صورہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستمع لقرآنہ ثم تجلس اؤمن منی یخوف فقال اللهم انی اشد
 انک انت اللہ الا انت احد صمد لا یلد ولا یولد ولا یموت ولا یکن لہ کفو احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سأل اللہ
 باسمہ ان یخبر انی اشد اسئل بہ اعطی کذا دعی بہ احب اقلت یا رسول اللہ اخبرہ عما سمعت عنک قال نعم فاکتبر فی بعض رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال فی انک الیوم فی انہ صیدت کتبی یحییٰ بنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا فترنیہ وایت ہی بریدہ کی کہ کہا داخل ہوا میں تا ہر خط
 اسعد علی سلم کی جس میں وقت شام کی پہل گمان ایک شخص پڑتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا اور اپنی پس کہا میں یا رسول اللہ کہتی ہوں تم اسکو مار کر مارو
 سینہ من فر کر پڑتا ہی چکا کہ سانی اور کو کہا میں ہی خواہ باصرت فی بلکہ سمان جو ع کر نو الا میں غفلت عرفت ذکر کی کہا بریدہ فی اور ابو موسیٰ شہری فرماتے
 ہی قرآن اور بلند کرتی ہی اور اپنی ہی اور جو گدرا کہ ایک شخص پڑتا تھا وہ ابو موسیٰ ہی ہی پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سنن قورہ اور
 کا پھر پڑتی ابو موسیٰ اپنی شاید کہ وہ شہر میں پڑتی یا بعد نماز کی دعا گنتی کی پس کہا یا الہی متیق من گواہ کہ انہون تجلی یعنی اتھا کر تا ہون تیری حق میں کہ
 تو اسدی نہیں کوئی معبود سوا تیری ایک ہی بی نیاز نہ جانا اور نہ جانا گیا اور زمین ہی وہی اسکی ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بعضی
 اسعد تعالیٰ ہی ساتھ نامہ اسکی ایسا نام کہ جب سوال کیا جانا ہی ساتھ وہی دنیای اور جو وقت کو دعا مانگی جاتی ہی ساتھ وہی قبول کرتا ہی کہا پھر یہ کہ کہا
 میں یا رسول اللہ خبر پڑا زمین ابو موسیٰ کو ساتھ پڑنے کی کہ میں نے اپنے فرمایا کہ ان پھر یہ دی میں اور کو ساتھ فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسیٰ
 فی حکم کو کہ انکی دان میرا بہائی ہی ہی بیان کی تو فی جسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہیہ زین فی ف جہان اسم عظمیٰ اور بہت ہی
 قول اور جو فی میں ہشون فی کہا اسم عظمیٰ اسم اللہ الرحمن الرحیم اور بوضون فی لفظ ہو کو کہا اور بوضون فی لفظ ہو کو کہا اور بوضون فی لفظ ہو کو کہا اور بوضون فی لفظ ہو کو کہا
 بوضون فی اللہ والی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے منقول ہی کہ انہون فی سوال کیا کہ بار بار یہاں عظمیٰ اسم عظمیٰ
 وہ کہا یا کو کو وہ میں کہ اسم عظمیٰ لا الہ الا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہا کہ وہ غنی ہی اسما میں میں اور بوضون فی کہا کہ الہم ہی بعض سالتہ منقول ہی کہ کہ جسکے
 کہا اللہ ہی عظمیٰ ساتھ نامہ ہاں اسکی اور نامہ اسکی حسن البصر ہی ہی منقول ہی اور بوضون فی کہا کہ الہم ہی اور بوضون فی کہا کہ جو اسم الہی ہی کہ
 کری شہد اللہ کو ساتھ وہی لفظ حضور و ہنفر کی لفظ کہ وہی باطن میں وسالتہ میں ہو وہی اسکی کچھ نو وہی اسم عظمیٰ اور وہ اسم ساتھ وہی
 قبول ہوئی ہی یہیہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی فی کہا کہ پوچھا میں بعضی مشائخ سی اسم عظمیٰ کہ اپنی دیکھ چا سانی کو کہا میں ہی
 کہا جو وقت کہ وہی قول فی کہ تو پھر ہوا طوط خدا کی اور نرم ہوا ہاں طبع اپنی کہی اسم عظمیٰ اور ابو الہدیہ کی کہی پوچھا کہ کہہ کر کہ عظمیٰ کہ کہہ کر کہ

کود و بکا کو میلانہوا اور زمین ستر چھی طرح و سکا رہتا ہی اور اگر قرض کر تو جان میری الخاوی بی بی با ہی کو حکم و سکا کتبی کر حق تعالیٰ وح اوکی قسم
کر لیبای بعد از ان با رح کر کہہ جو رہا ہی مارڈا لہا ہی یا پھر چھ دہا ہی جلاد دہا ہی پس عالمی کر خداوند اگر روح کر کہہ چوڑی تو اور ماری کو خوش کنی
اور اگر پھر کچھی روح کو اور زندہ کنی محفوظ کر کہہ سہی نیک بند و کو محفوظ کر کہہ تاج تاج تو قین پہلا ہی کی دی اور گن بون سی بجا اور مد کر امیزن
اور نیک بند ہی وہ بن کنی تعالیٰ کی اور بند و ن کی ادا کرتی ہیں اور دین کر و سی سونی میں حکمت چیکہ کر دل بامین پہلو میں ہی پر سب
دین کر و سی سوا ہی تو دل نکلتا رہتا ہی اور سب ہیست ستر است او غفلت نیند میں نہیں ہونی اور آسان ہونا ہی جاگنا نہ تہجد کی لہی اور پھر
کر و سی سونی میں لای جگہ بہر رہتا ہی اور سب رحست او غفلت نیند میں بہت ہونی ہی ع و عین اللہ کر بن عازب قال کان
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ أَللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي الْيَمَنَ وَوَجْهَهُ
وَجْهِي الْيَمَنَ وَأَمْرِي الْيَمَنَ وَالْعَالَمَاتُ كُلُّهُنَّ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَاَ مِنْكَ إِلَّا الْيَمَنُ
أَصْنَتْ بَيْتَكَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ آيَاتُكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ
بَيْتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ فَإِنْ لَمْ أَذْأُوتِ إِلَى فِرَاشِكَ فَوَضَّأْ
وَصُودَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَصْلَحْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ أَللَّهُمَّ اسْكُنْ نَفْسِي الْيَمَنَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ
وَقَالَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ بَيْتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ حَنِيفًا مُتَّقِيًّا عَلَيْهِ

اور روایت ہی ہا بن عازب کہہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کر کہہ پڑی طرف چھوڑی ہی کی سنی و دین کر و سی پر پھر کہی
خاص منسوجہ کی مینی و اشتہار طوط حکم تہر کی اور منسوجہ کی مینی مونہہ پنا طوط تہر کی طرف تہر کی اور منسوجہ کی کام پہلا نہ تہر کی اور منسوجہ
مینی پیشہ تہر کی مینی اعتماد کیا ہی تہر کی اور پناہ لا طوط تہر کی و طوطی خواہش کر تہر کی طرف ثواب تہر کی اور منسوجہ کی عذاب تہر کی نہیں پناہ اور
نہیں نجات تہر کی عذاب طوط رحمت تہر کی ایمان لا بامین ساتھ کتاب تہر کی کا و ماری ہی قونی اور ساتھ مینی تہر کی کہی ہی قونی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہنم کما ان کل کلمات کو پھر کر گیا اسی رات میں ہر دین اسلام پرا و ایک داب میں ہی کہہا لائی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی و طوطی کہے خاص کی اسی خلائی جو وقت کر کہہ پڑی طوط چھوڑی ہی کی کی لڑھو کہہ مونا کسا سانی پورا پھر پڑت و تہر کر و سی
پر پھر کہہ اللہ سلمت نفسی ایک قوال رست تک و فرمایا حضرت فی پس اگر مری تو اوں رات اپنی میں ہر دین اسلام پرا اور اگر مری تو فی پہنچ کر
یعنی بہت پہلا نیکو پہلا ہی کو درین میں نقل کی بہ بخاری اور مسلم فی و عین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
اَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَظْعَمَنَا وَسَقَمَنَا وَكَفَّ سَاءَ مَا كَانُوا فَعَمَّ كَانُوا لَكَ وَلَا مُؤَدَّى
رَدَّاهُ مُسْلِمًا اور روایت ہی انس پر کہہ خنق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کر فی طرف چھوڑی ہی کی کہی سب حمد و طوطی اللہ اسباب
کر کہہا یا بکا اور طوطا بکا اور کھایت کب تمام مہات ہمار کو اور کھانا و بکا کوس بہت لوگ ہیں کہیں ہی کہیں کھایت کر کھانا و طوطی و طوطی اور تہر
و تہر والا نقل کی کہہ سلم فی ف یعنی بہت لوگ ہیں کہیں کھایت کر کھانا و بکا اللہ تعالیٰ ہر مینی بانی ہی مینی چھوڑ نہیں کہہا اوں کو ہر دن کی پناہ
رسانی ہی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہیں اور نہ ہر جہاں ہی اوکی ہی بکا نا بلکہ پھر دیا ہی اوں کو کہہ گردان یعنی میں کو جان اور باران اور
جنگل میں اور نایا باقی ہیں گرمی اور جا میں برع و عین علی ان قال حماد بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسکروا لیلہ ما تکتفوا
فی بیدارھا من الرجی و بکا نا انا جاءہ من قریب فتم تصاد فہ فذکر کث ذلک لعلھا فہ فکما جاءہ آخر شہ

میشی و پیرین مین کنهین می فطرت کرنا او پیرنده مسلمان یعنی بجای لایحه صیها جل سلم کی لایحه فطرت علیها عبد سلمی اور سطر می چرو و استا بودا و
 کتی چپی قول و نیکو و الف و جسمانی المیزان کی سطح می که فرمایا و نیکو کپی جو نیتس با هر وقت که آدمی خواجگی میا در دهر که می نیتس با او پیر
 کری نیتس با او را کفر نسخ من مصلحت می مین عبد الدین عمری ہی یعنی سید و فرماده و ذکر کیا گیا که مملکت فی عبد الدین عمرو بن العاص صید
 قتل کی اور صیحت کی کفر نسخین عبد العسری ہی **ف** پس کون نم مین ہی ایچو سید و فرماده و ذکر کیا گیا که مملکت فی عبد الدین عمرو بن العاص صید
 سینه جب می فطرت کی و فون جنبر و ن پرادر جل پوین اثرانی هزار نیکیان دن رات مین قومعات کی جانی مین و سب بدلی هر نیکی کی برانی صیبا
 که فرمایا الله تعالی فی ان احسنات می مین لیاات پس کون نم مین کرنا ہی بر لیاان نباده ان نیکو مین دن رات مین که نمون معاف اونی لایحه
 نیکو که نسا فطرت کرو و پیر جل پیر نیکیان هبت هوئی مین بر لیاان سی اونی مین هر نیکی مین بکلیه سبب یاده هوئی نیکوین کی درجی بلند
 هوئی مین مین پایی کی فطرت کی و او پیر صیحتی عرض کیا که جب مینا و اب هوئی کی تو کون مین فطرت کر نیکی هر مین و او فون فی بعد
 جانانی تر که نیکوین حضرت فی اونی استعاضه مین بعد جانی کو دیک که شیطان سوسه و استا ہی ناز مین بهانک کوفل کرد می و ذکر
 پیچمان کی اور سلا که می ہی سطح غافل کر ذکر سی **وعن عبد الله بن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه**
وسلم من قال حين يضيء المصباح ما اصبحت في من نعمه اوباحد من خلقك فيمكك وحللك لا شريك لك
فلك الحمد و لك الشكر فقد ادى شكر يومه و من قال مثل ذلك حين يمضي فقد ادى شكر ليلته و اذ اكداد
 اور روايت ہی جل بعد مین غمام سی که فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم فی جو شخص که مین فطرت صبح کی یا الی جو پیر جل هوئی مجبور مین نعمت
 سی یعنی یعنی اور دنوی و نظا هر می باطنی یکسیکو مخلوق تیری پس تیری ہی طرفی سی تنها مین شریک کوئی و طلی شریک تیری ہی یعنی
 سی اور تیری ہی یعنی شکر ہی پس جو کوئی پیر عاصی کو پیر سی شقی ادا کیا شکر و سدا کا اور جو کوئی مین مینا اسکی وقت شام کی پر تحقیق ادا کیا
 شکر و سنا کات لعل کی پیر بودا و فون **ف** شام کو پیر دعا پیری تو فطرت سی یعنی کی صبح کی ادا کیا ہی که حضرت داود علیه السلام کی کہا اور
 پرور و گار میری شقی تیری میری پاس هبت مین شکر و دعا کیو کر ادا کرون حکم مینا که ای داود جب جانا توئی که جو مین شریک پس مین سبب
 سی طرفی مین و تحقیق شکر ادا کیا توئی و دعا **ع ح وعن ابي هريره عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول**
اذا اوى الى فراشه اللهم ربك اللهم ربك و ربك كل شيء قالو الحق و النوى منزل التوراة و الانجيل
والقران اعوذ بك من شر كل ذي شر انت اخل بنا صلبه انت الا اول فليس قبلك شيء و انت الا اخر فليس بعدك شيء و انت
الظاهر فليس فوقك شيء و انت الباطن فليس دونك شيء و ارض عني الدين
واعنني من الفقر رواه ابو داود و الترمذي و ابن ماجه و رواه مسلم
 هر اختلاف یکسیر اور روايت ہی ابی هریرہ نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم سید کہ وہ ہستی کہتی جب اطراف پیر مین ایچا الی پیر و
 آسمان و اکر و گار زمین کوئی پروردگار تیری اور ای پیرانی دلی دانی اور گہلی کی یعنی او کو پیرا کر رحمت اور رحمت ایچو کا شکر ادا کیا
 ای او مانی دانی تو ربیت و انجیل قرآن کی پناہ مانگتا ہوں مین تیر ہی برائی میری کسی کو تو کچا کی والا ہی بال پناہی و نیکو یعنی تیر کی
 قصد قدرت مین تو ہی ہی پہلی یعنی ہم پر بلا خدا کی پس نہیں پہلی یعنی کوئی چیز تو ہی آخر یعنی باقی بغیر تہا کی پس نہیں چپی شریک تیری
 اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال صفات کی پس نہیں دیر تیری یعنی او پیرا تیر کی کوئی چیز تیری نہیں کوئی چیز ظاہر تیری اور تو ہی پوشیدہ

یعنی باعتبار ذرات کی پس زمین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تھی اور انجمنی حق تعالیٰ کی اور بندہ فانی و غنی کو محکو تقریبی یعنی محتاج ہوا
 اسی طرف مخلوق کی باطنی محتاجی ہی فصل کی پہلو ہوا و او نزدیک ابن ہر فی اور نقل کی یہ علم کی ساتھ ہٹو ہی سی اختلاف کی **ف** رب فی
 چھوٹی اپنی کی اور حصص حصین بن ہی کر پڑی یہ وہ حال کی **و حسن** آئی کہ دھڑا کہ اری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کان اذا اخذ مضجعه من الليل قال ليلىم الله وضعت جنيني لله اللهم اغفر لي ذنبي واخسأ شيطاني
 وفك رهائي واجعلني في النسيء الا على نواه ابوك اذ اور روايت ہی ابی ازہر انما ہی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ
 جاتی خواب گاہ اپنی میں رات کو کبھی ساتھ نام اللہ تعالیٰ کی سونا ہونے کی جڑے کر دہنی و علی السکین یا الہی بخش میری ہی گناہ میری اور دو
 کر شیطان میرے کو اور چڑا گوی میرے کو اور محکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیاء کی مجلس میں نقل کی یہ ہوا و دنی **ف** مرا گرو ہی
 نفس یعنی خاص کر نفس میرے کہ بندہ کی حق سی اور اپنی عذاب سے گناہ میری بخشدی **و حسن** ابن عمر کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعه قال الحمد لله الذي كفاني واواني واخميني وسقاني والذي من حلي
 فافضل والذي اعطاني فاجزل الحمد لله على كل حال اللهم رب كل شيء ومليكه والله كل شيء اعوذ بك من
 التائب فاه ابوك اذ اور روايت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جبکہ اپنی خواب گاہ اپنی یعنی رات کو فانی سب
 تعریف ہی خدا کی اسی جی کہ نہایت محکو یعنی خلق ہی بی پروا کیا محکو اور جبکہ ہی محکو یعنی مکان یا بیٹی کو کوش کر تا ہی سر دی اور گرو گویا
 کہلا محکو اور پلا محکو اور وہ خدا کا احسان کی یہ بچہ یعنی سبب ہی اور پیر کی کر اغتیا ج پڑتی ہی اور زیادہ و یا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کر
 کہ دیا محکو سبب و یا شکر ہی اللہ کی یہ حال و اللہ برو و گا یہ چیز کی اور مال کی سکلی و مہمو و ہر چیز کی بنا ہا ملتا ہوں میں ساتھ ہی ہی کہ
 یعنی اون چیزوں کی باعث عذاب و فتنی میں نقل کی یہ ہوا و دنی **و حسن** ابیہ کہ قال شکی خالدين الوليد الى النبي صلى
 الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما انام الليل من اذني فقال بئس الله صلى الله عليه وسلم اذا اوتيت الى امرئك
 فقل اللهم رب السموات السبع وما اظلت و رب الارضين وما اقلت و رب السماطين وما اصلت كن لي جارا من غير
 خلقك كلهم جميعا ان يفرط على احد منهم وان يبي عز جارك وجل ثناؤك ولا اله غيرك لا اله الا انت رواه
 القزويني وقال هذا حديث ليكن استاذة بالقرني والحكيم ان طهيرا اذ قد ترك حديثه بعض اهل الحديث
 اور روايت ہی بریدہ ہی کہ کہ شکر کی کہ خالدين بن ابی بنی طرف ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ رسول اللہ میں سوائے ان کو سبب بخواب
 کی نفس یا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب جگہ بکڑی طرف چھوٹی اپنی کی پس کہہ یا ہی برو و گا ساتون آسمانوں کی و لہ چیز کی کہ سایہ کی
 ہونی میں آسمان و سپہ راوی برو و گا زمین کی اور اوچیر کی کہ اوٹا ہی میں زمین میں مخلوقات اور سپہ برو و گا شیطانوں کی و راوی
 کہ گمراہ کیا ہی شیطانوں فی انکو یعنی جن انس ہومیر کی ہی پناہ دینی والا ہا فی سبب مخلوقات یا کسی اس کر زیادتی کی یہ کہ کوئی میں عالم
 کو ہی غالب پناہ جانی والا ہا اور بزرگ ہی اللہ تعالیٰ ہی اور میں کوئی مہمو و سوا کی نہیں کوئی ہوا گمراہ کو نقل کی یہ کہ زمین کی اور کہا یہ جگہ
 نہیں اسناد کی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہی حدیث و کی بعضی بل حدیث فی **ف** حکم ساتھ بزرگ اور کا فتی
 ہی اور صل نسخہ یہ کہ میں حکیم ساتھ ہی کی ہی اور حاشیہ پرکہ ہا ہی کہ صل یہ کہ ہی اور حصص حصین میں کہ اور وایت کی یہ کہ فی فی اوسط میں واپر
 الی شیعہ یعنی لیکن کہے روایت میں ہی احمد بن حنبل ہی و جی ہی یعنی ہی و جی ہی بل شاکر نہ کہے و تبار کہ سبب سے انظر نظام

وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ كَعَامًا وَوَضَعْنَاهُ فَكَانَ
 مِنْهَا شَيْءٌ لِي يَمُرُّ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ وَنَحْنُ السَّابِكَةُ وَالْوَسْطَى فِي رَايَةٍ جَعَلَ لِي فِي النَّوَى عَلَى
 كَهْفٍ أَصْبُعَيْهِ السَّابِكَةُ وَالْوَسْطَى لَمْ أَفِي بِشَيْءٍ فَشَرَّكَ فَقَالَ ابْنِي وَاحْدُ لِعَامٍ دَابَّةً أَذْعُرُ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ
 اللَّهُ هُمْ بَارِكُ لَهُمْ فِي سَمَرَةٍ فَتَهُمُ وَأَغْفِرَ لَهُمْ وَارْحَمَهُمْ مَرَّاهُ مُسْلِمًا اور روایت ہی عبد اللہ بن
 سی کہ کہا ابی بنیر جہدہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بائیں پاس وہاں میں نزدیک لی گئی ہر طرف حضرت کی کہنا اور ایک چیز تانہ مالیدہ کی پس کہا یا اوس
 سی یہ لائی گئی کچھ خشک پس ہی حضرت کہانی اوسکو اودائی گئی درمیان دونوں انگلیوں بائیں کی اور کہنی کرئی اوسکی شہادت و دست و پنج کی
 ایک روایت میں ہی پس شروع کیا حضرت کی دوائی ٹہلی اوپر پٹنہ دونوں انگلیوں بائیں کی و کھلی شہادت کی اوپر ہی کی یہ لائی گئی بائیں
 اوسکو یہ کہا بائیں تیرنی اس حال میں کہ بڑی ہی نگاہ جہاں حضرت کی کی دعا ماکو اسے میری ہی پس کہا حضرت فی بائیں بکرت دی گئی ہی
 پنج و پنج کی کر دوائی تو فی انکو و پش و پش کی اور رحم کرانہ نفل کی میرے سلمیٰ ف پہلی روایت میں یا اوسکی بائیں ہی درمیان
 دونوں انگلیوں کی اور دوسری میں یہ کہ دونوں انگلیوں کی پٹنہ بڑی ہی کی پٹنہ میں پٹنہ کی ہی اوپر طرح دوائی گئی اوپر ہی طرح اور دونوں
 کی پٹنہ پہلی دوائی ہی کرنا ہا کہ اندر کھنچ پیری نہیں تہرانی اندکی دلی ہی باہر کی تہرانی سلی اور انگلیوں سی ہر دو مابین پٹنہ انگلیوں میں اس
 معلوم ہوا کہ سنت ہی کیوں کا کہ ہر دو مابین کتب کا ہر دو لگام کا زراہ تواضع و رخصت و رکوع و سطرحت سنت ہی در دو ایک جہاں ساتھ جانا اور پھر ہر دو
 ہوا کہ سنت ہی نیسات کرنی اپنی ہی کہ بطل بطل کی کری مہاشی اور سنت سے ہما کی ہی یہ کہ دعا کی ضیافت کرنی و یکی ہی دعہ الفصل
 الثانی فصل وسر عن طلحة بن عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سألني الهك قال اللهم
 اهله علينا بالافاضة والابنية والسلامة والاسلام في ورتك اللهم عزاء التزمين وقال هذا الحديث
 حسن عن ابنه روایت طلحہ بن عبد اللہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نکال تھیں اس کا یہ کہ پیر ہا ہا ہا ہا
 ایمان و رسالتی سلام کی رب تیر اور رب تیر اللہ ہی نفل کی میرے تیری فی اور کہا میرے حدیث حسن و غریبہ ف مال کہی میں پہلی و دوسری اور
 تیرے لاکے چاند کو بعد اسکی فرمایا ہی پس جب حضرت ہاں کہی تو دعا تیرے ہی حال کا کہی کہ یا اللہ اس مہاشی میں ہم ہا ہا ہا ہا ایمان و
 بالسلامت سب فائے اور حکام اسلام پر عقیم ہیں بعد ازان خطا سب کو کہ کر فانی کہ رب تیر اور رب تیر اللہ ہی ایمان و پہلی نکاح چاند
 اور سوچو کہ جوچہ میں اور رب تیر ہی میں ع و عن عمر بن الخطاب وانی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما من رجل الا مضى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلي به وقضيت على كثير من خلق تفضيلا
 لا اله الا الله ذلك لك كذا كذا ما كان تركه التزمين و ما واه ابن ماجه عن ابن عمر و قال
 التزمين عن هذا الحديث غريب وعنه ابن الزاوي ليس بالثقة اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ کہ کہا وہ دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں کوئی شخص کو بھی کہ کسی سے کہ یا کہ پیری نہیں
 و صلی اوس لکے کہ سچا یا جھکو پیر ہی کہ گفنا کہ یا جھکو سہا ہدو کی اور بزرگی ہی جھکو بہتوں پر اوان کو کوئی کہ پیر کیا بزرگی دنیا کہ کہ نہیں پیر
 اوسکو یہ بلا جو بطل کہ میرے تیری فی او نفل کی میرے بنی ابن عمری اور کہا تیری فی میرے حدیث حسن و غریبہ و ابن ماجہ و ابن عمر ہی
 ف حال یہ کہ جو کوئی بتلار کو کہ میرے دعا اللہ ہی لفظ تفضیل لکے پیر مہاشی اوس میں میں کہ گفنا یا دعا بلا مہاشی خواہ وہی ہو یا نہ

ہا کہی تو بالہی اور باکی بیان کرتی ہیں تیری ساتھ تیرے تیر کی نہیں کرتی سمجھو دوسرا تیری تجسّس جانتا ہوں نہیں تجھی اور تیر کرنا ہوں میں طرف تیری نکل
کی ہرسانی فی وعن فتادہ بکفہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سار الى لہ لک قال هذا لخی فی شہد
هذا لخی فی شہد هذا لخی فی شہد امست بالک فی خلقک فکلت مراتب ثم یقول الحمد لله الذی اذهب
عنہم کنا وجاء یشہدہم حرکنا سراواۃ انہودا وک اور روایت ہی تمنا دہی پہنچا اوسکو بہرہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہی جبکہ دیکھتی ہے کہ کبھی چاند ہی پہلایا اور ہدایت کا چاند ہی پہلایا اور ہدایت کا چاند ہی پہلایا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ
ذات کی کہ جبکہ ایسا جگہ کوئی ہی چاند ہی میں ایسا ہی بہرہ ہی سب طرف ہی پہلی اوس نکل کی کہ لیکھا اوس میں ہی اور لایا میں میں ہی کوئی ہا کہ
اور ایندہ کا نام میں نکل کی پہلو دافونی فت کہی یعنی یہ کہی اسکا کہی بہرہ ہی ہمال خیر و شہد الخ تصب کا روایت دومی کی میں باہی حدیث میں
عمر کی اور چاند ہی پہلایا اور ہدایت کا بہرہ ہی دسا کی ہی میں اس چاند میں پہلایا اور ہدایت ہو چاہی بطور فال نیکم وعن
ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر حمۃ فلیقل اللہ انی عندک وابن عبدک وابن
امتک وفی قضیتک ناجسی بید قاض فی خلقک عاک فی قضاتک کسا لک لیکل انہم ہو ک سقیمت یہ نفسک او
انزلت فی کتابک او علیک احد من خلقک اولست اذکرت یہ فی مکتون العیب عندک ان تجعل القرآن سریرہ فلیو
جہادہ حق وغیرتی ما قالہا عبدک فلا اذہب اللہ عنہ واکید لہ یہ فرج اذہ سر زین اور روایت ہی میں
مسعود بہرہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرما جو شخص کہبت ہو خدا و سکول باہی کہی بالی تحقیق میں بندہ تیر ہوں اور دنیا ہوں نہ کہ
تیر لکھا اور دنیا ہوں لکھی تیر لکھا اور تیری فیضہ میں ہوں یعنی تیری ملک نصرت میں ہوں بال میں تیری تیری اتہم میں میں نہیں کہت
او وہ مگر ساتھ دیکھتی جاسی ہی تیری ہی میں حکم تیر یعنی تیری حکم کو وقت ہو کوئی روکنی والا نہیں ہوگی اور چاہی کہ ہو وصل ہی تیری ہر
تصا تیری مانگتا ہوں میں تیری ساتھ سلیم نام کی کہ دو پہلی تیری ہی نام کہتا تو فی ساتھ کسی ذات میں ہی کا باور ناما تو فی اوسکو کہتا یعنی میں ہا
کہا با تو فی وہ اسم کہ مخلوق ہی سی یعنی انبیا کو اہم کہ نبی ذکر کر رہی کہ میں انبیا کیا تو فی اوسکو پھر وہ غیب کے نزدیک ہی یعنی کیسکو اوسکی
اطلاعیہ میں سوا تیری ہی کہ ذکر تو قرآن کو ہر دول میری کی اور روشنی انہوں میری کی اور دور کرنی والا غم میری کی جانی والا اندیشہ اور غم میری کی اندیشہ
کہتا اوسکو کوئی بند کہی کہ دور کرنا ہی اللہ تعالیٰ غم اوسکا اور بدل نہا ہی جیہٹ کی خوشی کو نکل کہ بہرہ نرج وعن جابر قال لکنا اذا صعدنا
کبرنا واذا انزلنا سبغت اسراواۃ الخار شہے اور روایت ہی جابر ہی کہتا ہی ہم جب پہنچتی ہیں لکھی جگہ ہا بعد لکھی ہی
جب اوتر فی حان السد ہی نکل کی یہ جاری فی وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کرباۃ اہر یقول
یا حی یا قیوم برحمۃک المستغنیۃ کواۃ الذوق وکی ہذا حدیث غریب وکیس محفوظ اور روایت ہی انس بہرہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب تکلیں کرنا اوسکو کوئی کہ کہی آؤندہ ہی قایم کر ہی الی معنی مخلوق کی ساتھ بہت تیر کی فرما دہی چاہتا ہوں نکل کی تیرہ
فی اور کہتا بہرہ حدیث غریب نہیں محفوظ اور روایت کی بہرہ کلام اور ان ہی فی ابن مسعود اور روایت کی حکم اور لسانی فی حضرت علی سی
مرفوع اوسکی اضطہ میں بیکر و ہر ساجد باحی یا قیوم ہی بار کہی باحی یا قیوم حالت ہی میں غر وعن ابن سعید الحدیث قال قلنا
یوم الخندق یا رسول اللہ هل من لک فی نفلک فقد بکعت الفلوب الخناجر قال نعم اللہ انہم استغوا بنا وانا صر
روایتنا قال قصر اللہ وجہہ اعدائہ بالرحم وھم اللہ بالرحم سراواۃ احمدا اور روایت ہی ہا

[illegible]

من قديمي اربعين ربي ما. ابن اربع تحت سى ع وعن ابي بكر رجا لهما الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ائى الدعاء افضل قال سئل ربك العافية والمعاواة في الدنيا والاخرة ثم اتاه في اليوم الثاني فقال يا رسول الله ائى الدعاء افضل فقال له مثل ذلك ثم اتاه في اليوم الثالث فقال له مثل ذلك قال فاذ اعطيت العافية والمعاواة في الدنيا والاخرة فقد اكلت زكاة التمر منى واكثر ما جاء وقال الترمذي هذا حديث حسن عريبن استكمل

اور روایت ہی اس سے ہے کہ شخص ایک شخص آوا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ کو کسی عاقبت بہتری فرمایا اگات میں یہی عاقبت یعنی مسلمانوں دین میں اور بدل میں اور سعادت میں عاقبت ہے کہ جسکو اللہ کو کسی اور عاقبت سی کہی اور انکو کسی دنیا و آخرت میں بہر آورده شخص حضرت باسن مصر میں بن پہر کہا یا رسول اللہ کو کسی عاقبت بہتری پس فرمایا او سکوماندو کی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا بہتر پڑایا وہ بہتری دن پس فرمایا وہ پہلی دن کو ماندو کی فرمایا جو وقت و ایجاب کو عاقبت اور سعادت دنیا و آخرت میں پس سخن چسپاں کیا یا کوئی اور مقصد کو پہنچان لعل کی بہتر سدی اور بل جبر

اور کہا ترمذی کی کہ یہ حدیث غریبہ باعتبار کسی وعن عبد اللہ بن زید الخلیفی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ قال یقول فی دعائه اللهم ارض فی حیاتی وحب من یسعدنی حیة عندک اللهم ارض فی ما احب فاجعله قوۃ لی فیما احب اللہم ما رزیت عینی مما احب فاجعله قرأ لی فیما احب رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد العبد بن زید علی سی کاضل کی ہے نیز علی بن احمد بن علی بن عبد العزیز بن سلمیٰ کہ وہ کہانی اپنی عاتقی بن ابی الہی نصیب کہ مجھ کو دوستی اپنی اور دوستوں سے
شخص کے کفر سے دی مجھ کو دوستی اور کسی نزدیک تیری ابی جو کہہ کہ دیا تو فی کجا کہ جو چیز سی کہ دوست رکھتا ہو میں اس گردان کو کہو کہ وہ تیرا دوست ہے
کہ دوست رکھتا ہی تو میں جو غیبی کہ دی ہیں تو فی تسمیہ مال اور عافیت اور وارثوں میں نبوی سی ان کو باعث شکر اور طاعت بنی کا کہ کہہ کہ ہم کہ ان کو

تیری راہ میں آؤ خوشنودی یا تیرے ہیں یا الہی جو کچھ کہہ دیتا تو فی جہنمی سپر ہیرو کی دوست کہتا ہوں (لیس گروان) اور سبب فرحت نہر کا اپنے بھائی
 کی دوست کہتا ہی تو افس کہ یہ تندی کی **ف** یعنی مال غنیمہ جو انہیں پہنچا ہی اور سبب باعث خوشنودی عبادت گاہ کہ کہ انہیں پرانے کی تیری عبادت گاہ میں غنیمت
 رحمن اور رحل دو دونوں جہانوں کا سپر ہیرو اگر گرفت و نیکی دی تو تو فتنہ شکار و سکی دی تا غنیمت شکاری ہوں میں اور اگر ندی تو نہج کو تو اس

فَارْعَ كَهْرُ لَمْ يَمِ كَوَكْرًا وَمِنْ لَحْ كَلَامِي أَوْعِدَا لَمْ يَنْ شَعُولَ بَوْنٍ أَوْجَعُ فَرَعَمَ نَكْرُونَ تَأْفُفُوا صَارِي بَوْنٍ مِّنْ شَرِّ ع و عَن
ابْنِ عَمْرٍ قَالَ قَلِيلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ فَحْلٍ حَتَّى يَبْعُوهُ لَوْ لَدَى الدَّعَاةِ لَحَقَّ بِهِ اللَّهُمَّ شَيْئًا
لَكُمَا مِنْ خَشْيَتِكَ فَالْحَقُّ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاذِكَ دَعْوَى طَاعَتِكَ وَأَمْلَعْنَا بِهَيْبَتِكَ رَمَنَ الْبَقِيَّةِ فَاهْوُونَ بِهِ عَلَيْكَ

مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَاعِهَا وَأَصَارُهَا وَأَوْثَانُهَا أَحْسِبْنَا وَجَعَلَهُ الْوَارِثُ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْنَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَأَنْصُرْنَا
عَلَى مَنْ عَادَاكَ وَاجْعَلْ مُصِيبَاتِي فِي دِينِي وَلَا تَجْعَلْ الدُّنْيَا أَكْبَرُ هِمَّتِي وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِي وَلَا سَلْطَ عَلَيْهِ
مَنْ لَا كِبَرَ حَسَبًا أَمْرًا التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

پہلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی کسی مجلس سے یہاں تک کہ عکرمی ساتھ لڑاں دعاوان کی مصلی ماروں بی کی پہلی پہلی کردہ دجل میں سینا وادو
تعلیل و مکیاں بالہی نصیب کر ماری پہلی خوف پنا او سندر کر کا علی چودہ توبس اوکی ورمیان سکا اور ورمیان گنا مون بی کی پہلی اوس نو کی سب
سہ ہر گنا مونہ سکا اور نصیب کر مکمل طاعت مانی او سندر کر پہلی دی تو کو سبست کما ہشتا میں مونی عالی و جون ہشتک میں و نصیب

کونین ہی اوسکے آسان کری تو بے شک کسی ہتھیار بیانی کی اور ہر دہندہ کو سائنسوں انجمن ہما کی اور مینا انجمن ہماری کی اور قود ہمارے

وَلَا تُسَافِرْنَ إِفْرَاقًا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَتَيْتِي فِي عَزْرٍ وَكَلَّا وَكَلَّا وَخَرَجَتْ إِفْرَاقًا فِي حَاجَةٍ فَكَلَّ ذَهَبُكَ كَافِرٌ
فَمَرَّ بِهَا فَتَشَقَّقَ عَلَيْهَا. اور روایت ہی ابن عباسؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظلو نگری کوئی شخص نہ عورت کی کسی مرد و عورت نہ
ایک مکان میں نہ تنہا جمع ہوں اور نہ سفر کی عورت کسی ایسی میں کہ ہودی ساتھ ہو کسی محرم پس کہ ایک شخص نے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ
اور فلاں کی بیوی فلاں بھابھا جو درپیش ہی اور وہاں لنگہ جانی اور میں میرا بھائی لکھا گیا ہے کہ میں بی بی ماویٰ ساتھ جاؤں اور ادا نکلیں گی کیا یہی
میری بی بی جی کی بیوی پس کیا کروں ابھابھا کو جو جان اور جو کو کھلا جی بی جانی دون باہو کی ساتھ جاؤں اور جہاں میں جاؤں باجا جاؤں
جگہ ساتھ عورت اپنی کی بیوی پہلی کا غازی بہت میں اور میری بیوی کی ساتھ سو تیری کی محرم ہی میں فصل سے پہنچا رہی اور مسلم فی حرام ہی
و عورت جہی کو تنہا ایک مکان میں جہر ہونا اور عورت کو سفر کا نفع سفر تک ہی نہیں منزل غیر محرم کی باخاندان کی دست نہیں چھی کہ سفر چھ ہی عورت
کی بی بی ہوا محرم کا باخاندان کا ہمراہ اور کسی سفر ہی اور جب بی بی جگہ کی بیوی عورت جب جگہ فرض ہو یا کسی ساتھ محرم باخاندان ہی ہوا و محرم ہی مرد
ہی کہ جس طرح ہمیشہ کو حرام ہی سبب و ثابت کی باخاندان و دو ملکی یا مسلول کی بشرط کی کہ ہودہ عاقل بالغ اور نہ جو محرمی اور نہ خاص فی حرام
و عورت عائشہؓ قَالَتْ لَسْتُ أَذْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ مُتَقَفٌّ عَلَيْهِ. اور روایت ہی عائشہؓ
سے کہ کہا ہوا انکی بیوی نے بی بی سلمہؓ سے کہا کہ چھ چھ اور نہ کسی پس باجا جاؤں تو ہاں راج ہی بی بی تیرا ہوا نہیں ہے اور حج ہی اگر استطاعت ہو نفل کی ہے
نہجاری اور مسلم فی حرام. قَالَتْ كَالْهَرَبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرْنَ إِفْرَاقًا وَلَا تُسَافِرْنَ إِفْرَاقًا وَلَا تُسَافِرْنَ
ذَوَافِرَ فَنَشَقَّ عَلَيْهَا. اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کی کوئی عورت بعد و سافا بکن اور
رات کی گھر کا ساتھ ہو کسی محرم ہونفل کی ہے نہجاری اور مسلم فی حرام اگر کوئی کہی کہ مدایہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ کس طرح ہی عورت کو کھانا طرقت اوس گاہیکہ
کہ ہودہ عورت کا سفر میں منزل سے اور اس معلوم ہوا کہ غیر محرم کی ایک ات دن کی رہ پر بی بی جادی اور اور روایت صحیحین میں ہے کہ بی بی کہ نہ سفر کی عورت
و دون کا گھر کا و کسی ساتھ خاوند اس کا ہوا محرم اوس کا پس غافل قول فقہا کہ خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہے جواب یہ کہ حدیث میں جو مطلق
آیا ہے کہ نہ سفر کی عورت گھر کا و کسی ساتھ محرم ہوا و کھانا فی محل کیا ہی تین دن پر پہلی کہ نہ سفر کی کہ تین دن سے نہیں ہوتا و حدیث میں جو آیت
و ان کی سفر ہی منع آیا ہے تو اوس صورت میں ہی کہ ظنہ فساد کا ہوا یا یہ کہ یہاں میں ان کی سفر ہی منع آیا ہے تو اود یہ کہ بی بی کہ نہ سفر کی عورت
سی زیادہ کی ہوا و جہاں دون کی سفر ہی منع آیا ہے تو اود یہ کہ تمام دن پہلی اور جہاں ایک دن رات کی سفر ہی منع آیا ہے تو اود یہ کہ نہ سفر کی
پہلی میں یہ ایک باودون کا سفر ہی بلکہ تین دن کی ہوا یا جگہ یا غرض مولانا حسن ابن عساکرؓ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْلَ الدِّيَارِ يَتَزَوَّدُ الْخَلِيفَةَ وَهَلْ الشَّامُ الْخَفَّةَ وَهَلْ خَدَّ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَهَلْ الْبَيْتَ بَيْتَكُمْ فَهَلْ هُنَّ وَكُنَّ فِي عِلْمِنَ مِنْ غَيْرِ
أَهْلِهِمْ بَلْنَ كَانِ يَزِيدُ نَحْوَ الْعَمَةِ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْتَلُونَ مِنْهَا مُتَقَفٌّ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباسؓ کہ کہا صحیح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ حرام باندنی کی ان نیک بی بی و اعلیہ کو اور شام و اوقی بی جگہ کو اور
خجہ و اوقی بی و ان منازل کو اوسین و اوقی بی ملکہ کو پس یہ سب جگہ حرام باندنی کی ہیں اوب شہر و اوقی بی کہ نہ کو ہونی اور اوقی بی کہ
نہجریں ان جگہوں پر بغیر اہل عیسائی یعنی مثلاً اہل ہندوستان حب و میں پڑچین تو ملکہ ہی حرام باندنی و سبط حرام و شہر و اوقی حرام ہی کہ جبکہ
حرام کی جگہ پر اوسین و جہاں حرام باندنی میں جگہیں حرام کی ہیں اوقی بی کہ ارادہ کری جگہ کو اور نہ جگہ ہی جگہ کو ہونا و نہجری و ان میں مواضع کی
جگہ حرام و مسکلی گہرا ہی سنی و سبط جگہ ہاں تک اہل مکہ حرام باندنی نہجری حرام ہی ایک جگہ کا کہ کہہ کہ

اور روایت ہی ابی ہاشم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کی منہ کی ایک کھوج سی حاجت ظاہری کی کرنا تو شاد و سوار ہو جائے یا با و شاد و غلام
فی بامرض بند کرنی والی فی پس مر گیا اور حج کیا پس جاہی کمری اگر جاہی ہو دی ہو کر اور اگر جاہی انصرانی ہو کر نفل کی بہرہ داری فی ف با و شاد غلام
فی یعنی راستہ میں بادشاہ ظالم سی ڈرنا ہی اپنی جان و مال کی تلف پر توجہ فرض نہیں ہوتا اور سیطرہ بیماری کا دوسرے سفر کو کسی مانع حج کی ہوا
پس نہ ہی اور غلام والی وغیرہ پر حج فرض نہیں حاصل ساری حدیث کا یہی کہ پس اس سواری راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری ہی مانع
نہو اور باوجود اسکی حج کمری تو جاہی ہو دی ہو کر کمری جاہی انصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پر اور اسکی نہیں اور بیان اسکا اور گندہ بکھاری مع و
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمائر وفد للہ ان دعوا لاجلہم و ان استغفروہ
عقہم فانہ ان کلکۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ نفل کی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ اور انون فی فرمایا کج کرنی والی اور عمرہ کرنی والی جہان
اللہ تعالیٰ کی اگر دعا مانگی میں اللہ تعالیٰ سی قبول کرنا ہی دعا و انکی اور اگر بخشش چاہی میں اسے بخشا ہی و انکی نفل کی یہی ان جہان وعدہ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد للہ ثلاثۃ العارض والحاج والمعتمر و ذاکہ للنساء والبیہق فی تسعیہ
الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمائی تھی جہان اسکی میں جہا کرنی والی الحج کرنی
اور عمرہ کرنی والی نفل کی یہی ان فی شب الایان میں وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاکہ للقیس
الحاج فسلم علیہ وصاحیہ ومہران یشغولک قبل ان یدخل ینک فانیہ فانیہ معقوف لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوت کہ ملاقات کرنا تو جاہی ہی یعنی جو کج کر چسکی پس سلام کر اور پھر اور مصافحہ کر اس اور کہہ دوسرے یہ بخشش چاہی تیرے
یہی پہلی است کہ نفل ہوا ہی گھر میں اسکی کہ بخشش کی یا گیا ہی نفل کی یہی حدیث میں پہلی نفل ہو نیک فیدہ اسکی لگا کی کوہہ نور راہ خدا میں
اور جاہی اہل و عیال میں شغل نہیں ہوا پاک ہی مکن ہوشی دعا و اسکی بیت قبول ہوگی و جاہی کی حکم میں عمرہ کرنی والا اور جہا کرنی والا اور طالب
علم ہی میں عمری یہ جب کہ کوہہ نور و انوسی ہی پہلی نفل ہو نیک گھر میں سیطرہ سلام وغیرہ کہ بخشش کی کرادی کرادی ہو نیک وغیرہ میں ع وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او زاکا یا تمہمات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر
العارض والعمائر والمعتمر ذاکہ للبیہق فی تسعیہ لایان اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شخص کھلا بارود جکی ہوا
یا جاہی کہ بہرہ داری راہ او اسکی کہ جاہی اللہ تعالیٰ و انکی ثواب جہا کرنی والی اور عمرہ کرنی والی کا نفل کی یہی یعنی فی شغل ہا نہیں
ف انہیں کی حکم میں ہی و شخص کہ طلب علم دیکھی ہی نکلتا ہوا پھر مر گیا یعنی و انکی ہی ذاکہ لایان کھا سکا جاہی مع و باب
الاحرام والتلبیۃ باب پنج بیان احرام باندہ ہی کی اور تلبیک کہنی کی ف احرام کہ احرام مسی کہنی میں کہنی چیزیں احرام باندہ ہی
والیکو ہی پر حرام کرنی ہوئی میں چنانچہ بیان و نکالے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ح الفصل الاول ضل یل عن عائشۃ
قالت کنت احب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاجلہ قبل ان یحرم و یحلق قل ان یحلق بالعبۃ یطہر فیہ
فسنک کانی انظر الی وینص الطہر مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو حجرہ متفق علیہ روایت ہی عائشہ
کہا ہی میں خوشبو لگا فی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو و انکی پہلی احرام باندہ ہی کی اور دوسری احرام ہی پہلی حواف کی سب سے تباہانہ کے
ساتھ خوشبو کی کہ کرنا تھا اور میں مشک لگا کر کہنی جو میں طرف جاک خوشبو کی کی حج مانگ سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہونی منحرف ہی چو
کہا ہی کہ کوئی ہی جہی ہی نفل کی بہرہ داری و سرملی ف و انکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی میں کہ کہنے خدا صلی اللہ علیہ وسلم راہ

ہائی دست الی اور دعا کر ہی اپنی ایسی جو حاجی اور ایسی حالت میں نہ ہو ہی کیو سلام پاک کے فی دست کی ایک اگر کوئی سلام علیک ہی تو ہو جو بے نیاید

ہی ہر ایک کہنی ایک بشرطی ہر ایک ویک و زیادہ ایک ہی منتہی ہر ایک لایم ہی سا جو سائر نک و سکی کی ہر **فصل الثالث**

فصل تیسری عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اراد ان يخرج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اذن المبدأ

احمره سرور الخاخر روات ہی جابر ہی ہیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کیا ج کا خبر دار کر لوگو کو پس جمع ہو ہی ہر جب

میدان بیدار کی میں احرام باندھنا نفل ہر کی تجاری فی ف خبر وار رو یا اپنی نہا کرنی والیکو کہم فاما کہ نہا کوی و کو نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ

ج کا کہتی ہر پس جمع ہو ہی خلق کثیر و نہیں پس جب بیدار میں کہ نام ایک لایم ہی قریبی اخصیہ کی احرام باندھنا اپنی نظر پر کیا احرام کو ایک کی

دوبارہ پہلی کہ ثابت ہو ہی کہ حضرت فی احرام باندھنا ائید احمدی خلیفہ میں بعد و کو تون احرام کی ہر **و عن ابن عباس قال**

كان المشركون يقولون لبيك لا شريك لك فقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وليك قد قد لا شريك له هو لك

تملكه واما ملك يقولون هذا هم يطوفون بالبيت ذوا مسلمين اور روات ہی ابن عباس کہ کہا اپنی ہی شرک کا نہ نہیں تیری

خدمت میں نہیں شرک کی پہلی تج کو ہی پس فرما ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس گو پس میں ہی بنی بنی کی کو اسے زیادہ نہ کو کہتی ہی شرک

زیادہ اسے گردہ شرک کہ ملک پہلی تیری ہی ملک تو اسکا اور نہیں نہ شرک کہ لک تیرا کہی شرک نہ کہات کو اس حالت میں کہ طوفان کرنی نہ تاکو

انفل کی ہر سلم فی ف مشرک ہی حج اور عہ او طواف وغیرہ خانہ کعبہ کرنی او عہ شہ نظیر وہی کرنی لیکن سبب شرک کی لیک طوط کہتی لیک نہ کہ

لک الاشریک ہا جو لک نفی شرک کی ہی فی ہی کرنی اور تو کو نفل کرنی کہ وہ شرک خدا کی ہی لیکن ملک پس میں پس جہت ہا نہا پہنچ لیک نہ کہ

لک حضرت فرما ہی کہ پس تیر کہو کہ کوئی شرک نہیں نہیں کہ اور زیادہ اسے کہو الاشریک خانہ کعبہ میں کہنا او لک لایم ہی ہر ولات کر اچا

تو ملک شرک کہ لک کہ کو کہو ہو سکتا ہی ہر **باب فی تصحیح الوداع** ہر تصحیح حیات الوداع کی ف و دوع و او کی ہر

یعنی حضرت کی ہی اور حج الوداع اس حج کو کہتی ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وضو ہوئی حج کی سوین ان حج میں کیا بیٹہ پہلی کہ لایا

کہ حضرت فی اوسن و کو کو تعلیم احکام فرج کی کی اور حضرت کیا او کو و نہر دی اپنی رحمت کی اور او کو و ام پلا اور اسات پلا و نہر کہ کی ہر جانی پلا

بہ حدیث جابر کی جامع تراویش کی ہی میں ہر نہ و مسلم فی فقہ کی میں اور اگر کوئی نامل کری تو اسے ہی زیادہ کل سنی میں ہر طیبی ہر

الفصل الاول فصل تیسری عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا المدينة بسبعين

لهم حج ثم اذن في الناس بالحج في العاشرة فان رسول الله صلى الله عليه وسلم حار فقدم المدينة بشرائح من خيولهم

حتى اذا اكتملوا الحلفاء فوعدت ثمان مائتين عشرين ثم اذن في بكره فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ففعل

قال غسيل واستنقروا بين يدي ارحمى فصل رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم تكب التسموع حتى اذا استوفوا

به ناقته على البهائم اهل بال توحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والتعظيم لك والمناظ

لا شريك لك قال جاسر لسننا تنوي لا الحجة لسننا نعزو العشرة حتى اذا اكتملوا البيت

معه استلم الركن فومل ثلثا ومشي اربعاً ثم تقدم الى مقام ابراهيم فقرأ واتخذ من مقام

ايزهيم مصلى فجعل لمقام بيته وبين البيت وفي رواية انه قرأ في الركعتين قل هو الله احد

وقل يا ايها الكافرون روات ہی بابن عبد الله ہیک کہتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تیری ہی ہر میں نو ہر کہ ہر

بہرہ اگر کسی ایسی حالت کی جس میں جلدی یا پانی پس کر کے نہ ہو کہ وہ پانی طہری کی گزری حضرت کی یہ روایت لیا و یہ پہلی پہنچ کی راہ جس سے جانی
 ہوئی تشریف لیکن ایسی ہی و راہ اور تہی اور یہ راہ اور اسکو طہری سے پہنچے ہیں اور اسکو طہری مانیں کہ نام و وہ پانی و وہ پانی اور یہ راہ یا نکلی ہی جہ
 کبریٰ یعنی جہۃ العقبہ یا و یہاں تک کہ کسی اوس جہۃ پر کہ جی و دست کی ہی و راہ و جی جہۃ العقبہ کی کہ گزری ہو اور جہۃ کہیں میں نہ مگر اودان کہیں
 مناری میں کہ اودہ نگر میں ماری میں منسل بیان انکا اگلی و بیگا انشاء اللہ تعالیٰ و نہ کہ ایک یا کچھ یعنی حضرت فی و کو کہ جہۃ دشت دینی کہ تا پانی
 طہری سے فوج کر بن یا تو باقی و طہری میں ہی دلی یا و روئین اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو کہ اگر کسی قربانی کی گزشت میں ہی کہنا یا نہ سنجہ سے اور
 جلی طہری سے کہ کہ اس طہری کی اس طہری کو طہری و فاضل و طہری رکن کہیں میں میری ایک کن ہی جہ کا اور اس پر تمام ہو تا ہی حج و
 یہ طہری فصل جی و رکن کی اور جہۃ بعد ہی ہی و رہا پڑ ہی طہری کی میں و رہن جہری ایک وایت کی ہی کہ حضرت فی و نماز طہری کی مناسبت سے
 و جہۃ طہری کی دو نوین پہلے کہ حضرت کی میں طہری کی نماز پڑ ہی اور مناسبت میں طہری ہو و اسکو عبد العبد جہری گمان کیا کہ طہری کی نماز پڑ ہی
 یا یون کہ با کسی و می کہ و نوین و نوین رہن ہو میں تو و نوین سا قضا ہو میں پھر ترجیح و می گئی اسکو کہ حضرت فی طہری میں پڑ ہی طہری کہ و
 نماز پڑ ہی فصل ہی و اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام و عن عائشہ قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
 فیمنا من اهل یمنہ و مینا من اهل یمنہ فکنا قد فیمنا مکہ قال لا سنون اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل یمنہ و مینا من اهل یمنہ
 وکم ہند فلیکل و من احمہ یمنہ و اھدی فلیکل بالحق مع العمرۃ فکما کل حتی یجمل منہا و فی ردایۃ فکلیکل
 حتی یجمل یمنہ و من اھل یمنہ فلیکل حتی یجمل فکما کل حتی یجمل فکما کل حتی یجمل فکما کل حتی یجمل فکما کل حتی یجمل فکما کل
 حتی کان یومہ عودہ و کم اھل الی یمنہ فکما کل فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الفقیر لیس فی و لا یمنہ و اھل یمنہ فکما کل
 و انزلت العمرۃ فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل حتی فکما کل
 الشغب فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل
 بعد ان رجعت من ہی و اما الذین جمعوا الحج و العمرۃ فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل فکما کل
 کہنا علی ہم ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ و اس میں اس بعضی ہر میں و وہ ہی کہ احرام باندہ ساتھ ہی علی فکما کل و بعضی ہر میں و وہ ہی کہ احرام
 باندہ ساتھ ہی کی ہی نہ ہی کہ یا حج اور عمرہ پس اس سبب ہی ہر کی میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سبب احرام باندہ ہی علی فکما کل و بعضی
 ہی لا یا ہی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام ہی سبب ہی و ہی ساتھ ہی نہ ہی با بال کہ و انکی اور سبب احرام باندہ ہی عمرہ کا اور بدی ہی ساتھ ہی لا یا
 پس چاہی کہ احرام باندہ ہی حج کا ساتھ ہی کی یعنی وہل کری حج کو جو میں پس ہو وی قارن پھر نہ ہی احرام ہی یہاں تک کہ حلال ہو و و لو ہی یعنی
 کری افضل حج و عمرہ کی اور ایک و رایت میں ہی کہ پس حلال ہو جائے کہ حلال ہو ساتھ ہی حج کر فی طہری پانی کی یعنی وہل کری اور سبب احرام باندہ
 ہی حج کا یعنی براہی کہ ہی ساتھ ہی لا یا ہو یا لا یا ہو حج کی ساتھ ہی احرام عمرہ کا باندہ ہو یا لا یا ہو پس چاہی کہ تمام کری حج یا یا ہی کہ جو کوئی سکر
 کیا گیا فسخ کر فی حج کا ساتھ ہی کی و نہ تمام کری کہ حضرت عائشہ فی اس بات میں ہو فی میں اور نہ طہری کی یا یا ہی نہ ہی نہ ہی کی یعنی وہل کری
 عمرہ کی اور نہ ہی کی ہی ہی و میان و عدا و مردی کی یعنی سبب کی کہ نہ ہی حج ہو فی ہی کو بعد طہری و الا حصن میں ہی نہیں منع پس نہ ہی
 رہی میں خالص یہاں تک کہ ہوا و خود کا و نہیں احرام باندہ یا یا ہی کہ پس حکم فرمایا حج حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ کو کو کو
 سزا یا و انکی کہ و فی میں یعنی نہ کو میں احرام عمرہ کی اور نہ طہری کی و ان و نہ کو کو کو حرام ہو میں پھر نہ ہی سبب احرام کی اور احرام باندہ ہو نہ حج کا

بعد اسکی وجہ اور وہیں عمر کو بھی پر چڑھا رخ ہوں جسی تو احرام فضا اور عید کا کروان پس کیا یعنی یہاں تک کہ ایک مہینہ حج چاہا ہیجا ساہتہ
 میری عبد الرحمن بیانی بکر لکھو اور حکم کی جگہ میں کھڑو کر و نین علی عمری اپنی کی تشریح کی کہ حضرت عائشہ نے پس طواف کیا تا نکہ کہ وہ شہنشاہ
 فی احرام باندہ سناہتہ مژگی یعنی طواف کر لیا اور کسی کی درمیان فضا اور مرد کی پہر احرام سی نکلی پہر کیا اور طواف بھی اسکی کہہ رہی مناسبتی
 طواف کی کی اور یہ طواف حج کی ہی کیا کہ اسکو طواف افاضتہ ہی ہن اور جن شخصوں فی حج کیا تھا حج اور عید کو پس سوار ہوئی نہیں کیا اور وہیں
 طواف ایک نفل کی ہیجاری اور مسلم فی ف نخیم نام ایک جگہ کیا ہی کہ تین کوس کی سی بی حاج حد حرم سی ہی محل میں اور احرام عمری ہر
 شرط ہی کس سی باندہ تاجا وہ احرام باندہ ہی والا ہی جو یا عمری اور احرام جو کا کی طرح باندہ ہی اور غیر کی سی اس اور جن شخصوں فی جمع کیا تھا جو
 اور عمر کو یعنی ابتدا یا واصل کیا ایک کو ویرہین و نون فی ایک ہی طواف کیا یعنی دن بھر کی اور یہ سب نفا ہی کا اور سہاڑو یک لازم ہر مرق
 کو و طواف کرنی ایک طواف عمری ہی جکہ وہ دل ہو کہ میں و دوسرے طواف بعد و قوف عوفات کی جگی ہی حدیث نہایت سنی بہت ہی کہ کہتے
 صلے اللہ علیہ سلم قارئ اور وہ جیکہ کی من نہایت لانی تو طواف کیا اور دوسرے طواف الزیادہ کیا بعد و قوف کی اور اذ قطنی فی ایک وایت
 نفل کی ہی اسکا حال پیچھے ہی ہی کفار ان و طواف کری اور دوبار سی کری صفا اور وہ میں و حضرت علی و عبد العزیز و سوسنی
 عنہما ہی ہی بطرح منقول ہی کفار ان و طواف کری اور دوبار سی نع و عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بالعمرة قال ساق معہ الہدی من ذی الحلیفۃ ویداکاھل بالعمرة ثم اھل
 بالحج فتمتع التاسع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرة فی الحج مکان من الناس من اھدی وینما من کم یھد
 فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ قال للناس من کان منکم اھدی فانیۃ لا یحل من شیء حرم منہ حتی
 یقضی حجة و من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیۃ ویا لصفاء و المروۃ و لیخصر و لیحلل ثم یھول بالحج و لیھد
 فمن لم یھد ہذا فلیضئ ثلثۃ ايام فی الحج و سبعة اذ ارجع الی اھلہ فطواف بین ذمۃ مکہ و استلم الرکن و کل
 شیء فیکتب ثلثۃ اھل و قضی لھا فاک بالبیۃ عند المقام لعمتین ثم سلم فانصرف فانک
 الصفا فطواف الصفا و المروۃ سبعة اطواف ثم لکل من شیء حرم منہ حتی قضی حجة و نحو ہذا یہ
 یوم النحر و افاض فطواف بالبیۃ ثم حل من کل شیء حرم منہ و فعل مثل ما فعل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من ساق الہدی من الناس متفق علیہ اور روایت ہی بعد آمدن عمری کہ کہا فائدہ اوہا بارسل
 نہ اہل علیہ سلمی حجہ او و اع من ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی اول حج کا احرام باندہ اور پہر حج کا پس لچلی ساتھ اپنی بدی ذی الحلیفۃ کی
 نام ایک جگہ کا ہی وہیں حضرت فی احرام باندہ تھا اور شروع کیا پس احرام باندہ ساتھ عمری پہر احرام باندہ ساتھ حج کی پس شیع کی لوگون فی
 ساتھ ہی صلی اللہ علیہ سلم کی ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی لما یا عمر کو طواف حج کی پس اپنی بعضی لوگوں نے لینے جنوں فی کہ احرام عمر کا باندہ تھا
 وہ کہہ دی لانی اور بعضی لوگ میں وہ ہی کہ نہیں بکھلائی پس جبکہ فی نبی صلی اللہ علیہ سلم کی من ذیادہ و علی لوگوں کی اپنی عمر کرنی والوں کی جو
 ثم جن بدی لا یابن نہ حال ہودی کسی چیز سی کہ باندہ ہی دس یعنی احرام سی نکلی یہاں تک کہ اوکری حج چاہا اور جنھن کو ہر مہینہ بدی لا یابن
 طواف کرنی نہ نکبہ کا یعنی طواف عمر کا کری اور کسی کری صفا اور وہ میں اور کمرہ دوی بال و چاہی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمری سی
 جو چیز من شتہین احرام من وہ اسکا حج ہو میں پہر احرام کری ساتھ چکی یعنی زمین حرم سی اور نہ بکھری بدی یعنی دن بھر کی احرام سی جہاں کی علی

اور وہیں عمر کو بھی پر چڑھا رخ ہوں جسی تو احرام فضا اور عید کا کروان پس کیا یعنی یہاں تک کہ ایک مہینہ حج چاہا ہیجا ساہتہ میری عبد الرحمن بیانی بکر لکھو اور حکم کی جگہ میں کھڑو کر و نین علی عمری اپنی کی تشریح کی کہ حضرت عائشہ نے پس طواف کیا تا نکہ کہ وہ شہنشاہ فی احرام باندہ سناہتہ مژگی یعنی طواف کر لیا اور کسی کی درمیان فضا اور مرد کی پہر احرام سی نکلی پہر کیا اور طواف بھی اسکی کہہ رہی مناسبتی طواف کی کی اور یہ طواف حج کی ہی کیا کہ اسکو طواف افاضتہ ہی ہن اور جن شخصوں فی حج کیا تھا حج اور عید کو پس سوار ہوئی نہیں کیا اور وہیں طواف ایک نفل کی ہیجاری اور مسلم فی ف نخیم نام ایک جگہ کیا ہی کہ تین کوس کی سی بی حاج حد حرم سی ہی محل میں اور احرام عمری ہر شرط ہی کس سی باندہ تاجا وہ احرام باندہ ہی والا ہی جو یا عمری اور احرام جو کا کی طرح باندہ ہی اور غیر کی سی اس اور جن شخصوں فی جمع کیا تھا جو اور عمر کو یعنی ابتدا یا واصل کیا ایک کو ویرہین و نون فی ایک ہی طواف کیا یعنی دن بھر کی اور یہ سب نفا ہی کا اور سہاڑو یک لازم ہر مرق کو و طواف کرنی ایک طواف عمری ہی جکہ وہ دل ہو کہ میں و دوسرے طواف بعد و قوف عوفات کی جگی ہی حدیث نہایت سنی بہت ہی کہ کہتے صلے اللہ علیہ سلم قارئ اور وہ جیکہ کی من نہایت لانی تو طواف کیا اور دوسرے طواف الزیادہ کیا بعد و قوف کی اور اذ قطنی فی ایک وایت نفل کی ہی اسکا حال پیچھے ہی ہی کفار ان و طواف کری اور دوبار سی کری صفا اور وہ میں و حضرت علی و عبد العزیز و سوسنی عنہما ہی ہی بطرح منقول ہی کفار ان و طواف کری اور دوبار سی نع و عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بالعمرة قال ساق معہ الہدی من ذی الحلیفۃ ویداکاھل بالعمرة ثم اھل بالحج فتمتع التاسع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرة فی الحج مکان من الناس من اھدی وینما من کم یھد فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ قال للناس من کان منکم اھدی فانیۃ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجة و من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیۃ ویا لصفاء و المروۃ و لیخصر و لیحلل ثم یھول بالحج و لیھد فمن لم یھد ہذا فلیضئ ثلثۃ ايام فی الحج و سبعة اذ ارجع الی اھلہ فطواف بین ذمۃ مکہ و استلم الرکن و کل شیء فیکتب ثلثۃ اھل و قضی لھا فاک بالبیۃ عند المقام لعمتین ثم سلم فانصرف فانک الصفا فطواف الصفا و المروۃ سبعة اطواف ثم لکل من شیء حرم منہ حتی قضی حجة و نحو ہذا یہ یوم النحر و افاض فطواف بالبیۃ ثم حل من کل شیء حرم منہ و فعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساق الہدی من الناس متفق علیہ اور روایت ہی بعد آمدن عمری کہ کہا فائدہ اوہا بارسل نہ اہل علیہ سلمی حجہ او و اع من ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی اول حج کا احرام باندہ اور پہر حج کا پس لچلی ساتھ اپنی بدی ذی الحلیفۃ کی نام ایک جگہ کا ہی وہیں حضرت فی احرام باندہ تھا اور شروع کیا پس احرام باندہ ساتھ عمری پہر احرام باندہ ساتھ حج کی پس شیع کی لوگون فی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ سلم کی ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی لما یا عمر کو طواف حج کی پس اپنی بعضی لوگوں نے لینے جنوں فی کہ احرام عمر کا باندہ تھا وہ کہہ دی لانی اور بعضی لوگ میں وہ ہی کہ نہیں بکھلائی پس جبکہ فی نبی صلی اللہ علیہ سلم کی من ذیادہ و علی لوگوں کی اپنی عمر کرنی والوں کی جو ثم جن بدی لا یابن نہ حال ہودی کسی چیز سی کہ باندہ ہی دس یعنی احرام سی نکلی یہاں تک کہ اوکری حج چاہا اور جنھن کو ہر مہینہ بدی لا یابن طواف کرنی نہ نکبہ کا یعنی طواف عمر کا کری اور کسی کری صفا اور وہ میں اور کمرہ دوی بال و چاہی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمری سی جو چیز من شتہین احرام من وہ اسکا حج ہو میں پہر احرام کری ساتھ چکی یعنی زمین حرم سی اور نہ بکھری بدی یعنی دن بھر کی احرام سی جہاں کی علی

حجرو پر شاہہ کرنی طواف اسکی ساتہ ایک چیز یعنی لکڑی کی کہ تیل کی مین تھی اور امداد کبریا فی الفضل کی پہنچا سی فی حضرت ارواحم خدا کی سبب اسطرح اشارہ کرتی ہوگی اسکی پہنچا کر غیب میں سیکہ کرنا اشارہ کیا جاوی کہ جیکہ عاجز ہو بوسہ یں یا ہاتھ لگانی سی تو اشارہ کری غور

وَعَنِ ابْنِ الطُّغَيْلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهَيْئَتُهُ كَالرَّكْبَانِ يَخْرُجُ مَعَهُ وَفِيهِ سُلَيْمٌ رَجُلٌ دَوَاهُ مُسْتَلِفٌ اور روایت ہے ابی طفیل سی کہ کہا دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتی تھی خانہ کعبہ کو یعنی سوا اور اشارہ کرتی تھی طواف حراسو کی ساتھ لکڑی خدا رسید کی کی کہ ساتھ تھی ایک اور بوسہ تھی اوس لکڑی کو فضل کے پہنچا سی فی حضرت سی بھیم

روایت تھیں بوسہ دینا حجرو سوا کو یا او مضی من ہاتھ لگا کر چمن او مضی مین اشارہ کرنا پس تعلیق نہیں ہون بیجا وی کہ کسی طواف مین بوسہ نہ ہو اوس مین ہاتھ لگا کر چا ہوا اوس مین اشارہ کیا ہو بسبب ارواحام کی یا یہ کہ ہر شوعلی بعد بوسہ دینا وغیرہ کسی شوعلی بعد بوسہ پیش ہون اور کسی بعد ہاتھ لگا کر چوٹی ہون اور کسی کی اشارہ کرتی ہون بسبب ارواحام کی مولانا **وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا لَمْ نَكُنْ لَنَا سِرٌّ كَمْ شِئْتَ فَكَحَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا الْكَلْبِي فَقَالَ لَعَلَّكَ تَقْسِنَ ثَلَاثَ لَعْنَمَ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كُنْتُ بِهِ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ أَدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ عَمْرَانُ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَظْهَرِي مَشْفُوقًا عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سی کہہا نکلی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہند کر کرتی تھی پہنچا بیگ کہ تھی مین او مضیون فی کہا کہ نہیں قصد کرتی تھی ہم گرج کو یعنی مقصود ہم سی حج تہا نہ عروہن ذکر کرتی سی کسی بیگین لایم لاکر نیت مین ہی نہ تہا پس جیکہ پہنچی ہم سرف مرتضیٰ ہوی مین پس نشہ لانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روٹی تھی تکیاں اسکی کہ رضیٰ زبہی کا جرجا پس را با حضرت سی شاید کہ تو خاضل ہوئی کہا مینی ڈان دیا یا سہ تہی سبب ایک چیز کی کہ مقرر کیا ہی اسکو اسنی اوپر بیٹون دہم کی پس توجہ کرتی مین صامی سوا اسکی طواف کری تو خانہ کعبہ کہا تھ کہ پاک ہوئی تو فضل کی پہنچا سی اور سلم فی **ف سرف نام ایک کعبہ کہا تھی کہ پور**

لکھ سی ہی اور سوا اسکی طواف کری تو یعنی طواف نہ کر اور اسطرح سی ہی ذکر سی حال ہی کہ نہیں درشتہ سی گرج طواف کی اور یہاں تک کہ پاک ہو و مونی حیض سے اور نہ ہائی تو طواف سی کہ نہ اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی دل لعل لایم تہو مونی نہیں اہرام بانڈ تہا مینی کہ عورتا یا الی کچہ نہیں مینی گور یہ کہہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہیں کر کرتی تھی ہم گرج مراد اس سے یہی کہ نہیں تہا قصد صلہ ہا را اس غرضی مگر حج کوئی سی شہر متھون او کعبہ کی وہ قرآن اور شہر اور افراد مین پس بعضا ہمیں سہ افراد کرنی والا تہا اور بعضا شہر کرنی والا اور مضی قرآن کرنی والا و مینی قصد کیا تہا شہر کا پس عروہا مینی یہ جیکہ حال ہوا جیکہ حدیث کا اور باقی رادون عروہا کہ وقت و وقت حج تک کہ حضرت فی نجو کہ یہ کہ موقوف کروں او سکو اور کروں تمام فعل حج کی سوا طواف اور سی کی **وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ النَّبِيُّ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَتَقْبَلُ حَجَّةَ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْغَزْوِ رَهْطًا أَمْ هَذَا يَزِيدُنِي فِي النَّاسِ لَا كَأَحَدٍ تَعْدُ الْعَامَ مُسْتَرْكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرْبًا** اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا یہی جیکہ ابو بکر نے اوس حج مین کہ امیر کہا تہا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اوس حج کی کو گور پہلی حجہ الوداع کی دن شری کہ حج جاعت کی کہ کہہا تہا اوسکو کہ علام کری کو گورین نہ دا ہونے حج کری بعد اس سال کی کوئی نہ کر کہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی نہ لکھ فضل کی پہنچا سی اور سلم فی **ف**

جب جہ فرض ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب شغل ہوئی نوافل مین حج کو بھی سکی حضرت ابو بکر کو امیر فاخر حاجو کہا کہ حج کی لپی ہیجا اور یہہ جب ایک برس پہلی ہوا حجہ الوداع کی کہ پس جب ابو بکر رضوان پہنچی تو ایک جماعت کو کہہا زمین ابھر رہی تھی دن شری کو گورنی شری

لے
نظر الازدواج
من حج الوداع
حج الوداع کی
جگہ

فَاتَاكَ تَارَةً مِنْهُمْ اَلَا تُضَارُّكَ فَقَالَ اِنْ رَسُوْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْكُمْ يَفْعَلُ لَكُمْ رَفْعًا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ وَكَانَ
 عَلَى الْمَرْثَةِ مِنْ لَمَرِّهَا اَيْ كَيْفَ كُنْتُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ الرَّثْمُ يَنْتَهِى وَكَانَ الشَّيْءُ وَابْنُ مَا جَاءَهُ . اور روایت ہی عمرو بن عبد
 بن مسعود کہ نفل کی بی بی باؤسی کہ کہا جاتا تھا اسکو زید بن ثعبان کہا ہی تم ہجرت کجہ نہ بنی بی بی کی کہتی وہی چکا ہجرت میدان خوف کی کہ دور
 بیان کرنا تھا اسکو عو گلیہ میری نام کسی بہت دور پس بی ہاری پاس بیٹھی اور ہم انصاری کہ یہ کہہ تھیں میں اللہ ہی ہوں خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کیطریس طوف تہاری فرمائی ہجرت حضرت وہی تہاری کہ میری داو پر کجہ عبادت اپنی کی پس تھیں تم ہوا پر میلش کی یعنی مناسبت کی میلش آپ جہا
 کی کہ ہا ہجرت میں فہم سلام نفل کہ بہتر نہ ہی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ بی ف حاصل منی حدیث کی ہیں کہ عو کی ہر قوم قبیلہ کا گلی بی ہا
 میں ایک وقت میں تہا عبادت میں کہ وہ ان میری ہی اور وقت قبیلہ زید بن ثعبان کا بہت دور تھا وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت
 ان اعمارت اس ہی پس دنوں بی چا کہ حضرت سے عرض کہ کہ تم کی پاس کبڑی ہوں حضرت بی دریافت کہ یہ کہہ باؤسی دعوست کہ کہی کہ
 اصحاب کی تہا کہ ابن مرہ ابوج نام تھا انکو یہ کہلا بی کہ بی ہی قدیمی وقت پر مروج کہ تہاری باؤسی چلا نا ہی کہ شاعر عبادت ہی سے ہی تھا
 کہ کہ کہ عبادت تمام وقت ہی دوسرا وزو کی وقت امام کی کجہ فرق میں کہتی ہی بیت ابی افی منی کہی کہلا بی ہا پس خلاف فزع واقع ہو
 ح وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرۃ موقوفہ کل عرۃ موقوفہ کل المزدلفۃ موقوفہ کل عرۃ موقوفہ
 وکل عرۃ موقوفہ وکل عرۃ موقوفہ . اور روایت ہی جابر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو میدان ہی خوف کا کجہ نہ بنی ہی اور جو
 کجہ ہی منا میں کجہ نہ بنی ہی اور جو کجہ ہی فروغ میں کجہ نہ بنی ہی اور سب میں کہی راوی اور کجہ نہ بنی نفل کہ ہلا وادو راوی بی ف
 سے حسن ہی کہ میں عاون دوسرے اور جس کجہ نہ بنی ہجرت کرین راوی ہی کہی کہ زید کہنا اسکا ہر میں راوی اور کجہ نہ بنی وکین میں عاون
 ہی فزع کہی کہ کن عرۃ موقوفہ کجہ نہ بنی ہی میں ہونی ہجرت ان کجہ نہ بنی ہجرت میں موقوفہ وکل عرۃ موقوفہ وکل عرۃ موقوفہ کجہ نہ بنی
 راوی انکی نفل میں ح وعن خالد بن ہودہ قال رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرۃ علی عرۃ قائمہ
 فی الزکلیہ کا کہنا واد . اور روایت ہی خالد بن ہودہ کہ کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ فرمائی ہی کو کو کو کو فکی یعنی عبادت ہر
 اون پر کہی ہو کہ دون رکہ ابوہ نفل کہ بہت بودا وونی ف اونچی ہوئی ہی کہ بون کہ کبڑی ہونی تا دور وزو یک سین ہجرت ح وعن
 عن ابن شعیب عن اسیہ عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الذی علا دعا یوم عرۃ وخذ ما قلت انا والنبیین
 من علی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الہ الا اللہ ولا یغفر الذنوب الا اللہ ولا یغفر الذنوب الا اللہ ولا یغفر الذنوب الا اللہ . اور روایت ہی عمرو بن
 علیہ عن عبد بن عمرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بہترین دعا وہی وعادن خوف کی ہی یعنی عبادت میں ہجرت کجہ نہ بنی اور بہترین اونچہ کہ کہی
 اور بہترین پہلی جسی ہی ہی میں کوئی معبود مگر خدا کہلا نہیں شریک کوئی اسکا اوکی ہی ہا وادنا ہی او کی ہی ہجرت اور وہی ہجرت اور وہی ہجرت اور وہی ہجرت
 نفل کی بہتر نہ ہی اور نفل کی انکسلا بن عبد اللہ قال شریک ذک وعن طلحۃ بن عبید اللہ بن زید ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال لا تری الشیطان یوماً یومہ اصفہ لا ذک ولا احقر ولا اغیظہ فی یوم عرۃ واما الذی لا یاری من ذنوب
 الزمہ وکما ذکر اللہ عن الذنوب العظام لا یامری یومہ بلہ قالہ قد راى جبریل یذرع الملیکۃ کرامہ ملائک فرس لا
 وفی شجر الشۃ یلفظ المصاحف . اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بہترین دعا

علیہ السلام کہیں کر دہ اوکھن بیت ذلیل اور بیت راندہ ہوا اور بیت خیل اور بیت غشی میں ہوتا ہی سی برابر دن جو کہ کسی نے شیطانی
 ہمیشہ پہلایان و کچیکہ اور موسیٰ خضہ کہا نا ہی اور خوار ہونا ہی اور روضہ فد کی سبب لسی زیادہ خوار و خضہ نکا ہونا ہی اور میں یہ کہ اس بیت
 کو کہنا ہی اور نہ رحمت کا یعنی ناسل عام پر اور حارف کرنا المکا ٹری گن ہو کو مگر وہ کہ وہاں گیا دن کے یعنی اس دن کہ فہم مسلمانوں کی اور
 اور شوکت اسلام کی ہوئی خوار و غیرہ شیطانی اند خوار و غیرہ عوف کی ہی بازیا وہ بہترین شیطانی دیکھا جبریل کو کہ ترتیب تو میں اور برابر کر کے
 فرشتوں کی صفہ کو موسیٰ شہر کوئی راہی کی لعل کے بیٹہ کے بطریق رسال کی و شجرہ النہ میں وہ بیت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصلح کی و عن جابر قال
 قَالَ كَسَبَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّامَاءِ الثَّلَاثَةِ فَيَقْبَلُ مِنْهُمْ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ انْظُرُوا
 إِلَى عِبَادِي الْآتَيْنِي شَعْنًا غَيْرَ صَاحِبِينَ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ أَتَى قَدْ عَفَرَتْ لَهُمْ يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فَلَان كَانَ يَوْمَ هَئِي
 وَفَلَان قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا مِنْ يَوْمِهِ أَكْثَرَ عَفَافٍ مِنْ
 مِنْ يَوْمِهِ فَكَذَلِكَ فِي شَجَرِ النَّخْلَةِ اور روایت ہی جابر کہ کہا ہوا یا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی سبوت کہ ہونا ہی دن وہ کو کا تحقیق سے لعل کی نزول ہوا
 طرف آسمان نیکیا کی یعنی قریب ہونا ہی ساتھ رحمت و احسان و کرم کی بہترین گنا ہی تہا جو کی روبرو و شکر کی اور ہونا ہی دیکھو طریقت سے نہ دیکھو
 اتنی میری با حق اگندہ بال راودہ چلائی ہوئی راودہ یعنی ساتھ لیک کر کی گواہ کرنا ہمیں کو کہ تحقیق بخشانی او کو کہ بہترین میں فرشتہ ہی و در دیکھا
 بہت خدا انھیں سے کہ نسبت بہت کیا جانا ہی اور فلان ناخص فلان خورہ گناہ کر کے میں فرمایا حضرت فی فرمایا ہی الصغیر و حال تحقیق بخشانی او کو کہ ہی فرمایا
 رسول خدا صلی علیہ وسلم فی میں میں کوئی دن کہ بیت ازاد کی جاوین و میں ناگہی ہر دن عوف کی لعل کی یہ شجرہ النہ میں **الفصل الثالث**
فصل میسر عن عائشہ کہ آلت کان قریش فمن كان دينها يفتقن بالمرؤ كلفه وكانوا يفتقن الحمص فكان سائر الكرم يفتقن بعرقة
 فلما جاء الاسلام امر الله بديكاته ان ياتي عرقات يفتقن بها ثم يفتقن منها فذلك قوله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس مفيض عليه
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ ہا ہی قریش اور جو شخص بلع تھی میں قریش کے کہ ہی ہونی ہی فرد لغین و تھی قریش کہ ہی میں جس شخص بخیر ع اور
 تھی تمام جو بہت ہی تھی چھ میدان عوف کی ہں جبکہ باسلام حکم کیا اللہ فی نبی نبی کو یہ کہ اوین عوفات میں اور بہترین میں ہم بہت ہی ہستی پس
 نصف میں ل مدغوجہ کی بہ بہرہ و اس گہی کہ بہرہ میں گول لعل کے بہت جگہ اور سلمیٰ **ف** قرآنہ در میں اور عوفات بل میں پس قریش و جو کہ ہم
 انکی دین کی نبی فرد لغین میں تھی وہی طرفہ اور عوف کی کو کہ ہوا کہ ہی تھی کہ بہرہ ل مدغوجہ والی اوکی حرم کی میں ہم حرم باہر میں نکانی کی و رسول
 قریش کو لو کہ عوفات میں نہیں تھی وہی طرفہ اور عوف کی کو کہ ہوا کہ ہی تھی کہ بہرہ ل مدغوجہ والی اوکی حرم کی میں ہم حرم باہر میں نکانی کی و رسول
 عباس بن مرد اسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا لمتہ عشیہ عرفہ بالمرؤ فاعجب انی قد عفرت لهم ما خلا
 المظالم انی اخذ المظالم منه قال لو كان شئت اعطيت المظلوم من الخبز وعفرت الظالم له من عيشته فاما انصم بالمرؤ فلف
 اعاد الراء فاجبت لي ما سال قال فضحك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وقال بسم فقال له ابو بکر وعمر بن الخطاب اني ان
 هذه لساعة فاكنت تصفون فيها فما الذي اخطاكم واخطاك الله سئلك قال ان عدو الله ابليس لك اعان الله عز وجل
 فداستجاب دعائي وعفرت لامي اخذ الثياب جعل يحنوہ علی راسہ ویدعوہ بالويل والنشور
 فاخضع لي فاسریت من جرحہ رواہ ابن ماجہ وروى اليه في كتاب البعث والنشور
 اور روایت ہی عباس بن مرد اسیر کہ کہ رسول خدا صلی علیہ وسلم فی دعا کی وہی است تھی کی جو کہ ہم نام کو خوش شے کہ پس قبول کی گئی بہترین فی

وسامه بن جهم ۴۰۰ وعنه ابن عباس قال قال من رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة اني
عند المطلب على حماري فحمل ليكم اني اذنا ويقول ابيتي لا ترموا الجمرة حتى تظلم الشمس رواه ابو داود
والشافعي وابن ماجه ۴۰۱ اوروايت هي ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في منى انكورات فوافقه من بين
عليه الضحى في شين من كمن كني ابي لوكي توي اولاد علي المطلب في سواك من غير من مشرع كبا حضرت في كراي توي سهار اوفير توي اراد محبت
كي وقت خست كي ورفاقي توي هي چوي بيومي ري نهيدن كم كنديان مناري توي جرة العتير بيانتك نكل اني نكل كي ميروند
اورش في اوران باجني ف بيرويل هي بيه كه نهين جازي شرا من اوربي نهيدن بامام ابوحنيفه و كافر عداكا اورام شافعي كي نزدك
كوي رات كي اجتناب جزي اورب طلوع فجر كي رمي كني جازي بسكي نزدك ليكن امام ابوحنيفه كي نزدك جازي ساهه رات كي اورب طلوع
انما بي سحبه جرح ۴۰۲ وعنه عائشة قالت اكلت اكل النبي صلى الله عليه وسلم يوم سلة ليلة النحر ومنت الجمرة
فبلى النحر ثم مضت فافاضت وكان ذلك اليوم الذي يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها
مراة ابو داود ۴۰۳ اوروايت هي عائشة هي كها ايضا بيخير صلى الله عليه وسلم في ام سلمه كوني فردافه منى من كورات عيده وراكي بس كنديان
بارنه ناي پري جرة العتير بيرويل فجر كي بطلين بطواف كيا عوف ورض ورتها بيد ونايسا وكي توي رسول صلى الله عليه وسلم كني باس
اوكي نوب كاوان تها نكل كي بيد او داودني ف امين شاره هي طرف سبب چيني او كيك استه او طرف سبب رات كي او طواف فافاض
كني كي دن بين خلاف اوربي بويكي كرا و نهين في رات آينه مين طواف فاض كيا او شافعي في دليل كوي هي ساهه سحر يث كي و جازي
هوني رمي جمرة كي بيلي فجر كي اگرچه نكل بعد فجر كي هي كها كه به رخصت سلمه كوي اورا و كو ورت نهين بيلي فجر كي سبب
حديث ابن عباس اورم كن كه فجر كي اورا ف فجر بوع ۴۰۴ وعنه ابن عباس قال اكلت اكل النبي صلى الله عليه وسلم يوم سلة ليلة النحر ومنت الجمرة
ابو داود و قال ورمى منى فوافقه علي ابن عتب س ايس اوروايت هي ابن عباس عن كها بسا كيه ستمير بامام كني والا بها نكل و ساهه
جبر سو و كوفل كي بيد او داودني توي مرفوع او كها ابو داودني كروايت كي گي هي بيد موقوف هي ابن عباس ف ستمير بيلي جوكي كا بزي الا
جروم و كني والا نهين هي اورا عم و كني والا نهين جوكي بامام كها ابو داود كني بس او تنويله كي هي اورا بها نكل و ساهه هي الم مقصود بهيه كوي مين
موقوف كني بسا كيه ف چني جبر سو كي چيكيه چي مين موقوف كني مين تبه رمي جمرة العتير كي جرح الفصل الثالث
فضل تيسر عن يعقوب بن ابراهيم بن عرفة انه سمع الشريد يقول اقصت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما حسنت فكم ما افاض حتى اتى جمعنا رواه ابو داود ۴۰۵ روايت هي يعقوب بن ابراهيم بن عرفة قاضي هي بيه كرا وني شافعي
صحابي كو كها پرامين تبه رسول صلى الله عليه وسلم كي عوفات هي بس گي بانون حضرت كي زمين كوي بان ملكي كي فردافه نكل كي هي
ابو داودني ف مقصود بهيه كرا م را مين حضرت سوا پيلي بياده بانين علي نهيد كه صلا مين پراوتي هي نهين بسا كيه سمع بخاري مين ايه
كه حضرت راه مين وده بها كي طرف شريف ليكني اورشاب كيا پيروم كيا اورا سمع موصوف كي كه رسول الله صلا مين كرا وني ايا فاما نكل گي چي
فروافه مين پزين گي جرح وعنه ابن عباس قال اخبرني سالم ان النجاشي بن يوسف عام ترك يابن الربيع سال عن عبد الله
كيف تصعب الموقوف يوم عرفة فقال سالم ان كنت تريد السنة فهو الصلوة يوم عرفة فقال عبد الله بن عمر صدق
لا نعم كا انما يجمع بين الظهري السنة فقلت لسالم افعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سالم واهل

محدث
محدث
محدث

یا نضران کا چھپنا نا ممکن ہا زاید و قویہ دم لازم ہو تا ہی اور اگر کم ایدن سی پیشی تو صدقہ و دنیا تا ہی پس لائق میری کسئل کیا باوی ہبہ حدیث اوپر
 کشنی و سبوی ہومی کی کہ حسین خوشبو نہوا و کہ با طبعی کز بود کو کپڑو نمون کہا مجازاً **وعنی** ثالث کان الکلیان کبیرون دینا و کخن معہ
 و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر عاتقہ فکذا جازا و دینا سدا کث احدثنا جلیبا ہا مرین کاسہا علی و حیدہا کاذا جازا و دینا
 کشفنا ہا و ذکاہ اکیو ذکا و ذک لابن صاحبہ **معنا** اور روایت سی عائشہ سی کہ کہا تھا فاکذا زنا ہمیشی جو فخر
 اور یومین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندی ہوی یعنی اور بسبب حرام کی موٹہ ملی ہونی پس وقت کہ گذرنا فاکذا ہا سی لگی سی
 دانتی ایک ہا سی جلور اپنی سر پہا پر موٹہ نہی کی یعنی اس طرح کہ موٹہ کو نہ لگی پس وقت کہ گزرا جاکا فاکذا ہی کولینین ہم موٹہ پنا نقل کی ہیرا بودا و دینا
 اور واسطی ابن جاکہ حتی ابکی **وعنی** عثمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدکھن بالزیت وھو یحرم غیرہ ثم عینہ القسرت یعنی
 نہی اللطیہ سرکاہ الذر وین اور روایت ہی ابن عمر سی ہیرا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل
 کی ہیرا ترندی فی ف معنت اس تیل کو کہتی ہیں کہ پھول خوشبو کی او میں ڈاکہ لگا کیا جاوی خوشبو دار ہو چکا و یا ملکا جاو او میں تیل خوشبو کا
 ہیرا جانا چاہی کہ حرم اگر ساری عضو پر تیل لگا دی خوشبو کا مانند تیل نہ بنے اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوپر دم یعنی جانورہ بجز کرنا لازم تا ہی
 اتفاقا اور اگر تیل لگا دی زیتون کا یا لکڑی کا کہ او میں خوشبو نہ ملی ہو اور بیت لگا دی اوپر دم لازم اور گلاب زوکیا او صند قز زوکیا
 صاحبین کے تفصیل سی ہیرا کہ اختلاف اس صورت میں ہی کہ ہون دونوں خالص خوشبو کی بغیر چکا کی ہوی پس خوشبو دار ہو کہ حسین تیل
 گلاب خوشبو کی ڈال کر خوشبو دار کیا ہو واجب ہو گا کہ سبب شمال و کیکی اتفاقا اور بطرح جبکہ ہو زیت پکا یا ہو اہل و میں ہی دینا اور گلاب
 بالاتفاق اور ہی اختلاف اس صورت میں ہی کہ تیل بہت لگا دی اور اگر کہ لگا دیگا تیل زیتون یا لکڑی کا تو اوپر دم نہ لگا دینا اتفاقا ہیرا ہیرا دم وغیرہ
 دو و تیل کو ہی استعمال سی جب لازم ہو تا ہی کہ استعمال کری او کو بطور خوشبو لگا سکی اور اگر استعمال کری او کو بطور دوا کی تو نہیں لگا سکیا او سپر کپڑا لگا
 سخافات استعمال کرنی مشکل و راو خوشبو کو کی کہ او کی استعمال سی ہر نوع دم لازم تا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ع ح ہ
وفی آخر الفصل الثالث فصل میری عن نافع ان ابن عمر جحد القرم قال ان کن حکم کونیا یا تا فم قال لقیث علیہ بڑھنا
 قعا لکفی علو هذا وقد فی السنو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلیسہ الحرم مرکاہ اکیو ذکا و ذک روایت ہی نافع سی میرا کہ ابن عمر سی بانی سدی پر
 کہا ڈال چیر کو کی کپڑا ہی نافع پڑا ہی مینی اوپر بارانی پس نہ مابا ڈالتا ہی تو چیر ہیرا و شقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سہ کہ پنی او کو
 حرم نقل کی ہیرا بودا و دینی ف ہما نہب میں ہیرا کہ اگر کسی ہوی پکڑ کو واسطہ استعمال کری کہ معمول ہی و کی استعمال کر سکا کو نوشی ہی و الا ہیرا
 پس بارانی کو بدن پڑا لبتا منع نہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمر سی منع کیا پس تو نہ سبب و نخبوی ہو گا کہ مطلق سی
 جونی کی استعمال سی پر پیر کرنی ہوگی اور بائسی منع کیا کہ سر ڈاٹ یا ہو گلاب یا مولانا و **عن** عبد اللہ بن مالک ابن عقیلہ قال احدثنا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحرم کلمی حیل من طریقین مکلفہ فی دستہ ترا سبہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد القیس
 مالک سی ایسا عبد المد کہ دنیا جحد کا ہی کہا سینگا کی چوٹی بغیر خیر صلی اللہ علیہ وسلم چون رج طہنی میں ات احرام میں چ مکان کی جل کی راہ
 کہ میں نقل کی ہیرا چکا اور سلم فی ف ابن حنیہ و دوسری صفت ہی عبد المد کی پہلی لفظ مالک کہ ساتھ نوین کی طہنی میں اور ابن حنیہ میں
 الت لکہا جانا ہی او جحدہ تا میں عبد المد کی اور بیوی مالک کی و سر میں کہ پنی یعنی سی بال ضرورت ہی ہوگی پس میرا جھول تلیت ہی سرت پاور
 اگر کسی جگہ پہنچی کی کہ وہ ان بال ہون تو جانہی بغیر فدیہ کی ح س لکہا جونا ہی سرتی کہ مٹا دی یا چھنن وغیرہ کی سبب بال چو تھا کی

سری که کنی ثلثین تو صدق یعنی ایک هوکی کو کھلا دی یا دو گھیر کیوں دی اوچوتہا فی سری زیادہ منداوی باغذر یا چپنی بلاغذر یا اولاس مال
استعد ثلثین تو دم نامی یعنی ایک بکری یا ماندا وکی فرج کری اور اگر بخیل کی چوتہا فی چوتہا فی سری زیادہ منداوی یا بابت عارضہ کی چپنی
اولا استد بال ثلثین تو ختہا ہی حرم کو ثلثین نیز و فی ثلث ایک چتر کری فرج کری بکری یا چپنی سکینو تو ثلثین صلح کیوں دی چتر سکینو و دو و سیر
یا تین روزی بکری متصل یا متفرق و اگر کچا یعنی اگر چپنی بکریست بال منداوی چپنی کی ہی تو دم نامی امام ابوحنیفہ کی نزدیک و صدق صاحبین
کی نزدیک و چپنی کی بکریست مردی دو کونہ کی گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منداوی تو دم نامی اتفاقا اور اگر ساری گردن منداوی
تو صدق مذکورہ نامی اور آپ بال ثلثین تو کچہ نہیں آتا پمناسک ملاصلی **وعن النبی قال اخرجکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم**
سکرم و هو مخرم علی ظہر القدم من دجیح کان یہکراہ ایزد اذ و الذلکافی اور روایت ہی انس کہ سبکی کچانی یعنی ہیری ہونی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ ہی حرم است قدم پر سبب دردی کہ تہا اولی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یہ چپنی یعنی تصویر
میں بغیر ٹوٹنی یا ٹوٹی میں نیر نکال سہا و مہندا عذری تہا **وعن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم** **ممن**
و هو حلال و یحیی ہا و هو حلال انما الرسول بینہما کراہۃ اخذ و الذلکافی و قال **هذا لحديث حسن** اور روایت ہی ابی رافع
سے کہنا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہی اوس وقت کہ یہی بغیر حرام کی اور بنا کیا سہا و کی یعنی نصف میں لانی اور وہ ہی بغیر حرام کر
اور تہا میں پیغام پہنچا ہوا اور میان حضرت کی و فیہ و تم کی نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہی حدیث حسن **ف** اوپر کی حدیث
ابن عباس کی لگدڑی اوس معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام میں میوہی نکال کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حلال احرام میں کیا جانا چاہو
کو وہ حدیث بخاری اور مسلم میں بھی اور یہ دو ثلثین ہی ایک میں ہی نہیں پس نہیں چپنی ہی یہ اوکی درجہ کو ع در شرح حدیث نزدیک ہا
گذشت **باب الحرم بجنب الصید** باب ہی پنج بیان حرم کی کہ بھی شکار ہی **ف** محرم کو شکار کرنا اور راہ کہانی اور کو اور اٹنا
کن طرف شکار کی حرام ہی سب علماء کی نزدیک اور اگر ان افعال میں ہی کچہ ہی کر گیا لازم ہوگا اوپر مذکور یعنی قیمت شکار کی ساتھ فیصلہ معاف
سبب قیمت اوس جگہ کہ شکار کیا ہی یا سبب قیمت اس موضع کی کہ قریب ہو اوس اگر موضع شکار میں نہ ہو اوکی قیمت یہ اگر چاہی خریدی یا تہ
قیمت اوکی ہدی اگر کسی اوسین اپن ج کری اور اگر حرم میں اور اگر چاہی خریدی ساتھ قیمت اوکی غلہ اور دیوی ہر فیر کو آؤا و اصداع اگر گھوٹ
ہون اور اگر گھوڑا یا جو ہون تو ایک صاع یعنی چار چار سیر دی کہ اس سے مذی اور اگر چاہی روزہ رکھی بدلی تاج ہر فیر کی یکساں کے روزہ پہ اگر
رہی کہ مصلح قیمت ہی مددیدی اوسکو یا ایک روزہ کہی بدلی وکی اور قصد شکار کرنا والا اور ہول کر کرنا والا براہ میں اور اگر نہی کری شکار کرنا کا تو
عضو و سکا یا و کبار ہی بال وکی بدلدی اوچتر کا کا ناص ہوگی قیمت اوکی ہی اور اگر بطری پر اوکی یا کوئی یا تہ یا ہون اوکی پس ایسا ہو سکا
کوچا نہ کی اپنی کوئی وغیرہ ہی پس اس قیمت پوری ہی اور اگر وہ دو ہی اوسکا پس قیمت ہی اوکی و وہ کی اور اس طرح اگر اڈا تو ہی تو اوکی
قیمت کا اور پنج کہانی حرم کی شکار کو تنصیل ہی کہ اگر حرم آپ شکار کری یا کوئی اور حرم شکار کری کہنا اوسکا حرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اگر غیر
حرم شکار کری اپنی ہی یا حرم کی ہی یا ہون اوکی یا بغیر ہون اوکی یا ہون اوکی یا تہ یا ہون اوکی پس ایسا ہو سکا
انہیں میں اور بعضی تابعین کا یہ ہے کہ حرام ہی حرم پہنکا شکار کا مطلق اور دلیل ذکی حدیث صعب بن جنادہ کی ہی اور نہ سلیم شافعی اور احمد کا یہ ہے
کہ اگر حرم آپ شکار کری یا کوئی اور اوکی ہی شکار کری ساتھ ہون اوکی یا بغیر ہون اوکی تو حرام ہی اور اگر غیر حرم شکار کری اپنی ہی یا کوئی یا ہون
حرم کی ہی بطریق ہر یک ہی سلا ہی اور نہ سبب امام ابوحنیفہ اور علماء راوی کا یہ ہے کہ حلال ہی کہنا ناگوشت شکار کا محرم کو جب تک آپ شکار کر

ہوئے اجرام ہی بامثلکانا تو نہ سکرم کرتی حضرت اوسکو ساتھ شہر کو مکمل کو کھینچا مدہ تھی اور امام اعظم کو کہتے ہیں کہ حصار بسبب مرض کی ہی ہونا ہی ہوگا
 بکڑی ہیں ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصار کی کہ انکی آتی ہی اور اور دلیل دینی بیہ کراہین عمر کو کہتے ہی شہر کو کھینچ کر کبابین کنایت کرتی کہ
 سنت نہا ہی کی اور بیہ کی کہتے ہیں کہ فائدہ شہر کو کھینچا یعنی اس عورت کی حق میں بیہ تہا کہ جلدی اجرام ہی نکال دی سہی کہ اگر وہ شرط نہ کرتی تو درگاہ
 نکلتی یعنی جب پہنچی ہی اپنی جگہ پر اور ہی مذہب سے امام اعظم کا حصہ کو درست نہیں کہ اجرام ہی باہر نکلی بیہ تہا کہ دیکھ کجاوی ہی اوکی حرم میں گرہم
 شرط کی یعنی اگر شہر کو کھینچا نہیں کون وہاں اجرام ہی نکال دن تو بجز وکشی کی حلال ہو جا ہی غیر ذریعہ ہونی ہی کی **ع الفصل**
الثانی فصل در ہی عن ابن عبد البر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اخفاءہ ان یبذلوا للہزی الذی یخوذ
عامہ فی غمرہ الفضل روایت ہی ابن عباس کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم کیا اپنی اصحاب کو کہ بدین بدی
 جا نور کو کہو جا نور کو کہی کہتی ہی سال جلدی کہیں ہی عہدہ انصاف کی نفل کی **ف** یعنی پہلی وقت حصار یعنی کہتے ہی کہ کجا نور بدی کی ذریعہ ہی
 ہی سال بندہ کہ عہدہ انصاف کا بجا لا دین اور جا نور بدی انکی فوج کین تا دیکھ کنا حرم میں واقع ہو سہی کہ دی حصار نہ نہیں کجا ہی ہی بگو حرم میں
 جب کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور یہ جس صورت میں کہ فوج کنا حرم میں غیر حرم میں تہا جا رہی اور اگر کہیں کہیں ہی حرم میں تہا ہی اگر کہیں
 حرم میں ہی پس بدل کرنا وہی حصار اور صل کرنی فضیلت کی تہا اور امام وہی تنجیب کہ اور بن نظر رواہ کی اصل نسخہ مشکوٰۃ کہیں سفیدی
 چہوٹی ہو ہی اور ایک نسخہ میں لائق کہ وہاں ہی انصاف بودا بودا کا اور ایک نسخہ میں یہ عبارت زیاد ہی و فیہ قصہ و فی سند محمد بن ابی حرم
وعن الحاکم بن عوف ان انصار علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرق فکحل علیہ الحیم من قال
سراۃ الترمذی واؤدود والسکائی وابن کاجہ والکاسری وکراۃ ابوداؤد فی زیارۃ اخری او حرص وقال الترمذی هذا
حدیث حسن فی الصاریع ضعیف اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری ہی کہ کہا ہوا ہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کوٹ جاکر
 یعنی ہا ہون اوسکا یا کھٹا ہوا جوادی پس شقی ہو گیا حلال یعنی جائز ہی اوسکو ترک کری اجرام کو اور پھر اوہی ہی جن کوٹ ولا انہما و پھر اگل سال
 نفل کی بیہ ترمذی اور بودا و نورسانی فی اور ابن ماجہ اور ورمی فی اور زیادہ کیا بودا و فی ایک روایت میں یا جا ہوا وی اور کہا ترمذی اور
 بیہ حدیث حسن اور مصابیح میں کہا بغوی ہی کہ بیہ ضعیف ہی **ف** یا جا ہوا یعنی جسکو کاٹ ہو بعد احرام کی کوئی رنہ سو ہی حصار نہ کہ
 نوی جائز ہی ترک کرنا احرام کا بیہ حدیث دلالت کرتی ہی اسہ کہ حصار یعنی رنہ غیر وشم کہ ہی ہونا ہی جبکہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور بیہ ضعیف
 یعنی سند بغوی کی ضعیف ہی اصل کی سند ضعیف بغوی بیہ نہیں لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی ہی ضعیف ہوا و برتھہ رنہ رض کی ترجیح ہوگی حسن
 ترمذی اور ضعیف کہنی جسکو اور ایک نسخہ میں بعد لفظ حسن کی صحیح ہی ہی اور ترمذی ہی کہ کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی **ع وعن**
عبدالرحمن بن یحییٰ الترمذی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعمر عوفہ من ادسک عرقہ فکحل علیہ الحیم من قال
الفیہ فقد ادسک العجہ ایاکم صی ثلثہ فمن کحل فی یومین فکلا شہ علیہ وکراۃ الترمذی
واؤدود والسکائی وابن کاجہ والکاسری وکراۃ ابوداؤد فی زیارۃ اخری او حرص وقال الترمذی هذا حدیث حسن فی
 اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمر وہی ہی کہہا سامی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہاں ہی ہی ج عوفہ ہی یعنی طارک حج کو نون تا پنج ذی الحجہ کی وقوف
 غافات کا ہی کہی کہ باہا وقوف غافات کا رات غرو کہیں یعنی دسویں رات ذی الحجہ کہیں ہی طلوع ہونی فکر کی پس یعنی یا اوسنی حج دن ہی
 تین میں یعنی گیارہ دن بارون تیر دن کہ جکولام شریف کہتے ہیں ان تین دنوں میں نماز ہی تین ہی اور ہی کرتی ہیں پس وہ شخص جبکہ

کرنا حدوں اور قصاص کے بیچ حرم کی کی اور بوضاحت کی نزدیک یہ جا نہیں، وہ کہتی ہیں کہ اسکو ماہر سبب تہہ ہونگی آوے تاکہ اگر نفل مباح ہے
 کی یہی کیا تو محل کرگئی، پس قتل و کبچہ سبب مباح ہونی حرم کی ہوا ہوجے **ع** وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم دخل یوم فیکم مکتہ وعلیکم عمامۃ سوداء یغیرہا لخرام کذاہ مسئلہ اور روایت ہی جابر ہی یہ کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی یعنی کی میں دن فتح کی کی تھیرا دام کی اور اوپر ہی پڑی سیاہ نفل کی تھیرا مہم ہوا ہی حضرت
 خود پہنی ہوئی ہوگی اور اوپر عمامہ باندھا ہوگا اور حرام نہ باندھنی کی تھیرا ہی گدڑی اور اس حدیث میں دلیل ہی ابھر کہ مستحب ہے تہہ رنگ سیاہ
 جیسا کہ مذہب حنفی ہی **ع** وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغیر وجیش الکعبۃ
 فاذا کانوا بلبداء من الارض یجسفون یا ذلہم واخرہم قلت ما رسول اللہ وکف یجسف یا ذلہم واخرہم وذلہم السواد فہم
 وعن ابیہم قال یجسفون یا ذلہم واخرہم ثم یجسفون علی نساءہم متفق اور روایت ہی عائشہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 کہ ایک لشکر خراب کرئی کہہ کہ اب جس وقت کہ چھپا کر چھپ کر میدان اک میں کی دھسایا جاوے گا ساہل دل ہی کی اور آخر ہی کی ہی یعنی نسبت
 جاوے گی کہ ہمیں یا رسول اللہ سطرسی دھسایا جاوے گا ساہل دل ہی کی اور آخر ہی کی اور او میں ہوگی بازاری اوکی اور وہ شخص کہ نہیں او میں
 سے یعنی کہ نہیں اور بیچ قصہ خراب کرئی کہہ کہ اب میں ہوگی بلکہ صغیر اور قیدی اوکی ہوگی فرمایا دھسائی جاوے گی ساہل دل ہی کی
 اور آخر ہی کی پھر اوہائی جاوے گی یعنی میمون نفل کی یہ بخاری اور سلمی **ف** یہ خبر ہی حضرت فی آخری زمانہ کی حال کی کہ حضرت
 امام ہمدانی کی وقت میں یہ لشکر بادشاہ صکارام اور سکا سفیانی ہوگا ایسا راہ کرکے آوے گا کہ دھسائی جاوے گی اور یعنی وہ دھسائی ہوگا
 پس داخل ہوگی او میں یہی اگرچہ قصہ مانع اوکا ساہن میں ہوگا ایسی کہ انہوں نے بڑائی پھر اوکی اوہ کی اوکی فساد اوکی پھر اوہائی بجا
 سبب میمون کی کہ جو نیت اسلام کی کہتا ہوگا جنتی ہوگا اور نیت کفر کی کہتا ہوگا دوزخی ہوگا **ع** فسنی انہی فریادہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجرب اللعابۃ ذواللہو یقتلن من الحبشۃ متفق علیہ اور روایت ہی
 ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک کعبہ کو صاحب پندہ یوں چھوئی اور پہلی کا صحنہ یوں نفل کی یہ بخاری
 اور سلمی **ف** متدریوں ہی کہ خرابی کعبہ کی جنتی کی تہہ ہوگی و یہ بخاری و یہ قوی کہ کعبہ اور داس قدر عظمت کی ایک حقیر آدمی کی تہہ
 سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دیا خراب ہوگی کہ بیا اور آدمی عالم کی متعلق ہی ساہل دوسا نازہ باریک کی **ح**
وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال غازیہ اسودا فہم یقلعہم حجرا حجرا وادہ الغنار
 اور روایت ہی بن عباس کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا کہ میں کہتا ہوں غراب کزنوالی کعبہ کیو کہ ایک شخص سیاہ رنگ پہن
 اوکہا گیا خانکعبہ کہ پتہ تہہ نفل کی یہ بخاری ہی **ف** انج ساہل تقدیم **ح** کی ہر پر اوہو کہتی ہیں کہ بخاری اوکی تابیین دیک ہوں اور اوہ
 اور نذیان و درود علی **الفصل الثانی** فصل دوسرے عن یعلی بن اہیۃ قال لان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال خلیک الطعام فی الحرم لانی کذا فیہ سواد اکوذا ذکر روایت ہی علی بن اہیہ ہی کہ کعبہ متفق رسول خدا صلی
 علیہ وسلم فی فرمایا نیکرنا غلاک حرم میں کجروی ہی او میں نفل کی یہ ابو داؤدی **ف** نیکرنا یعنی خریدی غلہ رانی میں اس نیت ہی
 کہ جب بیت گران ہوگا تو چھپکے حرام ہی ہر شہر میں اور ہر میں ساہل ہم ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی قس ہی طرہ بل
 کی کہ کلام الدین مذکور ہی دین پر دفعہ باجا و ظہر مذکور من غذا یا لیمع مسئلہ کہ وہ ہی احکام یعنی نیکرنا کعبہ فوت دہیوں و رب ہوگا

اور روایت ہی بن عباس کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا کہ میں کہتا ہوں غراب کزنوالی کعبہ کیو کہ ایک شخص سیاہ رنگ پہن اوکہا گیا خانکعبہ کہ پتہ تہہ نفل کی یہ بخاری ہی

نیت مذکور ہی اوس شہر میں کھڑی رہی شہر والوں کو ملتی **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
لنكة ما احب اليك من كذا كذا ان توفى اخبرني منك ما سكت غيرك سزا الزم مني وذاك
هذه لحد يث حبيبي عذريك انسا د اور روایت ہی ابن عباس سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کی یعنی جبکہ رخصت ہوئی واپسی دن فتح مکہ کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت مجبور ہو کر طواف میری اور گھر تحقیق قوم میری یعنی قریش کے گھر پہنچے
 تہجرت نہ رہا میں کہیں سو اتنی ہی نفل کی بہہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث صحیح غریبہ باعتبار سنہ کی ف بہرہ سبیل ہی مجبور کی سیر کو کہ
 افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک نزدیک مدینہ افضل ہی کسی فرع **وعن عبد الله بن عبد الرحمن قال رايت رسول الله صلى**
الله عليه وسلم واقفا على الخزعة فقال والله انك خير ارض الله واحب ارض الله الى الله وذاك اني اخبرجت
منك ما خرجت سزا الزم مني واثبت فاجدة اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی عدی بیٹی عمر کہی کہ کہا وہ کہا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کو کبھی اور پھر ورو کی پس فرمایا قسمی اسکی تحقیق تو البتہ بہتر زمین خدا کی اور بہت مجبور میں خدا طوف خدا کی اور گھر نکالنا لا جا ہوا
 بخشی نہ نکلتا میں نفل کی بہہ ترمذی اور ابن جوفی ف خسروہ نام ایک جگہ کہ ہی کی میں وان حضرت فی کھڑی رہ کر کہی کو خطاب کر کہ فرمایا
 قسم اسکی الخ اور اس حدیث میں اللات ہی اسپر کو لایں ہی مومن کو یہ کہ نہ نکلی کی کی گھر جگہ نکال لا جاوی اور اس عقیدتہ ہا حکما اور حکما ہی
 ہی ضرورت دینی یا دیوی اور یہی کہا گیا ہی کہ داخل ہوا کی میں سعادت ہی اور نکلتا اور اس شفاوت دے دے اس میں جو علمانی فاضل
 کیا ہی ملاء ہی فی اس حدیث کی شرح میں جو تبصرے سے سکود کر کیا ہی اور درختا میں کہا ہی کہ نہیں کہ وہی مجاہد کی اور مدینہ یعنی
 رہنا نہیں وکی ہی کہ عہد دکتا ہوا ہی نفس پر ہی جاتا ہو کہ کسی گناہ نہیں ہو چکا تو ان رہی والا نہ رہی **الفصل الثالث**
فصل تیسری عن أبي شامة العدي أن قال لعبد بن سعيد وهو يبعث البعث الى مكة أن انزلني فيها الا ميرة
أخبرتك قوله قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الغد سمعته أن نأى ودعاه فلبى وأبصرته
عيناي حين تكلم به محمد الله وأثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله وكنم حرمها الناس فلا يجزئ لا فرأى يؤمن
بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دمًا ولا يعصدها شجرة فإن أحد من حصص بقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سكتم فيها فقتلوا له إن الله قد آذن لمسلمه ولم يآذن لكم وإنما آذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمها إليكم
كحرمها إلا أقمس وليكن العهد الغائب فقتل لا في شراي ما قال المحمدي قال قال أنا أعلم بينك وبينك يا أبا شامة
إن الحرم لا يعيد عاصيا ولا فاسقا يده ولا فاسقا يده ولا فاسقا يده متفق عليه وفي البخاري في الحرب الجارية
 روایت ہی ابی شریح حدیسی یہ کہ انہوں فی کہا واصلی عروم سید کی اسماء میں کہ وہ بہت تہا شکر طرف کو کہ بر واکھی وی واصلی میری ہی میر
 تہا بیان کرو میں روبرو میری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ واصلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کی سنوا سو کہ ان میں میری فی اور
 یاد کہا اور سو دل میری فی اور دیکھا اور سو کہ انہوں میری فی جہود کہ فرمایا **أبو بكر بن عبد الله بن عباس** روایت ہی ابی شریح فرمایا تحقیق کہ بزرگی دی ابی شریح
 السدی اور زمین بزرگی دی اور سو کہ ان میں میں حلال واصلی اس شخص کی کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اسدا ورنہ آخر وہ کی یہ کہ نوزیر ہی کر کہ
 اوسین یعنی اگر جہاد فی قتل کی ہوا اور جو کہ لایں قتل کی ہوا اور سو کہ جگہ قتل کرنا سہم فی نواہم جو وہاں غیر ہم اور زمین حلال کہ کا فی اوسین ورنہ
 پس اگر کوئی رخصت نہ ہو ترمذی سبب ابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسین پس کہ واصلی اوسکی تحقیق السدی ان دیا واصلی رسول شریح

رحمہ اللہ

یک ہی سہی حاصل کر سکتا ہے تہا و سکا لانا اون کا پس جو شخص کو زوری مسلمان کی جہد کو پس پہنچی ہی لعنت اس کی اور نہ سنوئی اور نہ سنوئی
 نہیں قبول کی جانی اوس طرح فرض اور نفل اور جو شخص کو کالات کری ایک قوم سی بغیر اون صاحبان اپنی کی پس اور یہی لعنت خدا کی اور نہ سنوئی اور سب
 ماموینہ کی نہیں قبول کی جانی اوس طرح فرض اور نفل نفل کی یہی سچا اور مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم بن یحییٰ ہی کہ جو شخص کو دعوی
 کری طوط غیر پستی کی یعنی کہی کہ میں فلا نکاح کیا ہوں اور واقع میں اسکا ہی نہیں یا نسبت کری اپنی کو طوط غیر مالکون اپنی کی پس اور یہی لعنت
 اس کی اور نہ سنوئی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کی جانی اوس طرح فرض اور نفل ف اوچیز کی کہ اس صحیفہ میں ہی آیا ہی کہ لوگوں فی ابھین
 کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی مخصوص کبار ہی حضرت علی کو ساتھ و صحیفہ کی یعنی کتاب کسکوئی قرآن کی اوکی جو ابھین حضرت علی فی یہ
 نوایا کہ نہیں کہا ہی یعنی حضرت سی سکا قرآن کی اور اس میں ہی صحیفہ میں ہی و صحیفہ میں مرد و روق کا غدی ہی کا و سون احکام دیات کی اور اور
 بعض احکام کی بھی تھی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی خلاف بین رہتا تھا اور اون احکام میں ابھیکم مدینہ کا ہی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی
 یعنی بزرگ قدر ہی اور میں ہی اس لیے چیز کرنی کہ باعث اوکی قمارت کی جو اور نہ بکشتا فہ کی حرام یعنی جو حکم یعنی مدینہ ماندہ حرم کی ہی جو
 چیزین کہ حرم کی ہیں کرنی حرام ہیں مدینہ میں ہی حرام ہیں اور حداس حرم کی در میان غیر اور نوکی ہی کہ یہ دوہا ہیں و نوظ مدینہ مطہر کی اور
 صرف کی معنی ہیں فرض یا نفل یا تو یہ یا شفاعت اور حفظ عدل کی معنی ہیں نفل یا فرض یا قدر یا قدر یا نفل یا شفاعت اور بعضوں فی کہا تو یہ
 اور جہد مسلمانوں کا ایک ہی الزامی ایک یہ ہی حکم کہا ہوتا تھا اوس صحیفہ میں کہ جہد و اماں مسلمانوں کا ماندہ شئی و احک کی ہی سی حال کر سکتا ہی تہا
 اوکی اذنا و یحییٰ اذنا ہی تہا جہد اماں دینی کا کہتا ہی اور اوکی اماں فی سی اور و کوسی کرنی اوکی جہد پرا کرنی میں لازم ہوتی ہی
 حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانوں میں اگر جہد پرا ماندہ غلام و حور کی اماں ہی کسی کا فر کو اور جہد کری اوس اور اپنی پناہ میں لاوی تو نہیں طاعت کی سکا
 تو نہ نا و سکا اور جو کوئی تو زوری مسلمان کی جہد یعنی قتل کری اوس کا فر کو یا لیلوی مل و سکا تو او سپہی لعنت ہی الزام جو شخص کو مولات کری یعنی اوس
 کری جانا جاسی کہ کو لاؤ قسم پر ہی ایک تو ولا مولات وہ جہد کہ کات و سکا ہی کہ اپس و دینی کہتی تھی اور عبد یا نہ تھی اوس کہتا ہی ہی کہ نہ کہ
 و بدین کہ پس نہ کہ اور مد و معاون رہوں گی اور پس ایک دوسری دوست سی دینی کہیں گی اور دشمن سی دشمنی اور ایم جاہلیت میں امر نہ
 و باطل پر ہی مذکر ہی تھی اور اسلام میں امر ہی پر مد کوئی تھی اور کفر ازل عجم عرب میں انکھ جاسی عقد مولات یا نہ تھی اور دوسری ولاخت
 ہی کہ جس فی غلام از او کیا ہی اوس غلام پر حق ولا ثابت ہو کہ وقت ہونی قصید اوس غلام کی وہ ازاد کر نوالا وارث او سکا ہوتا ہی کہ دوی لغو فرض
 سی جو کہ سچا ہی و لیا ہی پس احوال ہی کہ مولات سی بیان غم اول پس معلوم ہی یہ ہونی کہ ایک شخص کو مالی یعنی دوست مذکور ہوں تو جہد
 کر اور قوم کو مالی تہا ہر دوی بغیر اون مولات ہی کی پس کہ پس ایک طرح کی جہد نکستی اور انداز ہی ہی مسلمانوں کو اور احوال جہد ہی کہ کو لاؤ غلام
 مرد جو پس صورت میں معنی یہ ہوگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی ازاد کو یا زاد کر نوالا ہی کی طوط تو سخت لعنت ہو تہا ہی جہد سکا سخت لعنت
 ہر مای غیر باپ کی طوط نسبت کر نہیں یا صورت میں قید بغیر اون موالید کی نابرخا سکا ہی کہ اکثر ایسی ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام ازاد ہوں چاہتا ہی
 اپنی مالک اس بات کہ وہ ازاد نہیں دیتا پس اس کو فی یہ نہ بھی لگا اگر مالک ازاد ہی تو نسبت کرنا غیر طوط دست ہوا ہی کہ جہد
 لازم دیا گیا اور اس حد پستی یہ معلوم ہو کہ حضرت علی فی کہ نہیں کہا حضرت سی سہی قرآن کی و صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قرآن
 سے صریح باطل ہے تہا آخر نہ جہد کہ حضرت علی کو حضرت فی جہد کی تھی ساتھ غلامت کی اور اور اسرار کی اور خاص ابھیت کالوسی چیزین
 تباہین کہ اور و کو نہیں تباہین پس یہی سب دعوی باطل ہیں اور اس میں دلیل ہی اس پر کہ مستحب کہنا علم کا ع و عن

اور ان کے حال
 کی صورت
 میں اور اسرار

فیہما سکرانہما لعلہما لا یلعنہما اللہ وکذا ہذا مسندہ اور روایت ہی الی سعیدی کہ نقل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوفتا
 تحقیق ابراہیم بنی نریگ دی کی کوئین ظاہر کی نریگ او کی پس گردانا او سکوا حرام او متیقن مینی نریگ دی مدینہ کو نریگ دینا در میان دونو
 طرفوں او کیکی ساتھ سکی کہ نہ غور نریگ کیجادی او مین اور نہ او مینا جادی او مین ہتیار واصلی لڑائیکی اور نہ جہاز جادی او مین و درخت
 پتی درخت کی گرو اعلیٰ کہا نی جانورون کی نقل کی بیہ سلم فی کہ تو پستی فی کہ حضرت مدنیہ جو فرمایا ملا اس تحریر سی تعظیم ہی نہ اور
 احکام متعلق مین ساتھ حرم کی اور دلیل پر بیہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاز اچا و او مین و درخت مگر واصلی کہا نی جانورون کی اور حرم مکئی جو درخت
 مین او کی پتی جہاز کی کسی حاملین ست نہیں اور نہ کار نہ مدینہ مین بعضی صحابہ فی حرام جانا ہی اور جہو صحابہ فی نہیں انکا کیا ہی پر بندہ کو اور
 شکار نہ کیا مدینہ مین اور نہیں پہنچی ہی کچھ مومن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہی اسی طریق سی کہ عتقاد کیا جادی او سپر نبی کلامہ نہ ع لاطلی نہ
 فی اس مقام کو خوشخبری سی لکھا ہی جو جادی اونکی شہر مین و کیے **و عن عامر بن سعید** ان سئل ان یرکب الی قضرہ بالعقیقۃ یجوز
 علیہما یفطم شجرہ او یحیطہ فکسبہ فکما سجد جاءہ اهل البیت فکلموہ ان یرکب علی غلامہم و علیہم ما احسن علیہم
 فقال معاذ اللہ ان امرک شکیا فقلینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی ان یرکب علیہم سراً وہ مسندہ اور روایت ہی عامر بن سعیدی بیہ کہ سوار ہوئی طرف محل بی کی کہ متیقن مین تپاس پایا ایک غلام کو کہ کشتا ہتا درخت با جہاز تا ہتا
 او کی پس چہرہ پای سعیدی کپڑی ہی اوس غلام کی پس جب چہرہ سعیدی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی پس کنگو کی اونی بیہ کہ پتیر
 اونکی غلام پر یا او پیر اوس چہرہ کو کی ہی غلام اونکی سی مینی کپڑی او کی پس کہا سعیدی چاہ خدا کی بیہ کہ پتیر و مین و اس بیہ کو کہ دوائی ہی چھو کہ پتیر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور نہ ماہیہ کہ پتیر دین او پتیر نقل کی بیہ سلم فی **ف** مسندہ اور روایت ہی ابو قاسم مین کہ حضرت بشر بن یزید ہی او تحقیق نام
 جگہہ کا ہی قریش مدینہ کی ادیا او پتیر شک دی ہی کہ اون مالکون فی علی غلام کہ کہا باجی علی غلام کہ علیہم کہا مینی بکو دید و بکو کہ کیا ہی ہکا
 غلام سی اور دوائی ہی مینی اون دوائی اسکا کو کوئی دیکر سیکو شکار کرتی یا درخت کا مینی مدینہ مین چہرہ کپڑی او کی بیہ حضرت یزید ہی یا
 تاویل کی گئی ہی کہ بیہ ام شہر بن جریج و شکیک تھا اور کہا طیبی فی کہ مشہور نہ سبب لک اور شامی مین بیہ کہ نہیں لازم آتا ہا چہ شکار مدینہ کی اور کا شکی
 او کیے بکامہ کہامہ لایم لایم لایم اور کہا مین و کو جب ہلکا نہ مین مین کہ لک کہا کہ حرام ہی نہیں پہنچی بیہ نہ سبب ہا سہ لیکن کہوہ ہی **و عن عائشہ**
قالت لما قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعلک ابوبکر ویکل فحشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فأخبرہ فقال لکم حب الیہا المدینۃ فحشدکم مکہ او اشد و صحتہا و با یرکب لک فی صاعیہا و ملہا و انقل
حماہا فاجعلہا یا یحشد متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب الی بیہ خبرہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پہنچ ہوئی
 ابوبکر و بلال پہنچی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس او خبر دی مینی او کو پس ہر ماہیہ دوست کو تو طواف جاری مدینہ کو ماند و کسی ہکا
 کے کہ کہ بلکہ راہہ تراوس سی اور درست کر کو آب و جوا مدینہ کو اور برکت دی واصلی جاری پیر صاع اسکی اور ما سکیکے اور نکال اسکی پ
 کو مینی شدت و کثرت تپ کو اور واسکی واکو اور کہہ او سکوا حرم مین نقل کی بیہ بخاری اور مسلم فی **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ فی حضرت بلکہ
 مدنی حالت تپ مین پو چھا کہ کیا حال ہی آچکا وہ او وقت آواز بلند سی کہ کہ کو کا اور ادکی جو ای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت چہاز و کا
 و غیر و لک کر فی لکی حضرت عائشہ فی بیہ حال حضرت سی عرض کیا او پتیر حضرت فی دعائی مذکور ماگی اور حضرت نام ایک جگہہ کا ہی در میان کو اور
 مدینہ کی اوس زمانہ مین و ان بیہ و پتی ہی اور پایا کہ زمین مدینہ مین ہی جرت سید البشیر صلی اللہ علیہ وسلم سی و ماور جاری بہت ہی پس سکوا

اَقْبَلُكَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَكُنْ لَكَ رِزْقًا مُسْلِمًا اور روایت ہی جا رہی ہے کہ اس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ہے
 تحقیق اللہ تعالیٰ فی نام کہ مدینہ کا نقل کی بیہ سلفی ف یعنی اللہ تعالیٰ فی نام اسکا کہ اور زبان حبیب بنی کی طابہ اور ایک روایت میں
 ہی طیبہ یعنی پاک و خوش کی کو باک ہی بنی سائون شکر کی گئی اور وہاں ہی ہو ا وکی طیبہ بنون سلیم کو اور خوش میں ہی ہادی اویکی وح وعن
 کجاہ بن عبد اللہ ان انکار لیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب الاعرابی و عث بالمدینہ
 فَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوَّلِيَّيَ يَعْنِي فَاَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ فَقَالَ اَوَّلِيَّيَ
 اَبِيْعَبْقٍ فَاَنَّ شَمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَوَّلِيَّيَ يَعْنِي فَاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَلْاَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ
 كَمَا لَكَ بَرْتَنِي خَبَرًا وَنَصَحْتُمْ طَيْبًا مَقْتَفًى عَلَيْكُمْ اور روایت ہی جا رہی ہے کہ اس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ہے
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہی پر اس حضرت کی پس نبی اعرابی کو مدینہ میں ہی شدت کی تپ ہوئی کہ کچھ جانا اوسی رہنا مدینہ کا اور جا اٹھنا اوسا
 پس آیانی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای چھپیدہ و جو حبیب میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اباحشر کی پاس اور کہا پندہ
 ابجو حبیب میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اباحشر کی پاس اور کہا کہ پندہ و جو حبیب میری پس انکار کیا حضرت
 انی پندر کل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی بغیر ان حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سوای اسکی نہیں کہ مدینہ مانند بیٹی کی ہی دور
 کرنا ہی میل اپنی کو اور خالص کرنا ہی ابھی اپنی کو یعنی نکال دینا ہی پڑی آدمی کو اور خالص کرنا ہی آدمی پاک کو آدمی طیبہ سی نقل کی یہ
 انجاری اور سلمی ف حضرت کی انکار کیا حبیب کی یہ پندہ و بی کا اہلی کہ نہیں جائز تھا پندہ و بیاحت اسلام کا اور نہ پندہ و بیاحت اہل
 کا ساتھ حضرت کی اور کہا ہی علانی کہ مدینہ کا پندہ و بی آدمی کو اور خالص کرنا چھو کہ پندہ و بی حضرت کی زمانہ میں تھا یا نیز زمانہ میں ہوگا کہ
 جب جال کل گا تو فرمایا اور جا راجا و کجا مدینہ میں با پس پندر کل گا اور جا و کجا طر و جال کی ہر کافرو منافق اور احتمال یہی ہی کہ ہر زمانہ
 میں ہو وح وعن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقوم المدينة
 شرا لها كما ينبغي لكونها رزقا مسلما اور روایت ہی الی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قیام ہوگی قیامت
 یہاں تک کہ دور کجا مدینہ شریہ و ن اپنی کو یکدور کر دے گی یہی بل و ہیکہ نقل کی بیہ سلفی وعنه قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم على انفاي المدينة ملائكة لا يدخلها الطاغوت ولا الايمان متفق عليه اور روایت ہی الی ہریرہ
 ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور ہریرہ باورہ ازون مدینہ کی فرشتی گھبان میں نہیں داخل ہوگی و میں ہمارے ملائکون اور
 و قال نقل کی یہ ہر بخاری اور سلمی ف عاون نام ایک بجایا ہی خیر و باکی وہ ہماری حضرت کی مدینہ میں نہیں ہوتی یہ
 صریح معجزہ ہی ہماری ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیش و لی الدینی المسمی بہ اور حضرت شیخ ج طائون کا ترجمہ و کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ
 ہر زمانہ وقت تک ہی و جال کی ہوگا یا ہمیشہ وعن انه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من كذا الا
 مسيطر الدجال الا ملكة والمدنية كبنية بن من انفايها الملائكة صافين يخرجونهم فيقول السحرة فنجح
 المدينة باهلها انكثرت سحرات فيخرجهم الى كل كافر و منافق متفق عليه اور روایت ہی انس ہی کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی شہر ہوگا کہ بال کجا اوسکو و جال سوای مکہ و مدینہ کی نہیں کوئی راہ راہوں مدینہ کیسی با ایک
 مکہ و مدینہ کیسی مکہ کا و ہر پندر فرشتی صفت ہند ہی ہونی گھبان کی کرنی میں اوسکی پس اور کجا و جال زمین شہر میں کہ ہر ہی مدینہ سے

باجیم الدین محمد بن محمد

پس بلکہ مدینہ سہ ماہہ پہنچی و ان کی زمین بارہ ماہیں تک بیجا طرف و جال کی ہر کا فرو مافی نفل کی بیہ بخاری اور سلمیٰ بن عمرو سے
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَكُونُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَحَدًا لِمَا تَمَازُغُ إِلَيْهِ فِي الْمَاءِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی سعدی کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین مکر کر گیا مدینہ والنسی کوئی مکر گہل جاو گیا جیسا کہ گہلانی ہی تک پہنچا
 میں نفل کی بیہ بخاری اور سلمیٰ بن عمرو نے یہ پدید کیا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد وہ فخرہ کی بیماری وقی اور سلمیٰ کی ہلاک ہو گیا
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَتَنَظَّرَ إِلَى جَنَّتِ الْمَدِينَةِ وَأَوْضَعَهُمْ رَحْلَتَهُ وَأَنَّ كَانَ
 علی دیکھ کر کہہا میں جیتا سارا دہ البخاری سے اور روایت ہی انس سی بہر کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کو آفر
 سفر ہی پس دیکھتی طرف دیواروں مدینہ کی دوڑائی اونٹ اپنی کو اور اگر موتی داپہ یعنی گہوڑی یا چمچہ باندھائی پر جلد جاتی اور
 اسبب محبت مدینہ کی نفل کی بیہ بخاری نبی **وَعَنْ هَاشِمٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلَمَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجِيتُ**
وَنُجِبُهُ أَلَا لَهُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَذِي الْحَرَمِ مَا بَيْنَ كَابَكَيْنِ مَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی بہر کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہو اپنا راحہ پس فرمایا بیہ پہاڑی دوست رکھتا ہی ہکوار دوست رکھتی ہیں ہم اسکو ابھی تحقیق ابرہہ ہم
 کہرام کیا کہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور تحقیق میں حرام کرنا ہوں اس جگہ کہ کو در میان دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کی ہی نفل کی
 بیہ بخاری اور سلمیٰ بن عمرو نے تحقیق یہ کہ یہ محمول ہی ظاہر یہ سلی کی کو پید کیا ہی اللہ تعالیٰ فی علم وہ فہم و رحمت و عدل و حاکم
 میں ہی جیسکہ لائق حال کیسکی میں خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیائی ساتھ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیائی کہ محبوب عالم
 اور محبوب پروردگار عالم کی ہیں اور جسکو خدا دوست رکھتا ہی اسکو سب چیز دوست رکھتی ہی سلی کی کہ ہر چیز مخلوق اور ابعدا راوکی
 میں چنانچہ زمانہ کجیو رکھا حضرت کی مفاہرت سی دلیل صریح ہی اس دعویٰ کی اور میں حرام کرنا ہوں یعنی بزرگ کرنا ہوں پس حرام
 سے یہ نہیں مراد ہی کہ مانند کہ کی حرام ہی یعنی اوکی دشت کا مٹی وغیرہ نہ کہ دست نہیں جو حرم **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ جَبَلٌ يُجِيتُ وَنُجِبُهُ مَرَّاهُ الْبَخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد
 سے کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑی کو دوست رکھتا ہی ہکوار دوست رکھتی ہیں ہم اسکو نفل کی بیہ بخاری نبی
الفصل الثاني فصل دوسری عن سلمیٰ بن عمرو عن عبد اللہ بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
إِنْ خَرَّ الرَّسُولُ الَّذِي حَرَّمَ مَكَّةَ فَمَنْ رَأَى ذَلِكَ فَلْيَجْأَ مَوْلَاهُ فَيَكْفُرْ بِهِ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا الْيَوْمَ وَقَالَ مَنْ أَحَدٌ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْتَبْهِهِ فَلَا تَرَوْهُ عَلَيْهِ طَعْمَةً
أَطْعَمْتَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلْتُمُ الْيَوْمَ مَعَهُ مَا بُوَدَ وَأَدَيْتَ هِيَ سِلَاسُ بْنُ أَبِي عَدَّاسٍ
 سے کہہا دیکھا یعنی سعد بن ابی وقاص کو کہ بڑا ایک شخص کو نہ سہار کرنا تھا بیچ حرم حبشی گروہی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ہے یا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جہین ہی سعدی کپڑی اوکی پس آئی مالک و سلی اور کلام کیا سعدی بیچ مقدمہ او سیکھی پس کہا سعدی
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں فرمایا ہی کہ شخص کپڑی اوکی سیکو کہ شکار کرنا ہوا وہ میں پس چاہی
 کہ جہین ہی اسباب او سکا پس زمین بہرہ ونگا میں تیرہ وہ شیش کہ دو ابی ہی محکومہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھن اگر چاہو تم دونوں
 اسکو مول او سکا یعنی ازراہ احسان کی نفل کی ہی بہرہ و بودا و نبی **وَعَنْ جَابِلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَيْبًا كَامِرًا**

اور روایت ہی جس پر بی بی عبدالمسیحی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر یا باحقیق اللہ تعالیٰ فی وحی کی طرف میرے
 کو جیسی ان سب متوکلین ہی اور وہی تم یعنی رہی کی بی بی پس وہی ہی کہہ جوت نہا پرچا مدینہ یا بحون یا فسیہ بن نعل کی بہہ ترمذی فی ف
 ایک خبر ہے وہی ای عان من اور فسیہ بن نام ہی ایک شہر کا نام کی شہر وین سی اور اصل حدیث کا بہہ کا مدینہ فی بی بی جی اختیار دیا کہ ان
 میں جگہوں میں ہی جہان چاہو نہ ہو اور تاریخ مدینہ میں لکھا ہی کہ پہلی جوت کرنی ہی حضرت اختیار دلی گئی ان جگہوں مذکورہ کی میں ہی بہہ ترمذی
 کو مدینہ مسین ہوا **الفصل الثالث** فصل میری عن ابی ذکوة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکن حبس
 اللدینۃ من حبس اللدینۃ لھا اربع مائین سبعة اذکر علی کل یوم یکن سواہ الخاری روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی ہی صلی
 علیہ وسلم فرمایا نہیں داخل ہونیکا مدینہ میں خوف کافی وصال کا اور مدینہ کی وصال میں دن کھنی وصال کی سات دروازی ہوگی یعنی سات
 راہیں ہوگی کہ دروازی پر دو دروازی ہوگی یعنی دائیں بائیں محافظت کی بی نعل کی بہہ بخاری ہی **وعن** النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال الکلم جعل بالمدینۃ ضعفی فاجعلت مملکۃ من البرکۃ مٹفق عکسہ اور روایت ہی ان
 سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ہا الی گردان مدینہ میں دو چند ہوس برکت ہی اگر دانی تو فی کی میں نعل کی بہہ بخاری اور
 سلم فی **ف** یعنی مدینہ کی قوت میں بہ نسبت قوت کی کی دو چند برکت دی اور یہ معانی نہیں ہی ہوئی کی کی فصل وں ہی باصناد زیادہ
 ہوئی حسات کی **وعن** رجل من آل الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زاد فی متعب کان فی
 جوارحی یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصد بر علی بکرا کنت لہ شہیداً وشفیعاً یوم القیمۃ ومن مات فی
 احد العرقین بصرۃ اللہ من الامین اور روایت ہی ایک شخص کہ اولاً خطا کسی ہی تھا نعل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر یا جس شخص
 نے زیارت کی میری قصد کر کہو کا حج ہمسائی اور یہاں میری دن قیامت کی اور جو شخص مدینہ میں داخل ہوئی کہ نہیں پڑو گناہوں میں ملے
 طاعت کی گواہ اور شفاعت کرے والا یعنی وہی مل ہوگی فی قیامت کی اور جو شخص میری حج ایک دو سو ہوئے کہے کہ وہ میری انساوی ہو سکوا اللہ تعالیٰ اور ان
 سے یعنی اس میں ہونگا وہی جس دن قیامت کی قصد کر یعنی خاص زیارت ہی کی ہی با نظر آئے وہی تجارت اور سنائی اور وہاں ہی ہونگا ان کی
 حاصل ہے کہ ان موضع نبوی و پیش حصن زیارت کی ہی با **وعن** ابن عمر کہ وہاں حج ذرا میری بعد موتی کان کمن زاد فی فی
 حبس لہا اللہ فی شہرہ اور روایت ہی ابن عمر سی طریق مرفوع کی کہ جس شخص حج کیا بہ زیارت کی بہی مری مری ہی ہوگا مازلاں
 شخص زیارت کی میری حج نہ کی ہی نعل کہن بہہ دو نصین بہی فی شب الایمان میں **ف** یعنی اس ہی کحضرت جابر علیہ السلام اور ولایت کر
 ہی یہ حدیث ہے کہ کو سب سے بہی کی زیارت بعد حج کری اور ایک اور روایت میں آہی کہ کفر یا حصہ شے کہو کی زیارت کری غیر شرف میری و جب کہ وہ
 ہی وہی ہی شفاعت کرے اور دو روایت میں آہی کہ حج کیا بیت اللہ اور زیارت کی بہی ہی حج میں خلک کیا چلا اور دو روایت میں آہی کہ کسی تصدیک کر
 کی کی ہی حج کی ہی بہ تصدیک یا میری زیارت کا اور شرف ہونیکا میری حج میں تو اسی ہی حج ہو کہو کہل کی جائیں **وعن** جابر بن عبد اللہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جائلاً وکباراً یحفر بالمدینۃ فاطلم رجل فی القبر فقال یس مضمین المؤمنین
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشا کنت قال الرجل انی لکرم هذا لکما انزلت العنق فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا کون العنق فی سبیل اللہ ما کون الا فی بعدہ احد الی ان یکن قبری فامرنا کنت مرآۃ لک عاکلہ فوسلک
 راایت ہی کہ حج کیا بہ تصدیک یا میری زیارت کا اور شرف ہونیکا میری حج میں تو اسی ہی حج ہو کہو کہل کی جائیں **وعن** جابر بن عبد اللہ

